تزک جرمنی

اعنی

سرگذشت جناب پرنس البرٹ فرانسس آگسٹس چارلس امانویل پرنس کانسرٹ انگلستان

سروار نامدار ڈیوک سیکس کوبرگ گاتھا شوہر عالی وقار

گیہان خدیو و خدیو گیہان خاقان بنت خاقان بن خاقان ابن خاقان

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ

بفضل خدا مملکت گریٹ برٹن اور آئرلنڈ اور آبادیہائے اور مضافات

واقع یورپ اور ایشیا اور افریقہ اور امریکہ اور اسٹریلیا کی مالکہ
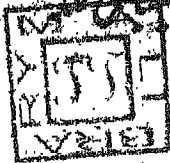
مصنفہ

جناب منشی پنڈت بشمبھر ناتھ صاحب منصرم محکمہ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع پرتابگڈھ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع

فہرست مطالب تزک جرمنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

ہزار ہا حمد و ثنا خالق عز و جل کو دیتا ہی ہماری تعریف سے اوسکی تعریف سوا ہے ہم اور اوسکے درمیان فرق بہت بڑا ہی کہ ہم بندے ہین وہ خدا ہی پس اب اگر کچھ بولین زبان کو دو لین تو کیا مقدور ہی کچھ بھی اسکی صفت کچھ بھی ہو کسی نے سچ کہا ہی بھلا ہم ایسے نادان مکتب جہالت کے ابجد خوان اوسکی تعریف کیا کرین جہان بڑے بڑے استاد اوسکے بحر اوصاف مین غوطے کہاتے ہین بحر ناپیدا کنار کے کبھی تھاہ نپاتے ہین سبحان اللہ کیسا قادر ہے جسنے ایک امر کن سے کونین کو بنایا ہی فرش خاک کو سطح آب پر بچھایا ہی اوسکی قدرت سے یہ نہ افلاک بے ستون ایستادہ ہین ہر شخص کیلیے اوسکی اطاعت کو کہا ہی وہ خدا ہی الحمد للہ رب العالمین ہی یہی کہنا کافی ہی کہ سب سے برتر وہی ہے

نعت

اسکے بعد درود اوسکے فرستادہ پر جنکا ظہور اس عالم ایجاد مین مخصوص ہمارے ہدایت کیلیے ہوا اونکی بھی تعریف ضرور ہے کیونکہ اونھون نے جہل کی تاریکی مٹائی ہمکو راہ حق دکھلائی

تعریف سلطان وقت

اسکے بعد ظل اللہ مین مقبول بارگاہ یزدانی اونکی صفت و ثنا بھی منجملہ ضروریات ہے اگر خاموش رہین تو بیوفائی ہے کیونکہ یہ بھی شامل فرائض کے واجبات سے ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ جنکی حکومت عہد سلطنت مین ایسی آسائش و آرام پائین پھر بھی خطا ہے کہ اوسکو بھول جائین ہمارا جان مال اونپر فدا ہی کیونکہ وہ سایۂ خدا ہین بیشک ہمارے اوپر فضل خدا ہوا کہ ہمارا ایسا عادل اور رحم دل بادشاہ ہوا شب و روز ہماری دعا ہے خدا سے التجا ہی کہ وہ صد ہا سال سلامت رہے غرب سے شرق تک اونکی سلطنت رہے بفضل پروردگار عالم و عالمیان و بکرم خالق جہان و جہانیان سریر آرائے سلطنت متحدہ انگلستان و ممالک قدیم ہندوستان تاج بخش خواقین جہان تاج ستان شاہان گردنکشان خاقان بنت خاقان ابن خاقان ملکۂ دوران بلقیس زمان خاتون جہان جناب ملکۂ معظمہ وکٹوریا دامت سلطنتہا دیکھا ہی جسکے آستان فلک آشیان و ایوان نصفت نشان پر امن و امان نے پناہ پائی ہی فتح و ظفر دست بستہ در دولت پر حاضر ہی اقبال نے حلقۂ اطاعت گوش مین ڈالا ہی جسکے آفتاب حکومت کا آج دنیا مین اوجالا ہی خداوند کریم ایسے رحیم شہنشاہ کو ہمیشہ سایہ گستر رکھے عنایت کی

ہمیشہ او سپر نظر رکھے

سبب تالیف کتاب

اسی ہیچمدان ناکارہ زبان خاکسار ذرہ بیمقدار جہالت کا دست شائستگی کا محروم شہر ناشدہ سپرد خدمت ساکنین
نالائقین عرض ساہی ایک دن کا یہہ ماجرا ہی کہ میرے دل مین یہہ خیال آیا کہ افسوس ہم لوگ بڑی بدنصیب ہین اپنی مالک اور
بادشاہ سی اتنے دور ہین کہ اونکی زیارت سی بھی مسعود ہین ایسی قسمت کہان سی لائین کہ اوسکے دربار مین بار پائین سریر خلافت
تخت سلطنت پر اوسکو جلوس فرما دیکھین ہو دابہ تسلیمات و کورنشات بجالائین کاش دور ہی سی جلوس سواری شاہی
بادبہاری نظر آئی تو بھی مراد دل حاصل ہو جاتی اور یہہ بات تو خواب و خیال ہی امر محال ہی کہ اوس سی ہمکلام ہون یا کچہہ
عرض معروض کرین یہہ نصیب ہمارے اون ہم وطنونکے ہین جو انگلستان جنت نشان کی سیر کر آئی ہین اور ایسی شہنشاہ
عالیجاہ کی زیارت سی مستفید ہو چکے ہین اور جنہون نی بچشم دیکھا ہی کہ جناب مستطاب ملکہ معظمہ کے کیا کیا الطاف خسروانی
اور مراحم جہانبانی بحال رعایای برطانیہ مبذول ہین جنکے دلونکی مرادین حصول ہین مگر ہم ایسی مہجور حضور ایسے دور دست
ہین کہ جنہون نی انگلستان کو بچشم ملاحظہ کرنا کیا خواب مین بھی نہین دیکھا ہی مگر ان اخبارات سی اپنی بادشاہ کی حالات
خیریت سمات پڑہ یا سنکر پاس حق نمک و وفاداری اپنا دل خوش کر لیا کرتی ہین لیکن بہت سی لوگ ایسی بھی ہین کہ وہ
ان وسیلون سی بھی محروم ہین اونکی امید کسیطرح بر نہین آتی ہی حسرت بڑہتی جاتی ہی مگر ہماری شہنشاہ عالیجاہ نی اپنی حالات
عجائب واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھہ اپنی روزنامچہ خاص مین جسکی بیس جلدین ہین اور طبع ہوکر مطبوع طبائع
صغار و کبار ہوا ہی ارقام فرمائی ہین اور تمام رشتہ داران شاہی اور قرابتمندان بادشاہی اور سلاطین عظام اور
پرنس کانسرٹ اونکی شوہر عالیمقام کی حالات اوسمین مندرج ہین اور سوای اوسکے اکثر حکایات مختلف کتابون مین پائی جاتی
ہین جنکی رسائی ایک جگہہ دستیاب نہین ہو سکتی اور تلاش سے بھی نہین ملتی اگر ملی بھی تو انگریزی ہی مین جس سے ہر
فرد و بشر جو اوس علم سے ماہر نہین مستفید نہین ہو سکتا لہذا قبل اسکے کہ مین اپنے عزیز ہم وطنون کو یہہ مژدہ
سناؤن کہ مینے اوس روزنامچہ کا اردو مین ترجمہ اپنے ذمہ ہمت پر لیا ہے جو کام فرصت پر منحصر ہی اول
یہہ چند اوراق مشتمل برحالات جناب پرنس کانسرٹ شاہزادہ البرٹ نذر احباب کرتا ہون اور امیدوار
ہون کہ اگر بوقت ملاحظہ کوئی سہو و خطا پائین جو تقاضاے بشریت بمقتضاے انسانیت سے ہے تو
عالی ہمتی اور دریا دلی سے اوسکو عفو فرما کے بدعاے خیر یاد فرمائین یہی میرے واسطے بس ہی باقی ہوس ہے

مقام پرتاب گڈہ اودہ ۔ ۱۵ [illegible] عیسوی
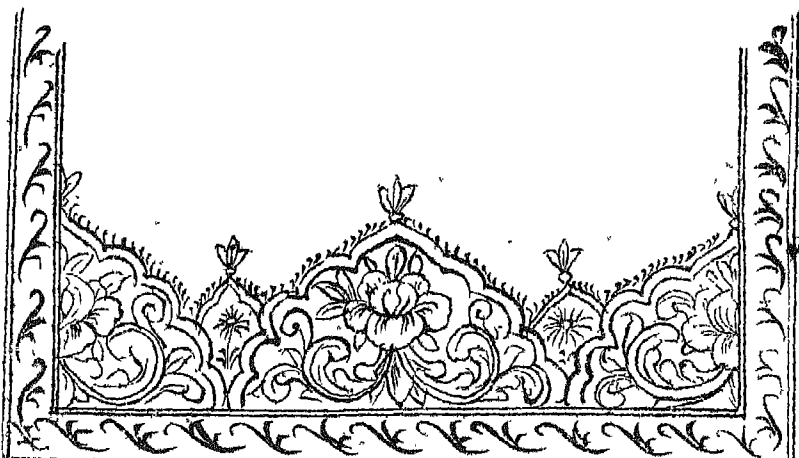
سرگذشت جناب شاہزادہ البرٹ مرحوم شوہر عالی تبار گردون وقار ملکہ معظمہ وکٹوریا دام سلطنتہا

سرگذشت کسی شاہزادہ عالی تبار یا والی ملک خواہ کسی رئیس خود مختار یا کسی فرمان فرما کی جو عالی نسب اور فرد الحسب ہو اور جسکی نسبت کسی عالی خاندان معالی دودمان مین ہوئی ہو کافۂ انام اور فرقۂ عوام کے لیے داخل نصائح و پند نہین ہوتی کیونکہ زشتی اعمال اور گناہ کبیرہ انتہا کے نفرت اور زبون تر معائب اور طرح طرح کے فسق و فجور سے انکے حالات معرا نہین ہوتے ہین یہہ بڑی خوش طالعی متوسط درجہ کے لوگون کی ہے کہ وہ اون عیوب کی تحریص و ترغیب سے مامون و مصئون رہتے ہین —

یہہ امر تو راست رستا کم و کاست ہے کہ سب لوگ ایک سے نہین ہوتے ہین اور نہ یہہ کوئی قاعدہ کلیہ ہو سکتا ہے کہ سب برے ہی ہون بلکہ ہر حال مین کوئی زمانہ مستثنیات سے خالی نہین گذرا ہے اور فی زمانا بھی ایسے لوگ موجود ہون گے مگر علم تواریخ سے بصداقت ظاہر اور ثابت ہے کہ ارتکاب جرائم کبیرہ اور اقدام امور قبیحہ اسی فرقۂ خاص کے واسطے مخصوص ہوگئے ہین اور حظ لذات نفسانی و زشتی اعمال اور حرص اور آز اور ہوا و ہوس و تلون طبیعی نہایت درجہ کی بے رحمی اور بیباکانہ رغبت فسق و فجور اور بیباکانہ اطوار سے نا شرہ لفالی اور کبر و غرور سے اس فرقہ کا خمیر ہوا ہے اور مادہ وجود مین انکے موجود ہے اور مثل عناصر اربع

کے اونکی ترکیب مین مخلوط ہے اور جو انیک کیطرح سے اوسکا منفک ہونا محال ہے ایوان
شاہی اور محلات عالی مین جہان عظمت و شان بصد شوکت و آن بان ہر سو جلوہ کنان
ہوتی ہے نیکی کو دخل نہین ہوتا حسرت سے جان کھوتی ہے تاریخ شاہان سلف
اور علی الخصوص بادشاہان انگلستان کی بے شائبہ ریب اس امر مسلم الثبوت کے لیے
شاہد ہے اور وہان کی بارگاہ عالی جاہ اور ایوان کیوان نشان باستثناے چند
معدود مستثنیات کے ایسے افعال قبیحہ اور اعمال زشت اور لذائذ نفسانی سے مملو
پایا گیا ہے جسکے دیکھنے خواہ سننے سے ممالک ہند و فارس کے ہمیشہ عیش دوست
لوگ بحر خجالت مین غرق ہو جاتے ہین اور بلحاظ شرم و لحاظ کے انگشت بدندان
ہو کر نقش دیوار بن جاتے ہین —

بادشاہ ہنری ہشتم کے ایسے فاسق و فاجر شاہان خاندان اسٹوورٹ کے مطلق عنان
عاشق تنی اور تماشا بینی اور محافل سپہر شاکل رقص و سرود مین شب و روز مصروف رہنا
اور شاہان خاندان برنزوک کے غیر اصلاح پذیر اور لاعلاج فضول افعال اور حرکات
ناشایستہ کا اوس زمانے کے بادشاہون اور اہالیان دربار اور مصاحبین ذی اقتدار کے
اوضاع و اطوار پر بڑا اثر ہوجاتا تھا —

راقم کے نزدیک بادشاہان انگلستان کے خاندانون کی قدیم تاریخ مین کسی بادشاہ کے
طریقے ایسے نہین معلوم ہوتے ہین کہ جنکی پیروی سے کوئی شخص براہ راست منزل مقصود
کو پہونچ جاے یا اوسکے اتباع سے بہرہ مند اور فیضیاب ہو سکے بلکہ بالعکس اسکے یہ اندیشہ
ہوتا ہے کہ ایسا نہو کوئی صاف طینت نیک طبیعت اونکی تتبع سے اونہی عوارض ساری
اور امراض پر از خواری مین مبتلا ہو جاوے —

لیکن باینہمہ وہ عالی جناب گردون رکاب جنکا ذکر خیر سامعین مین گوش گذار کیا چاہتا ہون
گوکہ خاندان شاہان انگلستان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین مگر اپنی خلقی پرہیزگاری اور
صفائی جبلی سے اون عیوب سے مبرا اور معرا ہین جنسے دیگر اورنگ نشینان سلف خالی
نہین پاے گئے ہین —

اس سلیم الطبع حلیم المزاج سے وہ کار نمایان اور امور رفاہ عام ظہور مین آئے ہین جنسے کبھی
اوسکو اپنی نمایش یا خود فروشی خواہ خودستائی یا نمود مقصود نہوئی جو کام اوسنے کئے
اونکا ادا کرنا اپنے اوپر مثل فرائض کے واجب سمجھا اور نہایت غور اور تعمق اور امعان
نظر کے ساتھہ اونکے انصرام و انجام مین ایفاے حقوق خدمت کا نہایت بلند ہمتی سے خیال کیا —
اس شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی حکایات عمری نہایت دلچسپ اور پرسوز و گداز
ہین جنمین کشش مقناطیسی صرف وہی لوگ نہین پاتے ہین جو تذکرہ مشاہیر کے مطالعہ اور
سیر کے شائق ہین بلکہ ہر فرد بشر خواہ امیر ہو یا غریب اوسکے مطالعہ سے نہایت عمدہ پند
سودمند متعلقہ مراتب خانہ داری اور کفایت شعاری حب الوطنی اور مردم دوستی حاصل
کرسکتا ہے —
اس شاہزادہ عالیجاہ کے حالات کے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ گو کسی شخص کا
مقام قصر شاہی ہو اور سخت مشکلات غلط فہمی حسد و عداوت قلبی ارباب فساد و طعن و تشنیع کوتہ
اندیشان بدنہاد و سخن تراشی جماعہ سست بنیاد ضعیف الاعتقاد سدراہ ہون اور خود تن تنہا
ملک بیگانہ نکوئی دوست نہ یگانہ نکوئی مشیر نہ صلاحکار ہو صرف اپنی ہی عقل دقیقہ رس پر اعتبار
ہو تو بھی انسان ضعیف البنیان کسقدر نیکیان اپنی ابناے جنس کیواسطے کرسکتا ہے
اور کسطور سے معاقد لاینحل اپنی ناخن تدبیر سے کھول سکتا ہے پس ایسے شاہزادہ فرخ نہاد
عالی نژاد کا تذکرہ کیونکر نہ ہر دل عزیز اور خوب ہو کیون نہ دلچسپ اور سبکو مرغوب ہو ہمدرد یا خیر خواہ
کی رہنمائی کے لیے اونکے اوصاف اہم خلائق چراغ ہدایت ہین ہمکو لازم بلکہ الزم ہے کہ اونکو
اپنا دستور العمل بنائین بدل و جان اونکی تحصیل مین سعی بلیغ عمل مین لائین —
خاندان شاہی سے ایسے شخص کے حالات کی تفتیش و تصحیح جسکا چہلم تک نہوا ہو اور
خاک گور بادل صد چاک ہنوز سرد نہوئی ہو ایک ماتم تازہ ہے کیونکہ جن واقعات اور گذشتہ حالات
سے اوسکا تذکرہ مرتب کیا جاتا ہے وہ تاحیات اوس عالی صفات کے گوش عقیدت کوش
کافۂ انام اور خاص و عام تک نہین پہونچتے ہین بلکہ بعد وفات بھی عرصہ دراز تک جو واقعات قابل
تحریر اور حالات اسرار قات خانہ کے مثل نوعروس حجاب آلودہ کے حجلۂ خفا مین ایسے مخفی ہیں

جو غواص فکر ہر چند ہزار ہزار غوطے لگاتا ہے مگر در مقصود کا پتا نہیں پاتا ہے باوجودیکہ حالات
جہانبانی و آلام سلطانی بذریعہ اشتہار کے مشتہر ہوجاتے ہیں مگر تاہم لفافہ حالات
خانگی شاہزادگان عالی وقار اور بیگمات والا تبار کا مثل پردہ نشینان عفت کوش کہ
از خلائق سے پوشیدہ اور کافہ انام کے لیے سر بمہر رہتا ہے مگر جو بندہ کا اشتیاق مجسم
ہوکر گرد ایوان شاہی کے ہمہ تن گوش بنکر اسی لطف سے گھومتا ہے کہ شاید نخچہ از حکایات و
پارہ از حالات و دودمان شاہی کسی آیند و روند یا مقرب خاص کی زبانی کسی تقریب سے
سنن پائے تو حیرانی رفع ہو دل کو تسکین ہوجائے یہہ بات تو ظاہر ہے کہ شاہزادے
اور شاہزادیوں کے حالات روزمرہ کے واقعات چشم عوام سے پنہان رکھے جاتے ہیں ہر ایک
وہان تک کب رسائی پاتے ہیں بدین وجہ ایسے اشخاص کے تذکرہ کے لیے واقعات دلچسپ کا
فراہم کرنا اور نتیجہ مجسم کا نکالنا امر محال نہایت اشکال ہوتا ہے مگر خوش قسمتی سے اس رسالہ کی تحریر میں
ایسی مشکلات پیش نہیں آئیں کیونکہ جناب پرنس کانسرٹ کے روزنامچہ دستخطی خاص سے بڑی
مدد پائی ہے تالیف رسالہ ہذا کی خوب سبیل نکل آئی ہے یہہ وہی روزنامچہ ہے جسکے بارہ میں جناب
ملکہ معظمہ دام سلطنتہا نے اعلان فرمایا ہے کہ با دولت و اقبال بہمہ حال ہر طبقہ رعایا سے اپنے
افکار و درد تنہائی اور حالات انبساط و شادمانی کو مخفی کرنا پسند نہیں کرتے ہیں بلکہ بخوشی تمام
ہر خاص و عام کے لیے مشتہر کرتے ہیں —

اس روزنامچہ کے بابت جو ابھی تحریر ہوا ہے کہ ایک ایسی بکار آمد کتاب ہے جسکے مطالعہ سے
سوانح تاریخی اور اتفاق باہمی کا لطف حاصل ہوتا ہے اور جسکی عبارت عالمانہ اور طرز تحریر
فاضلانہ ہے فی الحقیقت سچ ہے ایسی کتاب کسیکی نظر سے کم گذری ہوگی —

علم سوانح عمری میں کیا لکھوں کہ یہہ کیسی کتاب ہے حق تو یہہ ہے کہ لاجواب ہے جناب پرنس کانسرٹ
مرحوم خود وقائع روزمرہ اپنی صاف صاف ضبط تحریر میں لائے ہیں نہایت سلاست و فصاحت سے جملہ
مراتب ادا فرمائے ہیں اسلیے اوسکا اثر جناب ملکہ معظمہ کے ہر فرقہ کی رعایا کے حالات اور عادات اور اتفاق
باہمی پر عام اس سے کہ وہ رعایا برطانیہ اہل یورپ و انگلستان ہو یا وہان سے بفاصلہ دور دراز میں
واقع ہوتا ابد الدہر قائم و برقرار رہیگا —

اس چھوٹے سے رسالہ نے ہماری نظرونکے سامنے جناب پرنس مرحوم کی ایک تصویر تو ایسی کھینچ دی
ہے جس سے تمام حال از ابتدا تا انتہا جناب مرحوم کا مفصلاً مشروحاً واضح ہوجاتا ہے ہر فرد بشر
اوسکے مطالعہ سے مسرت تازہ اور خیالی اندازہ اوٹھاتا ہے علاوہ اس کتاب سے جناب کے
جسکا ذکر جیسا ہونا چاہیے اس رسالہ کی تحریر مین جناب ملکہ معظمہ کی تصنیف خاص لیفس اقتباس
مسمی بہ ہائی لینڈ جرنلس سے بھی انتخاب کیا گیا ہے —

جناب پرنس البرٹ فرانسس آگسٹس چارلس ایمانول شاہزادہ کانسرٹ انگلستان صاحبزادہ
دوم جناب ارنسٹ فریڈرک ڈیوک سیکس کوبرگ گاتھا کے بطن خاتون خجستہ نہاد فرخ نژاد
جناب شاہزادی لوئیسا دختر اول سے جو حسن وجمال مین یکتا فضل وکمال مین بے ہمتا
مشہور تھین ۲۶ اگست سنہ مین تولد ہوے تھے —

اسماے نامی جناب فریڈرک جنگ دوست اور شاہزادہ اول اور الگزنڈر سیکسنی اور جناب
فریڈرک عقیل جو لوتھر کے حامی ومددگار اور رئیس تلمی اور مونس دلی تھے اور جناب
جان فریڈرک عالی حوصلہ جناب شاہزادہ مرحوم کے بزرگوارون کی ایک فہرست طول
فرمان روایان ملک مین مندرج ہین اور ان لوگون کی عظمت سلفی سے اس خاندان
والا دودمان کا نام مثل مہر نصف النہار کے درخشان ہے —

جناب ڈیوک ارنسٹ والد ماجد مرحوم جناب شاہزادہ البرٹ کے جملہ تین بھائی بہن تھے جنمین سے
دو تو صغر سنی ہی مین چاشنی چش ساغر ممات ہوے باقی اپنے اپنے زمانہ مین یورپ
کے نامی وگرامی خاندانون مین گذرے ہین —

اس قلیل الحجم رسالہ مین اونکے گذشتہ حالات کامیابی کے مشہور واقعات اور اونکی
ثروت وحشمت کا بیان اور اوج وعروج کا مفصل اعلان گنجائش نہین رکھتا ہے ورنہ سب کا
دریافت کرلینا کہ انکے بزرگون کا متوسط درجہ سے شاہزادون مین شمار ہونا اور بعض
بعض کا بذات خود مالک تخت وتاج ہوجانا اور بعض کا پیوند یورپ کی جلیل القدر عظیم الشان
خاندانون مین ہونا کچھ دشوار نہ تھا —

یہ شاہزادہ عالی تبار گردون وقار جسکے ماتم سخت مین اس رسالہ کے اوراق سیاہ پوش اور

چشم دوات نمناک اور سینہ قلم چاک ہے ۲۶ اگست سنہ ۱۸۱۹ عیسوی کو قصر روزنیبو میں رونق بخش عالم ظہور ہوا تھا —

یہہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرنگستان کی تمام سلطنتیں جدال و قتال باہمی سے فارغ البال ہو کر کاروبار امن وامان میں مصروف تھیں اور اسوقت نپولین اعظم سینٹ ہلینہ کے محبس میں مقید ہو کر پیراستہ دربانان غروس تاج و ہوایان نواب عزلج اپنے انجام بے ہنگام اور نتائج ناخوش انجام پر خوض و غور کر رہا تھا اور اسی عرصہ میں جوانان بہادر ملک ہندوستان میں پنڈاریوں سے معرکہ آرا تھے اور اسی عہد میں رسم قبیح ستی ہونیکا ہر لب دریا سے گنگ اوسکی موجوں میں بہا دیا گیا تھا —

آج تک بہت سے لوگ ایسے زندہ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ روز سعید دیکھا ہے جس دن شاہزادہ البرٹ تولد ہوئے تھے اور اونکی پیدائش کی خوشی میں تمام سلطنت سیکس کوبرگ گاتھا میں شادیانہ مبارکبادی کی بج رہے تھے ہر طرف مسرت و انبساط کا سامان تھا ہر کوچہ گلی فرط خوشی سے رشک گلستان تھا اور لوگوں کے چہرے خوشی سے لال تھے نونہالان چمن مسرت تھے باغ باغ ہو کر نہال تھے عندلیب شاخ گل پہ چہچہی پھولی نہیں سماتی تھی خوف خزان سے بیخطر گلچین سے نڈر ہو کر اپنے زمزمے سناتی تھی مگر کمال حسرت و الم سے ہمارا قلم یوں بھی اشکریز غم ہے کہ انہیں لوگوں نے وہ بھی روز غم اندوز دیکھا جبکہ عین شباب میں گلچین قضا و قدر نے اوس نہال گلشن امید کے گل حیات کو قلم کیا کیا بیان کیجئے کیسا ستم کیا بقول آنکہ مصرعہ این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ❊ اس حادثہ جانگداز اور واقعہ روح فرسا سے ایک عالم کی نظروں میں عالم تیرہ و تار ہو گیا تیر الم سینوں کے پار ہو گیا مگر اس غم سے دنیا میں کون چھوٹا ہے اس قزاق نے ہزاروں قافلوں کو یوں ہی لوٹا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے روزنامچہ سے ہویدا ہے کہ بدو سال سے اس نونہال کے لوگوں کو یہہ خیالات تھے کہ کسی نہ کسی دن انکی نسبت اپنی خالہ زاد بہن سے ہوگی بلکہ کوبرگ کی دایہ خانہ میں اکثر یہی امر کا چرچا رہا کرتا تھا ہر ایک یہی بات کہا کرتا تھا آپس کی مراسلت جو اکثر اونکے درمیان اپنے اپنے اطفال کی نسبت ہوا کرتی تھی اوسمیں البرٹ کی نسبت یہہ تحریر ہوا کرتا تھا کہ البرٹ بڑا

پیارا بچہ ہے خدا اسکو چشم بد سے محفوظ رکھے کیسی بڑی بڑی آنکھین لال لال بال ہین
ماشاء اللہ کیسے ابھرے ابھرے سرخ گال ہین ساتوین مہینے دانت نکلنے شروع ہوئے
اور شاہزادہ اپنے پاؤن سے کھڑا ہونے لگا اور دسوین مہینے امان بابا بولنے لگا —

شاہزادہ البرٹ کی والدہ اونکو بہت پیار کرتی تھین ہر دم اونھین کا دم بھرتی تھین شب و روز
اونکی پرورش بڑے ناز و نعم سے فرماتین ایک لحظہ اونکے پاس سے کہین او نجاتین اتفاقاً
ایکبار جناب بیگم صاحبہ اور اونکے شوہر ڈیوک صاحب سے بسبب ایک شکر رنجی کے افتراق
ہوگیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکر ساکن گزین ہو اگر اس لطف و پیار کا اثر شاہزادہ اکبر کے
دل پر کچھ بھی نہوا کیونکہ یہ امر اکثر ہوا کرتا ہے اور تجربہ مین بھی آیا ہے کہ جہان کر کے بڑے پیار و محبت
و پیار ہوتا ہو وہی لڑکا زیادہ ذلیل و خوار ہوتا ہے —

جناب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مقام [illegible] برگ کے قریب ایک قصر شاہی کو اپنا مسکن بنایا
اور آخرکار اوسی گوشہ گزینی اور عزلت نشینی مین اس دار فانی سے سفر آخرت فرمایا اونکے بچونکی
پرورش اونکی جدہ ماجدہ نے فرمائی لیکن تربیت اون بچون کی وقت اوٹھائی —

ایک کوبرگ کی بیگم صاحبہ اور دوسری [illegible] کی بیگم صاحبہ تھین جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا
کوبرگ کی بیگم صاحبہ کی نسبت ارشاد فرمایا ہے کہ وہ نہایت ذہین اور ذکی الطبع اور [illegible]
مزاج تھین اور دوسری بیگم صاحبہ [illegible] کی خوش طبع اور خوش مزاج تھین ہر ایک ہو نس
رکھتی تھین اور انتہا کی عنایت فرماتین پرہیزگاری اور نیک طینتی اونکی مشق تھی ہر طرح سے اونکے
دیانت پرہیزگار تھا اس سالہت مین اونکا ذکر [illegible] ہے اونکا حال آج بھی راقم لکھتا ہے

خیر خلاف اسکے بالکل پرورش مین [illegible] ہوتا ہے نتیجہ بات سے شمار کرنا چاہیے کیونکہ جناب سے
شاہزادہ البرٹ کے مزاج کی عجیب کیفیت تھی اونکو ضد کی کثرت تھی وہ بچپنا مین سب
لڑکونکو مارتے تھے روتے اور ضد کرنے مین بہت نہ ہارتے تھے خود رائی دماغ مین سمائی تھی
ایم فلار بجسٹر صاحب اونکے اتالیق کا قول ہے کہ اگر اونھین دھمکا کر خفگی سے ڈرا کر کسی امر کی
ممانعت فرماتے وہ ہرگز نہ مانتے بلکہ ضد سے وہی کام کئے جاتے —

برخلاف اس ملک کے شاہزادونکے جو بدو شعور سے [illegible] کسی طرح کی تعلیم و تربیت نہین پاتے ہین

آخر کو سن بلوغ و شباب اور پیرانہ سالی مین شل گذرے اور گویا کے خوشامدیون اور
ہامون سے کے مصاحبت مین گم صحبت ہو کر غرق دریاے توہمات و لغویات اور
ضعیف الاعتقادی ہو جاتے مین شاہزادہ موصوف کی تعلیم و تربیت کا اہتمام سن
چہار سالگی مین ایم فلار مجسٹر صاحب کے سپرد ہوا تھا شاہزادہ صاحب کی فطرت ہی سے
ایسی طبیعت تھی کہ عورات کی حفاظت مین رہنے سے نفرت تھی لہذا یہہ تبدیلی اہتمام
تادیب اور نگرانی استاد جدید کی بغایت مرغوب ہوئی آخر کو یہی تربیت نہایت خوب ہوئی
جب کسیقدر سن اور زیادہ ہوا تیزی طبع اور ذہانت اور محبت کا وفور رہا اور فیاضی اور بھلائی خوکی
اور خلاق عام کے آثار کا ظہور رہا صفات حمیدہ اور عادات پسندیدہ کی روز بروز نشو و نما تھی
خوبیون کا ظہور نیکیون کا وفور رہا طبع پیدا ہوا اصفائی جلدی اور معصومانہ حرکات خطا اور اپنی
شوخی سے نادم اور پشیمان ہو جانا اونکی ایک تصویر ہے جسکو خود انھون نے اپنے
دست مبارک سے اپنے روزنامچہ مین صرف چند برس کی عمر مین کھینچا تھا عیان سے
اوسکے دیکھنے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ خارج از بیان ہے اس کم سنی مین
جبکہ اون کے خیالات کی یہہ بلند پروازی اور اپنے مزاج اور طبیعت پر یہہ حکمرانی تھی
کہ اپنا عیب و صواب خود انکو معلوم ہو جاتا تھا تو عالم شباب اور سن تمیز مین اونکے کیسے خیالات
عالی ہونگے اسی سے قیاس کر لینا چاہیے چنانچہ اوسکے روزنامچہ کا ایک مختصر سا انتخاب
جو حقیقت مین لاجواب ہے اور بعد اختتام پیسے کمل اور خالی از لطف نہوگا ضبط تحریر مین لاتا ہون جناب
شاہزادہ مرحوم کے گذشتہ حالات پا بیستہ واقعات سُناتا ہون —

۲۶ جنوری ۱۸۷۲ عیسوی کو ہم سب بچے اپنا اپنا آموختہ یاد کرتے تھے مگر مجھے نہ یاد ہو سکتا تھا اسلیے
مین رونے لگا اور کہانا کہانے کے بعد مجکو کھیلنے کی اجازت بھی نملی کیونکہ مینے اپنا پچھلا سبق نہین
سُنایا تھا اور رونے لگا تھا اوسوقت پچھمی آیا اور زبان فرانسیسی مین ہم سے اوس سے
باتین ہونے لگین اوسکے تھوڑی دیر کے بعد چھوٹا لڑکا ناسل آیا اور کسیقدر سیاہ کھریا لایا اوس سے
ہمنے بڑی خوبصورت تصویرین کھینچین —

۱۱ فروری کو مجھے آموختہ سُنانا تھا مگر مین نہ چاہتا تھا کہ سناؤن یہہ بات مناسب نہ تھی اور اس مین

صرف میری ہی شرارت تھی

۱۰ اپریل کو مجھسے اور میرے بھائی سے لڑائی ہوئی ہرچند یہہ بات مناسب نہ تھی ۔
اس صغر سنی مین جو خطوط اس شاہزادے نے لکھے ہین خالی از لطف نہین ہین
اون سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہہ شاہزادہ کس سلاست اور عبارت صاف سے اپنے
خیالات کے ظاہر کرنیکا ملکہ رکھتا تھا منجملہ اونکے ایک مختصر سا رقعہ شہزادہ کا کہ جو اہر سلامک [?]
شاہزادہ موصوف کا ذیل مین لکھا جاتا ہے ۔

[illegible] اپریل سنہ [illegible] پیارے باپ ہمدن ہم سنیا [?] متفق ہوکر بہت مارشل کو دیکھنے گئے تھے
اور کل اور کرنیل کو ۔ اون کے مکان بہت عمدہ اور صاف وستہرے تھے ۔ مجکو گوشہ خاطر سے
فراموش نفرمائیگا اور کبھی کبھی یاد کرتے رہیگا اور جسوقت تشریف لائے گا میرے واسطے
ایک گڑا جسکا سر ہلتا ہو ضرور لیتے آئیگا فقط آپکا کمترین البرٹ ۔

بعض اوقات اس بچہ سے ہر دن کچھ ایسے امور ظہور مین آتے تھے جنکو دیکھکر لوگ آئندہ وار
حیران رہجاتے تھے گو اس عمر مین کھیل کود بچپن کو بہت مرغوب ہوتا ہے مگر شاہزادہ
خوشخصال ہمہ حال کو لعب وبازی سے نفرت تھی اور تحصیل علوم کا مائل پایا اون کے استاد اور یہہ
خوش نصیب اونکی رغبت او محنت کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ شاہزادہ کی کوئی نہ کوئی کام
کرتے رہنا لوازمات بلکہ منجملہ ضروریات سے سمجھ لیا تھا تقسیم اوقات ہر ایک امر کے انضباط کا
چودہ برس کے سن وسال سے اوسکو خیال تھا یعنی مطالعہ کے اوقات کو یون منضبط کیا تھا کہ تمام
ہفتہ کے ایام اور گھنٹے ہر علم وفن کے مطالعہ اور تحصیل کیواسطے علیحدہ علیحدہ منقسم کیے تھے مگر اس سے
یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ وہ [illegible] تحصیل علوم اور اکتساب فنون ہی مین ہر وقت مستغرق رہتا
تھا اور جسمانی [?] چابکی و صحت بخش آزادی سے غافل تھا بس یہہ کیسے کے اہتمام کو نشونما ہوئی تھی اس سن و
سال کے لڑکے جو لہو ولعب مین مصروف رہتے ہین اوس سے اوسکا دل نہ تھا لیکن یہہ بات نہ تھی کہ
وہ ہر کھیل اور بازی طفلانہ مین ہر ایک سے سبقت لیجاتا تھا جسوقت شام کو نوشت وخواند سے فرصت
پاتا تھا پیادہ یا دوڑتے ہوئے کوہستانون پر چڑھتا تھا اور ادہر ادہر سیر وگلگشت کیا کرتا تھا
یا اپنے والد ماجد کے گھوڑون پر سوار ہوکر میدانون کیطرف سیر کرتا جاتا تھا ایک مرتبہ

گھوڑ دوڑ مین اول انعام جناب البرٹ نے حاصل کیا اور دریا سے راین مین ایک دفعہ
تین میل تک پیرتا ہوا چلا گیا غرضکہ جو کھیل کود لڑکون کو جاننا چاہیے اونسے باہر ہوکر
کمال حاصل کیا اور سب پر فوق لے گیا —

اعزاز اور عالی ظرفی کے آثار جو زمانہ آئندہ مین شاہزادہ سے ظاہر ہوے اونکی
طفلانہ بازیون سے پہلے ہی مستنبط ہوتے تھے —

کونٹ آرتھر منزڈورف جنھون نے عہد طفولیت سے اونکے ساتھہ پرورش پائی تھی اور بعد ازان
اونکے مصاحب خاص ہوگئے تھے ایک خط موسومہ جناب ملکہ معظمہ مین فرماتے ہین کہ جناب
شاہزادہ البرٹ نے اپنے بہادرانہ خیالات اور دلیرانہ حرکات سے اس سن و سال مین
اپنا ما فی الضمیر اظہار کیا تھا جسکو دیکھہ اور سنکر لوگون کو حیرت ہوتی تھی —

یہہ شاہزادہ عالی تبار عہد طفولیت مین بڑا حلیم المزاج اور سلیم الطبع اور فیاض تھا اگر کسی سے
کوئی امر ناانصافی یا بددیانتی کا سرزد ہوجاتا تو اوسکو بڑا غیظ آتا ایک دن کا ذکر ہے کہ سب لڑکے
یعنے البرٹ ارنسٹ فرڈینانڈ آگسٹس الگزنڈر اور چند اور لڑکے پال وگھیم کے روزینو کے
سنافاتین کھیل رہے تھے کہ ہم لڑکون نے باہم یہہ صلاح کی کہ یہان سے متصل جو ایک
قلعہ ہے اوسکے برج پر دھاوا کرین چنانچہ ہم لڑکون کے دو فریق ہوگئے ایک تو حملہ کرنیوالے تھے
اور دوسرے اوسکی حفاظت کیواسطے متعین تھے ہم مین سے ایک لڑکے نے یہہ بتایا کہ
اس قلعہ کی جانب عقب ایک ایسی مخفی راہ ہے جس سے پوشیدہ قلعہ کے اندر پہنچ سکتے ہین
اور کسیکو ہمارے جانیکی خبر بھی نہوگی اور قلعہ بلا دقت اور زحمت کے ہاتھہ آجائیگا البرٹ نے یہہ
سنکر کہا کہ یہہ بات تو بیکسی کی دلاور کیواسطے بڑی بزدلی کی ہے اور دشمن کے مقابلہ مین خلاف شیوہ
مردانگی ہے ہمارا کام جرأت سے دو بدو اور رو برو لڑنا ہے نہ دغا و فریب سے شہر کو فتح کرنا
دلاورون کے لیے عیب ہے یہہ سنکر ہم سب اوس کیواسطے ایسی جوانمردی اور دلیری سے لڑے کہ اوس
رزم کی گرم بازاری مین البرٹ نے ایسی ایک ضرب میری ناک پر لگائی کہ نہایت خطرناک ہوکر
جان لبون پر آئی چنانچہ آجتک اوس زخم کا نشان باقی ہے مگر وہ شاہزادہ بعد ازان مجھکو
پہچان کر بہت شرمندہ اور نادم و منفعل ہوا اپنی اس حرکت سے بہت پشیمان و خجل ہوا اور

وہی کونٹ صاحب اوس شاہزادہ کی خدا ترسی اور رحم اور نیک طبیعتی کے شاہد ہین اونکے عہد طفلی سے ان امور کا ظہور اوسکی گفتار اور کردار سے پیدا تھا اخلاق عام ہر صورت سے ہویدا تھا اور ایسے ہی عادات ستودہ صفات اوسکے خوش مزاجی اور راست روی کے باعث ہوئین جسکی تعریف مین ہر شخص رطب اللسان اور عذب البیان رہا کرتا تھا اور غربا و مساکین کے حق مین اوسکا رحم و کرم عام تھا محتاجون کی حاجت روائی اوسکا کام تھا اون کا درد دکھ اوس سے سنا نہین جاتا تھا اونکو تکلیف مین دیکھکر دل بھر آتا تھا ایکدن مینے اوسے ایک فقیر کو کچھہ پوشیدہ دیتے دیکھہ لیا اوسپر اوسنے مجھسے کہا کہ ہرگز اس امر کا ذکر کسی سے نکرنا کیونکہ دہنے کے باب مین یہہ بات یاد رکھنی ضرور ہے کہ جب کسیکو کچھہ دیوے تو اسطرح سے دے کہ کوئی اور نہ دیکھے —
اتفاقاً ایک روز موضع وفس باچ مین آگ لگی بہت سے مکانات جلکر خاک ہو گئے از انجملہ ایک غریب کا جھوپڑا بھی تھا جو جلکر تمام ہوا اوس بیچارہ کا جینے جی کام ہوا مگر جبتک اس شاہزادہ نے اوسکے پاس نیا جھوپڑا بنانے کے لئے روپیہ کافی نہ بھیج لیا اوسکو چین نہ آیا یہہ بات قابل غور ہے کہ چھہ برس کا سن و سال اور غربا پروری کا یہہ حال لوگونکو اس پرورش و پرداخت سے کیا کیا ارمان تھے اوسکی نسبت بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے کیا کیا گمان تھے ایسے حرکات سے لوگ جانتے تھے کہ یہہ لڑکا ہونہار ہوگا جو بفضل الٰہی بڑا نامدار ہوگا —
ناظرین اوراق کو تمثیلات مذکورہ بالا سے اس صغرسن شاہزادہ کی دریا دلی اور عالی ہمتی کا خیال تو لا کلام منقوش خاطر فیض آثر ہوا ہوگا مگر اب مین اوسکی شرارت اور شوخی کا بھی تذکرہ گوش گذار کرتا ہون جو امر واقعی ہے اوسکا بھی اظہار کرتا ہون کیونکہ شوخی و شرارت کا یہی سن ہوتا ہے کھیل و کود کا یہی دن ہوتا ہے اکثر شاہزادہ جسوقت اپنی ضد اور خود رائی پہ آجاتا اپنی بساط کے موافق شوخی اور شیطنت سے باز نہ آتا ایک دفعہ شاہزادہ البرٹ کی والدہ نے اپنے دل کا ارمان نکالنے کے لئے سب چھوٹے چھوٹے لڑکون اور لڑکیون کی دعوت کی بڑی دھوم دھام کی ضیافت کی اوسوقت شاہزادہ کا سن پانچ برس کا تھا بیگم صاحب نے یہہ چاہا کہ شاہزادہ بھی کسی لڑکی کے ساتھہ ہم ردیف ہوکر رقص کرے چنانچہ ایک لڑکی شاہزادہ کی ہمعمر اس امر کے واسطے تجویز ہوئی جب اور لڑکے اور لڑکیان

اپنا اپنا ناچ ختم کر چکین تو شاہزادہ کی باری آئی اسنے دو بار تالی بجائی کہ اون نوابیا
بیٹھا کرنا پتہ کہ کسطرح نہ اودتھا ہزار دم دلاسا دیا لاکھ سمجھایا پوچھا گر کہ کس طرح سے
راہ پہ نہ آیا ایسا شور و غل مچایا کہ سارے مکان کو سر پر اوٹھا لیا کسیکی بات اوسکو پسند نہ آئی
حتی کہ سپاہی کی نصیحت بھی بیکار ہوئی اگر ذہین تھا تو بھی تھا بتمام عمر اوسکا یہی حال
رہا اور ہمیشہ ملول رہا اوس سے بچپن کا عادت نہ گیا اسیطرح باتین اور انکا اچھی باتین
جو یا اچھی صفات ہمیشہ تھین شاید سو نہین اور وہ مندی سے کام کو فکر و غور سے کرنا
کسی حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا اختیارات نفیسہ کی عادت اپنی ذات پر قدرت
اپنے کردار اور گفتار مین نہایت ہی حد احتیاط دانشوری اور ہوشمندی سے کہ عمدہ اوقات
سے موصوف تھا ایک کام جو پہل معروف تھا اپنے برادر کلان سے بھی ان باتون
اوسکو فوق تھا نیکوکاری اور مردم دوستی کا بڑا ذوق تھا صرف ان سب کی ضد مین کی
ایک ضد تھی جو ایسی غلطی اور بیلی تھی کہ جب حسب خواہش اوسکی تعمیل نہوتی تو بعض اوقات
بہت سختی سے پیش آتا یا بشدت غیظ سے اپنے جامہ سے باہر ہوجاتا مگر باہم ملتے اور
صفتون سے خندہ پیشانی اور خلق عمیم اوسکا سب سے زیادہ تھا جو اوسکی صورت دیکھتا
دام محبت مین اسیر ہو جاتا خلق کا وہ عالم تھا کہ جس سے ایک بات کی وہ بندہ بے دام زرخرید ہو گیا
تسخیر اور سیر و تماشے سے بھی اوسکو ذوق تھا اور مزاج دل لگی کا بھی اوسکو شوق تھا ایک دن کا
ذکر ہے کہ اوسنے اپنے معلم کیمیا سے چھوٹی چھوٹی شیشیان جو مٹر کے دانہ کے برابر
ہون گی تیزاب گندھک کے دھوان سے بھر کر اٹھائین اور تمام ناچ گھر کے فرش پر اسطرح سے
پھیلائین کہ جتنے حاضرین جلسہ تھے اوس بخار کے دماغ مین سرایت کر جانے سے نہایت
پریشان ہوئے سخت حیران ہوئے آخر کار ایسے گھبرائے کہ آنکھین ملتے ہوئے وہان سے باہر نکل آئی
سے سرگردانی لوگونکی پریشانی دیکھکر شاہزادہ بہت خوش ہوا مگر جب اونکی والدہ ماجدہ نے یہ ماجرا
سنا بہت سا سرزنش الہٰکی پر بہت خفا ہوئے سخت تنبیہ و تشنیع سے پیش آئے —

تھے اسیطرح مین تعلیم و تربیت شاہزادونکی ہو رہی تھی شاہ تاج ولی انکے والد ماجد کا مرض ترقی مین پہنچی
تھی پھر ازسرنو شروع ہوئی اور تیز تھا شاہزادہ کی عمر سولہ برس کی ہوا اوسکے بھائی کی سترہ سال کی تھی

البرٹ کو نوشت خواند کا اتنا خیال تھا کہ جو تھوڑا سا وقت خورد و نوش مین صرف ہوتا اوسکو بھی
سمجھتے کہ مفت مین ضائع ہوا جو علم و ہنر سیکھنے مین مصروف ہوتے کبھی اوسمین ناغہ نکرتے تکمیل
علوم کبھی جو باعث تن پرستی اور طولانی ہین ہرگز نہ ترک کیے جاتے اس شاہزادہ کو علم موسیقی مین ایسا
کمال حاصل ہوا کہ عمدہ عمدہ گیتون کے اختراع کا ملکہ ہو گیا —

خلق و محبت انس و مروت شاہزادہ مین اسقدر زیادہ تھا کہ اگر اوسکو اور کوئی کمال بھی حاصل ہوا
ہوتا تو بھی اوسکی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ ایسی تھین کہ اوسکو شایستہ اور بہشت مین
قرار دینے کیلیے کافی اور وافی تھین غرضکہ اوسکے خلق و محبت کے بارہ مین کہان تک
خامہ فرسائی کیجیے اپنے عزیز و اقارب سے جو اوسکو موانست دلی اور الفت قلبی تھی وہ اون خطوط
سے ظاہر و باہر ہے جو اوسنے اپنی والدہ ماجدہ اور دادا صاحب کے حضور مین ارسال کیے ہین
اونکے مضامین سے صفائی قلبی اور بے تکلفی دلی صاف عیان ہے جو محبت اور الفت
اوسکو اپنے بزرگوں سے تھی اوسکی کیا حاجت بیان ہے سب جانتے ہین کہ جب شاہزادہ کا
نکاح ہوا تو دو دن جدا ہونے مین افتراق ہوا شاہزادہ کو یہ امر نہایت شاق ہوا اور جدائی
نے ایسا ستایا کہ دم لبون پر آ گیا اوسکی اس محبت اور خلق تمام کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ لوگ اوسکے
لڑکپن مین ناحق سے سمجھتے تھے کہ کسی نہ کسی دن اسکی نسبت خاندان جرمن سے ہوگی وہ
آخرکار ظہور مین آیا کہ جناب شاہزادی وکٹوریا کا بھی دل انکی طرف مائل ہوا فضل الہی
شامل ہوا اور اون کی طبیعت نے اپنا رنگ دکھایا محبت نے نقشہ جمایا جسوقت کہ شاہزادی ممدوحہ کی
تخت نشینی کا وقت آیا تھا اوسوقت تو الفت نے اور بھی سماں دکھایا تھا جناب شاہ ولیم چہارم
کہ بادشاہ تخت نشین رہتے زینت بخش تاج و نگین رہتے آخرکار ایک روز جانسوز سفر آخرت
پیش آیا اس جہان گذران سے لاولد ملک عدم کو کوچ فرمایا پھر تو وارث تخت و تاج کا کون
محتاج تھا خداوند کریم اپنے لطف عمیم سے جناب شاہزادی وکٹوریا کو سلامت با کرامت رکھے
سب لوگون کی نگاہ طلوع آفتاب جلال اقبال سے انھین پر پڑی تھی تمام عالم اس بات پر
متفق اللفظ و البیان تھا کہ سوا اسے شہزادی کے اور کسی مالک سر پر خلافت ہونیکا گمان تھا
اور ہر طرح لوگ اس سلطنت وسیع کے کاروبار کی عظمت و شان کو دیکھتے تھے اور ہر کس شکیل و جمیل

جوان بخت وجوان سال خاتون فرخندہ خصال کو جو سلطنت انگلستان مین سب کا
سرتاج ہو نیوالی تھی دیکھکر کہتے تھے کہ اللہ اللہ یہہ ثروت و اقبال یہہ حشمت وجلال
خداوند کریم اسکو صدہا سال سلامت باکرامت رکھے کوئی کیسا ہی مستقل مزاج اور
جفاکش ہو جب تاج شاہی سر پر رکھا جاتا ہے تو ضرور سر چکر کھاتا ہے اسلیے اوسکے عزیز
اقارب اور اہل خاندان کو یہی گمان تھا اسی امر کی فکر دامنگیر تھی ہر وقت اسیکا دہیان
تھا کہ مہمات ملک داری اور کاروبار سلطنت اور سیاست امور ریاست کیونکر سر انجام پاینگے
اس پروردہ ناز ونعم بانوے صاحب خدم وحشم سے کسطرح روبانصرام لاینگے بالفرض اوسکے
کاخ ودماغ مین خلل آجاویگا پھر کیونکر یہہ کام انصرام پاویگا کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ جس سے
ہم خرما وہم ثواب استمداد واستعانت بہی ہوجاتی رفاقت اور موافقت سے کسی مونس
غمگسار کے اونکی طبیعت بہی نہ گہبراتی شاہ ولیم نے جو انگریزی عادات ورسم ورواج
اور اونکے حرکات وسکنات اور طریق بسر اوقات بخوبی واقف تھے بکمال خوض و غور اور
برادرزادے پرنس البرٹ کے رفتار وگفتار اور طریق کردار کے صغر سنی سے نگران رہتے
یہہ تجویز کیا کہ یہی نکلوا اوس مہر و کے ہم پہلو ہونیکے لایق ہے اور شہزادی وکٹوریا کا زوج
صاحبیا ہیچ اس سے بہتر اور کوئی نہوگا چنانچہ بر سبیل تذکرہ انہون نے اسبات کا ذکر اپنے
بھائی شاہزادہ البرٹ کے والد ماجد ڈیوک کوبرگ سے کیا وہ اسکو سنکر خاموش ہورہے
بعد چندے جناب ڈیوک موصوف کسی اور غرض خاص سے ۱۸۳۶ عیسوی کی فصل بہار مین
مع اپنے دونو صاحبزادون البرٹ اور ارنسٹ کے عازم انگلستان ہوے ظاہرا کوئی اور
سبب اس سفر کا بجز اسکے معلوم نہوتا تھا کہ ان دونون شہزادون کی ملاقات مسرت
آیات شاہزادی وکٹوریا سے کرائین کسی صورت سے انکی صورت اونکو دکھائین ادہر
شاہ ولیم چہارم شاہزادیکے چچا نے جو ابھی بقید حیات تھے اور جنکے خیالات اوس
شاہزادی کی نسبت کے نسبت کچھہ اور ہی تھے یا اس نظر سے کہ جو بات کسیکے دہیان مین
نہین آتی اگر کوئی اوسے سمجہاوے تو بہی اوسکا خیال نہین کرتا ہے اس امر مین سعی
بلیغ عمل مین لاے کہ ڈیوک کوبرگ انگلستان مین حتی الامکان نہ آسکے مگر شاہ موصوف کا کوئی

عذر وحیلہ کام نہ آیا اور ڈیوک موصوف آخر کار انگلستان مین تشریف لایا اسوقت شاہزادی وکٹوریا اور
پرنس البرٹ کا سن سترہ سترہ برس کا تھا ہر ایک کو جوانی کا امنگ اور جوش
شباب تھا ایک غیرت ماہتاب تو دوسرا رشک وہ آفتاب تھا شاہزادی انجیبا البرٹ کو
دیکھا بدل مائل ہوئی —

اسوقت شاہزادہ کا قد اپنے بھائی سے کسیقدر پست تھا مگر حسن وخوبی مین نہایت درست تھا جوان
خوشرو تنومند وخوشخو تھا نہایت سادہ مزاج خلیق وملنسار ہر دل عزیز تھا نہایت صاحب تمیز تھا چہرہ
نورانی خندہ پیشانی اقبال کی نشانی جو دیکھتا والہ وشیدا ہوتا اسے محبت مین مبتلا ہوتا اکثر شاہزادے کے
ساتھ پیانو باجہ بجاتا یا تصویرکشی خواہ نقاشی مین مصروف رہتا تھا غرضکہ کوئی لحظہ اوسکا بیکار نجاتا
کسی نہ کسی کام مین وہ مصروف رہتا —

یہہ پہلا مرتبہ تھا کہ شاہزادہ البرٹ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ساحل انگلستان کو زیب
وزینت بخشی اور چند روز تک وہان اقامت فرمائی شاہزادہ البرٹ کا مقام کنسنگٹن مین
ہمراہ کینٹ کی بیگم اپنی خالہ کے رہنا اور شاہزادی وکٹوریا کے ہم سبق ہونا ایک ہی
استاد سے تعلیم پانا ایک جا شب وروز شاہزادی کے ساتھ نشست وبرخاست کرنا آپکی
آمد ورفت اور محبت باہم کی اخلاص اور الفت کا اب ایک قصہ ایسا دلچسپ اور دلپسند
معلوم ہوتا ہے کہ الف لیلہ کی داستانون کی قدر گھٹاتا ہے اسی محبت واخلاص کے
انجام کار یہ نتیجہ دکھایا کہ دونکی کتخدائی کا نقشہ جمایا —

جبتک انکا قیام انگلستان مین رہا جو خاطر ومدارات اور تواضع وتکریم اور مراتب مہمانداری
اور ضیافتین اوس جلسے شاہ ولیم چہارم اور ملکہ ادلیڈ اور کل قرابت داران شاہی
کیطرف سے عمل مین آئے انکا حسن انتظام مین اور جسقدر اعزاز واکرام منجانب ارکان
دولت اعیان سلطنت وروسا وامرا عالی مقدار ظہور مین آئے وہ بھی
محتاج شرح وبیان نہین ہین —

بعد ازان شاہزادہ ممدوح بانی عالیشان سے بقدر رخصت حاصل کرکے ولایت انگلستان سے روانہ ہوکر
بمقام جرمنی ایک مکان رفیع الشان مین فروکش ہوا اور بہ تحت نگرانی شاہ جم جاہ لیوپولڈ والی

تعلیم اپنے چچا کے تحصیل علوم و فنون مین مصروف ہوا اس زمانہ کا حال فرخندہ فالی اسکے
ایک ادیب خوش نصیب نے جو انگلستان کا ایک پادری تھا یون قلمبند کیا ہے کہ شاہزادہ
البرٹ نے مختلف علوم تحصیل کیے جو علم اوسنے سیکھا اوسکو اچھی طرح سے حاصل کیا
ہر علم مین اوسکو دستگاہ کامل ہوئی ہر ایک امر مین مہارت تامہ حاصل ہوئی خلق
مجسم مجموعہ صفات پسندیدہ و جمیع عادات حمیدہ تھا اکثر ان سب سے بڑھکر دو صفتین سچ اور صداقت
تھے کہ طریقہ پروٹسٹنٹ کا بڑا معین و مددگار تھا دل و جان سے اس مذہب پر نثار تھا

سنہ ۱۸۳۷ عیسوی کی فصل بہار مین دونو شاہزادگان عالی شان واسطے تعلیم کے یونیورسٹی بان
مین جو ایک قدیم قصبہ سلطنت پروشیا مین برلب دریاے رائن واقع ہے داخل ہوئے
وہان کے طلبا مین شامل ہوئے اشاعت علوم مین وہ سلطنت اوسوقت سے آجتک یورپ
کے تمام ملکون مین ضرب المثل ہے علاوہ یونیورسٹی ہاے برلن و برسلو اور کانگزبرگ اور
بان کے وہان ہر قصبہ مین واسطے تعلیم و تلقین ہر فرقہ کے لوگون کے اکثر مدارس اور مکاتب
موجود ہین اسلیے بہر نوع امید قوی تھی کہ وہ شاہزادہ اپنی محنت شاقہ و جفاکشی عالم سے
ایک روز اپنے ہم عصر شاہزادون سے سبقت لیجائیگا علم و ہنر مین سب سے نامی گرامی کہلائیگا
چنانچہ یہ امید برآئی شاہزادے نے حسب دلخواہ تعلیم پائی ہر علم مین اوسکو عبور ہوا
ہر فن مین نہایت عالی طبع مشہور ہوا

جناب نوبل صاحب اور والٹر صاحب اور بلوگنگ صاحب اور پچنر صاحب پروفیسران یونیورسٹی
نے جو بیانات علوم لاطین و یونانی و ہندسہ و فلسفہ اور سیاست مدن اور تواریخ وغیرہ کے
سنائے شاہزادے نے توجہ دلی سے سماعت فرمائے ان سب امور کے سوا اسکے
دولتخانہ پر فن نقاشی اور علم موسیقی کو بھی حاصل کیا غرض کہ رفتہ رفتہ اس طرح اوسکا
کانون سینہ علوم متعارفہ کا گنجینہ ہوگیا اور عہد شباب مین نہایت ہی فائدہ بخش ہوا
اور یہی سبب تھا کہ واہیات اشتغال بیہودہ مزخرفات کی طرف اوسکی طبیعت نہ آئی
امور ناپسندیدہ و فضول کیطرف کبھی اوسنے رغبت نفرمائی اس امر کا قدغن حد درجہ تھا کہ سواے
پروفیسران یونیورسٹی کے اور کوئی شخص شاہزادہ البرٹ کی صحبت مین بار نپاوے اور کوئی خوشامدی

تمام اوسکے پاس نجاتے تھے لیکن تاہم البرٹ ایسا ملنسار اور خوش اخلاق تھا کہ تمام ہم مکتب
اوسکے اوسکو بہت عزیز جانتے تھے اور اوسکی خوش مزاجی اور شیرین گفتاری کی سبب
اوس سے انس کرتے تھے اوسیکا دم بھرتے تھے یہانتکہ قیام او زمانہ طالب علمی سے
یہہ بات ثابت ہوگئی کہ شاہزادہ البرٹ شاعر بھی ہے شعر وسخن سے اکثر کام رکھتا ہے نظم آئین
ملکہ نام رکھتا ہے چنانچہ اوسنے بڑی فیاضی کیساتھ غربا کے عیال و اطفال کے فائدہ کی غرض
سے ایک مختصر سا مجموعہ مذہبی گیتوں کا چھپوایا جسکو اوسکے بھائی نے باجے مین بجایا تھا شاہزادہ
البرٹ کا زمانہ طالب علمی نہ صرف ارباب خرد کے لئے پند و نصائح کا کارنامہ تھا بلکہ شاہزادون
اور رئیسون کے اطفال کی تعلیم کے واسطے ایک عمدہ نمونہ تھا اخبار بانٹنگ کرانیکل راوی ہے
کہ سیکس کوبرگ کے دونون شہزادے ڈاکٹر بیچوف صاحب پروفیسر علم طب کے مکان پہ
جو یونیورسٹی کے متصل ایک مسجد عظیم کے محاذی واقع تھا فروکش ہوے اور تھا ایک
ہم عصر طالب علم بیان کرتا ہے کہ اونکا کھانا قصبہ بان کے شمع ٹر ہوٹل سے آیا کرتا تھا
اور بہت پرتکلف نہوتا تھا اگرچہ چند دعوتین اونھون نے اپنے ہم مکتبون کی کین وہ نہایت
عمدہ اور پرتکلف تھین مگر اونکی خوراک معمولی ہوا کرتی تھی اثنا قیام مقام بان مین شاہزادہ
البرٹ نے یونیورسٹی کے بڑے بڑے نامی و گرامی حکما و فلسفہ اور علما سے ربط و اتحاد
بہم پہنچایا اسکو اپنا دوست بنایا منجملہ اون کے کونٹ لیسٹ صاحب اور پروفیسر ویلکر صاحب سے
بڑی دوستی ہوگئی تھی اور مشہور و معروف اسکالگل صاحب شاہزادہ کی بڑی قدر و منزلت
کرتے تھے اور اوسکے عمدہ چال چلن سے نہایت راضی ہوکر اوسکی صفات حمیدہ اور عادات
پسندیدہ سے اوسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔

شاہزادہ البرٹ کو زور آزمائی اور ورزش کشتی وغیرہ کا بہت شوق تھا اور میدانون
کے کھیل کا بہت ذوق تھا جب شاہزادہ بتقریب شکار سوار ہوتا تو علاوہ ملازمین و مصاحبین
کے ایک شخص جسکا نام ہیر اسٹام تھا ضرور ہمراہ رکاب ظفر انتساب جاتا تھا یہہ شخص ایک قصبہ کے
ہوٹل کا جو متصل بان کے واقع ہے مہتمم تھا جب شاہزادہ یونیورسٹی بان سے سند
حاصل کرکے روانہ ولایت ہوا تو یہہ مرد نیک نہاد دعا دیتا اور عرصہ دراز تک جب کبھی انگریزی

سیاح یا مسافر سے جو اوسکے ہوٹل مین قیام پذیر ہوتا شاہزادہ کا ذکر کرتا تو مارے آنکھون مین
خوشی سے آنسو بھر لاتا تھا اور اوس عالی جناب کے مشہور کامون اور خوش اخلاقی اور فیاضی
کا ذکر اوسکو سناتا تھا اور اپنی نشست گاہ کی دیوارون پر جو تصویرین بنا رکھی تھین وہ اسکو دکھاتا
تھا اور خود بھی دیکھا کرتا تھا انمین ایک تصویر تو جناب ڈیوک سسکیس کی جو بہت لگا تھا دوسری کی
دوسری جناب ڈیوک صاحب حال کی تیسری جناب شاہزادہ البرٹ کی تھی مگر ان سب مین
شاہزادہ کی تصویر کو بہت عزیز رکھتا تھا اور یہہ سیاح کا بچشم دید بیان ہے اور اکثر
رسالون مین اسکا تذکرہ آیا ہے کہ جب وہ پیر روشن ضمیر اون تصویرون کا مسافرونکو
معاینہ کراتا تھا بے اختیار زار زار روتا تھا —

بعد استقامت سہ سالہ کے ماہ ستمبر ۱۸۳۳ عیسوی مین شاہزادہ البرٹ مدرسہ چھوڑکر قصبہ
بان سے روانہ ہوا وقت رخصت جو لوگون کا حال ہوا باشندگان قصبہ کو جو صدمہ ملال ہوا
اور جسقدر غربا اور مساکین کو جو پرورش یافتہ بذل و نوال شاہزادہ خوش خصال کو تھے
رنج و افسوس ہوا خیال مین نہین آسکتا ہے بیان مین کب سما سکتا ہے —

۱۸۳۷ عیسوی مین بعد وقوع واقعہ جانگداز و حادثہ روح فرسا جناب شاہ ولیم چہارم کی شہزادی
وکٹوریا بالفضل ایزدی تخت نشین ہوئی رونق بخش تاج و نگین ہوئی سلطنت برطانیہ کے تمام رعایا
برایا اونکے جلوس میمنت مانوس سے شاد ہوے قید غم سے آزاد ہوے انگلستان خوشی سے
پھولا نہ سمایا ہر کہہ و مہ کا مقصد بر آیا —

جب یہہ خبر فرحت اثر شاہزادہ خوش سیر نے سنی وہ اوسوقت بان کے یونیورسٹی مین تحصیل علوم
مین مصروف تھے فوراً ایک تہنیت نامہ بکمال فرحت و انبساط بنام جناب ملکہ معظمہ کے تحریر فرمایا اپنا اظہار
محبت اور جوش طبع دکھایا ہر چند کہ اوسوقت شاہزادے کے دلمین اسبات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ تین برس کے
عرصہ مین کبھی مدت العمر کے لیے ملکہ معظمہ کی دولت ابد مدت کا شریک رنج و راحت ہونگا
تہنیت نامہ مین بعد اظہار اشتیاق مالا یطاق کے جو باستماع مژدہ جانبخش تبدیل حالت ملکہ دوران سے
حاصل ہوا تھا و اداے مبارکباد بے پایان شرح و بسط داری ہاے نمایان لوازم منصبی شاہان سے جو جناب
شاہزادہ صاحب نے حوالہ قلم خود رقم فرمایا تھا وہ ذیل مین لفظ بلفظ لکھا جاتا ہے —

میرے تہ دل سے یہہ دعا ہے خاص یہی مدعا ہے کہ احکم الحاکمین رب العالمین شاہنشاہ شاہان مالک کون و مکان تمہارا حامی و مددگار رہے اور اپنی قدرت کاملہ سے تمکو اس مشکل اور عالی مرتبہ کی مہمات کے انصرام کی توفیق عطا کرے تمہاری سلطنت مدت مدید تک قائم و برقرار رہے فرخی اور ہمایونی سے شاندار رہے اور درگاہ قاضی الحاجات مستجاب الدعوات سے یہہ بھی دعا ہے شب و روز یہی التجا ہے کہ تمہاری کوششون اور محنتون کا صلہ حق جل و علی یہہ عطا فرمائے کہ ایک عالم تمہارا مطیع و مسخر ہو جائے تمہاری تمام رعایا شکرگذار ہو جان نثاری پر تیار ہو تمکو بدل عزیز جانے عقیدت سے اپنا بادشاہ مانے چونکہ شاہزادہ عالی ارادہ سنے یہہ دعائین صفائے طبیعی اور نیک نیتی سے بخلوص دل دی تہین وہ سب مستجاب ہوکر بے کم و کاست راست نکلین اور خود شاہزادہ بنفس نفیس جناب کبریا کے حکم سے اون باجاہ و شان مفرح اور منتج نشان نتائج گران بہا کا باعث ہوا جنسے اس ملک و ملک کی ساتھہ ہماری عزیز ملکہ معظمہ دامت اقبالہا کے چراغ سلطنت کو فروغ ہوا جسکی روشنی نے تمام عالم کو پر نور کیا جلالت و حشمت مین مشہور کیا۔

اب شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی تعلیم کافی اور تحصیل وافی قریب الاختتام ہوچکی تھی بلکہ فارغ التحصیل ہوگیا تھا اسلئے اعلیٰحضرت شاہ ہیوبولڈ نے یہہ تجویز فرمایا اونکی راے مین یہی آیا کہ اب شاہزادہ سیر و سیاحت اور گلگشت ممالکت معائنہ دیار و امصار فرمائے جسمین یون بھی دل بہلائے تاکہ جو تحصیل علوم اسنے کی ہے اوسکو باحسن وجوہ پختگی ہوجائے جو کچھہ کتابون مین لکھا پڑھا ہے خواہ دیکھا اور سنا ہے وہ نگاہ سے بھی ایک نظر گذر جائے اور علاوہ برین جو خیالات متعلقہ شادی عروسی و دامادی اوسکے دماغ مین سمائے ہین وہ بھی بہسل جائین۔

چنانچہ ماہ اگست ۱۸۵۸ع عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی تبار مع رفقاء جان نثار قصبہ بان سے بصد آن بان روانہ ہوا بارش باران رحمت الٰہی رعد کی گرج صاعقہ کی چمک بجلی کی کڑک مین ایک ایک شب بمقام کوبلنز اور ماینیم مقام کرکے رہگرا ئے منزل مقصود ہوے اور بعد رونق افروزی مقام باسل کے کوہستان جورہ کی راہ سے مع ہمراہ قافلہ اقبال نے مضافات برلن مین بمقام ایلفینو نزول اجلال فرمایا اور یہان اپنی خالہ عزیزہ جناب بیگم صاحبہ کے پاس تین روز تک

بڑی دہوم دہام کی ضیافتون مین مصروف رہا اور نہایت عمدہ پرفضا مقامات کی سیر
ملاحظہ فرمائی اور وہان کے باشندون مین جو سادہ اطوار اور بہادرانہ کردار دیکھے اس سے
شاہزادہ کے خیالات حکیمانہ پر اور بہی اثر پیدا ہوا وہان کے باشندون کی بڑی تعریف
فرمائی اور اونکی آزادانہ اور دلیرانہ جرات وشجاعت کی توصیف اوسکی زبان پر آئی چونکہ
خود بہی آزادمنش تہا اوسکی بڑی تحسین وآفرین کی غرضکہ یہان سے رخصت فرماکے
کوہستان سوٹزرلنڈ کی سیر کرتا ہوا منزل پیما ہوا اثناء راہ مین ہرشاہراہ گلہا سے بوقلمون
وبرگ بارگوناگون دلکش ودلاویز مرغزار فرحت بخش وشاداب ہر گلزار ہمیشہ بہار سبز وسیراب
پہاڑون کے آبشار مرطراوت شاداب درختے اور گہاٹیان نزہت افزا نہایت پرفضا دامن کوہ
پرشکوہ صاف وشفاف چشمے بڑے بڑے بنہر آب روان ہر سو روان دیکہکر شاہزادہ جہاہ فلک
بارگاہ نہایت بشاش ہوا پہاڑون کے پتہرون سے ٹکرا کے پانیکا زور شور سے گرنا برف کا
حرارت آفتاب سے گلنا اور بڑے بڑے ٹکڑون کا دہڑادہڑ نیچے گرنا فی الحقیقت عجیب فرحبخش
تماشا نظر آتا تہا جو اوسنے اپنے وطن مالوف مین کبہی نہین دیکہا تہا خطرناک نشیب وفراز
کوہستان پر جہیلون کے کنارے کہین تو سربفلک کشیدہ کہین جہیل کے عمق تک سیدہ
ایسے مواقع تہے کہ اونکے قریب خرامان خرامان چلنا نہایت وحشت انگیز مگر لطف خیز تہا —
تہوڑے سے فاصلہ پر مرغزار سراپا بہار سبزہ زار قدرت حق کی صنعتین ہزار در ہزار آشکار قدم
قدم پر چشمے اور آبشار ندیان بے شمار چوبی جہوپڑون کی قطار دلکو راحت وسرور آنکہونکو
ایک نور حاصل ہوتا تہا غرض کہ سوٹزرلنڈ مین قدرت خدا کی عجیب وغریب کارستانیان
اور عمدہ عمدہ صنعت کاریان براے العین ملاحظہ فرماتا ہوا شاہزادۂ البرٹ جانب جنوب
درہ جہیلون کی راہ سے اطالیہ کو روانہ ہوا اور یہان پہونچکر جو عجائبات وغرائب
واقعات اوسکو نظر آئے اور نئی نئی چیزین ملاحظہ فرمائین وہ سوٹزرلنڈ کے عجائبات
سے کسی طرح کم قابل تحسین وآفرین نہ تہین —
اس زمین مینوآئین مین جسکی قدامت سلف وخلف سے مشہور ومعروف ہے ایسے مکانات
سہ منزلہ وچہار و پنج وشش منزلہ عمارات عالیشان مینار یادگار روزگار اور سنگین تصاویر

ایسی ملاحظہ فرمائیں جنسے وہاں قدیم باشندوں کی دستکاری اور صناعی ظاہر ہوتی تھی
غرضکہ اسیطرح باعزاز تمام کوچ و مقام کرتا ہوا باد صبوحی اور نسیم سحری سے فرحت تازہ اور
مسرت بے اندازہ حاصل کرتا ہوا شہر فلارنس در روم وینیلز میں ہوتا ہوا سلطنت اطالیہ کے
بلاد عظیم میں دو ایک روز مقیم ہو کر شاہزادہ البرٹ داخل دار السلطنت ویانا ہوا اور وہاں
جناب ڈیوک فرڈینانڈ اپنے چچا سے ملازمت حاصل کرکے سیدھا کوبرگ کو واپس آیا غرضکہ بخوبی
اپنے دولتخانہ پر بعجلت تشریف لایا جب شاہزادہ کا سن بیس برس کا ہوا تو بموجب قواعد ملکی اور
رسم و رواج قومی سنکے بالغ شمار کیا گیا اور جو مال قریب پچیس ہزار روپیہ سالانہ کا اونکی والدہ
ماجدہ نے وصیتاً اونکے نام ہبہ کیا تھا شاہزادہ کے قبضہ و تصرف میں آیا مگر اس جا پہ اونکے
شاہزادہ والا تبار نے بعد تخت آرائی ملکہ انگلستان کے ساتھ اپنے برادر کلاں کو اس شرط پہ
منظور کیا کہ اوسکے منافع سے کسیقدر روپیہ بطور پنشن اور وثیقہ کے ملازمان وفادار اور
متوسلان عقیدت شعار کو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن ملا کرے چنانچہ یہہ کار خیر شاہزادہ
عالی وقار کا اون لوگوں کے لیے جو اپنے ملازمین کو مثل چارپایوں کے تصور کرتے ہیں
ایک عبرت انگیز نصیحت آمیز نمونہ ہے—

جب شاہزادہ عالی ارادہ نے اپنی سیر و سیاحت انگلستان سے وطن مالوف کیطرف
مراجعت فرمائی تو داخل ایوان کیوان نشان ہو کر کئی مہینے تک سلسلہ رسل و رسائل
ملکہ کشور آرا سے جاری رکھا مگر اونکی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ اوسوقت تک اون دونوں کے دلوں میں
شادی میمنت آبادی کا مطلق خیال نہ تھا—

۱۸۳۸ عیسوی میں شاہ بلجیم نے بذریعہ تحریر کے شاہزادہ کے نکاح کے بارہ میں تحریک کی ملکہ
معظمہ نے جواب اوسکا بالکل تو مایوس نہیں کیا مگر بخوبی استکراہت کی ہدایتیں اور یہہ تحریر
فرمایا کہ ابھی تین چار سال تک اسبارہ میں مجکو مجبور نہ کیجیے لیکن عرصہ تک انتظار کیجیے کیونکہ قبل
اس مدت کے میں کسیطرح سے اس قرابت کی خواہاں نہیں ہو سکتی ہوں اور نہ اقرار پختہ اوسکا
ہو سکتی ہوں یہہ جواب سنکر جس سے امر معلوم ہوا کچھہ تصفیہ خاطر خواہ نہو تھا شاہزادہ کے چچا نے
جو زمانہ کے نشیب و فراز سے آگاہ اور نہایت تجربہ کار تھا اور حالات شاہی سے کماحقہ

بھی خوب واقفکار تھا ناچار چند روز صبر کرنا مناسب سمجھا بعد ازان جب شاہ جمجاہ
موصوف نے اس امر کا تذکرہ اپنے بھتیجے شاہزادہ البرٹ سے کیا اونسنے بے اختیار یہ
جواب دیا کہ جن امور کا ہنوز فیصلہ نہین ہوا اور جو معاملات طے نہین پائے اونکے بارہ مین
مجھسے دریافت کرنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ جبتک طرف ثانیکی جانب سے اقبال نہو مین
کسی طرحسے کچھہ نہین عرض کر سکتا۔

مگر اس مقام پر ہم یہہ ضرور کہین گے کہ شاہزادہ کو نکاح کرنا بدل منظور تھا ملکہ معظمہ کے نشہ
محبت مین چور تھا لیکن اس نازک موقع پر طرح طرحکے خیالات قسم قسم کے توہمات اوسکے دل
محبت منزل مین گذرنے لگے کبھی وہ یہ کہتا تھا کہ ملکہ کا شوہر ہونا جو بذات خاص فرمانروا ہے
کچھہ فوقیت اور فخر کی بات نہین ہے کبھی خیال کرتا تھا کہ اگر حسن اتفاق سے ایسا ہوا بھی تو مجکو
اپنی ذاتی عزت و توقیر کا خیال دلسے دور کرنا ہوگا کبھی یہہ سوچتا تھا کہ اس عقد سے جن مراتب مین درجہ
مساوات کا ہے فرق آجائیگا اور میرا رتبہ انگلستان مین دوم شمار کیا جائیگا اگر ایسا ہوگا تو اچھا
نہوگا کبھی اس ادھیڑبن مین رہتا تھا کہ ملکہ معظمہ کا خواستگار مہلت ہونا اس کار خیر مین توقف
کرنا خالی از علت نہین ہے شاید اس مہلت سے اونکی غرض یہہ ہو کہ صاف صاف انکار کرنا شایان شان
ذیشان بلند مکان نہین ہے لہذا یہہ ظاہر اقرار در پردہ انکار ہے کبھی یہہ اندیشہ ہوتا تھا کہ ایسا نہو کہ بعد انتظار
چند سال کے یکلخت نامنظور کر کے صاف انکار کرے تو مفت مین انگشت نمائی ہمچشمون مین
رسوائی ہو کبھی اسبات کا اوسکو دھیان آتا تھا کہ کہانکا بیاہ کیسا نکاح یہہ سب بکھیڑا ہے بہتر ہے کہ
کوئی پیشہ ایسا اختیار کر لون کہ اوس سے اپنی اوقات بے منت غیر سے بسر کرون
چنانچہ اونکے والد ماجد بھی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ایک امید موہوم پر شاہزادہ کا شباب
مفت خراب ہوتا ہے کسی نہ کسی شغل کی طرف اوسکو مائل کرنا انسب ہے۔

ادہر تو یہہ خیالات اور توہمات تھے اب کچھہ ادہر کا حال سماعت فرمایئے حضور
ملکہ معظمہ نے ایسا روکھا جواب اپنے عموی نامدار شاہ بلجیم کو تحریر فرمایا تھا اوس روز سے
اونکے دل کی عجب کیفیت تھی ہر لحظہ اپنی تنہائی کا ملال ہر لمحہ اور ہر ساعت ایسے شخص کے
ساتھہ عقد نکاح کی ہونیکا خیال رہتا تھا جو اس اعلے ترین مرتبہ سلطانی اور تفکرات اور ترددات

متعلقہ امورات خانگی کیساتھ ہی باتدبیر اور دبیر خوش تحریر اور خوش تقریر ہوتا اور جملہ معاملات
خانہ داری اور مراتب عشرت و کامرانی کا شریک اور محرم راز و نیاز واقف اسرار
ناز ہوتا جس سے کسی قدر تو امور سلطنت کے امکار مین کمی ہوتی کچھہ تو نشاط و خرمی
ہوتی یہہ سوچ کر جو ملکہ معظمہ نے اپنی تحریر سابق پر غوض و غور کیا تو سراسر اوس مین
اپنی ہی ہٹ دھرمی پائی سوا اسکے اور کوئی بات خیال مین نہ آئی اپنی حرکت سے
نہایت پشیمان ہوئی سخت حیران ہوئی اپنے آپ کو بہت سی لعنت ملامت کی اور
اسبات پر نہایت تاسف آیا کہ مینے ایسا کلمہ کیون سُنایا چنانچہ اس موقع پر جو ملکہ معظمہ نے
ایک مقام پیار نامہ فرمایا خلاصہ اوسکا درج ذیل ہے —

مین اپنی بیباکانہ تحریر اور بے محابا تقریر سے معذرت کے لایق بھی نہین ہون مجھہ اسکے
تکہ اوسوقت مینے صرف یہی خیال کیا تھا کہ مین ملکہ انگلستان ہون اور تن تنہا گلشن مین
آزادانہ رہتی ہون اور سن بھی میرا صرف اٹھارہ برس کا ہے ابھی نکاح کی کیا جلدی ہے
ناحق بیٹھے بٹھائے پابزنجیر ہونا آزادی کو کھونا ہے لیکن اب مین اس اپنی عجلت سے
شرماتی ہون اب جواب صاف دینے سے پچھتاتی ہون نہایت پشیمان اور منفعل ہون اپنے
کیے سے منفعل ہون کیا کہون کیسی پریشانی ہے سخت حیرانی ہے لیکن اس مقام پر یہہ
بات قابل غور ہے جبکہ ایک خاتون نوجوان کو عالم شباب کا جوش ہو اور جو قدرتی خواہشون سے
بلا خواہش مدہوش ہو نہ خود تجربہ کار ہو نہ کوئی مونس نہ صلاح کار ہو نہ کوئی شوہر سا رفیق و
غمگسار ہو نہ کوئی امور اہم مین مددگار ہو اٹھارہ برس کے سن و سال مین ملکہ ہو جائے
انصاف کا مقام ہے کیونکر تن تنہا سلطنت کا کام انصرام پائے ہرچند یہہ تحریر اب
فضول ہے اسکے لکھنے سے کیا حصول ہے مگر تاہم یہہ ایک بات قرار پائی کہ جب شاہزادہ
البرٹ جواب شافی اور قول فیصل کے مستدعی ہین تو دونون شاہزادہ ہمراہی طور پر انگلستان کو
تشریف لیجائین اور وہان پہونچکر جیسا ہو اوسکی تعمیل فرمائین چنانچہ جرمنی سے روانہ ہوکر
بعد طے منازل و قطع مراحل دریاے شور اونکا جہاز ساحل انگلستان پر لنگر انداز ہوا
بار دوم شاہزادہ البرٹ برونق افروز مملکت برطانیہ ہوا اسمرتبہ جو جو باتین بہ نسبت شاہزادہ عالی ارادہ

سکے طرف ثانی کے ذہن مین تھین وہ موبہو راست نکلین اور پہلی مرتبہ سے اسدفعہ شاہزادہ کی ہر ایک بات مین فرق پایا گیا کیون کہ پہلے جب شاہزادہ وہان تشریف لیگیا تھا تو اوسکے ایام طفلی تھے اور اب ماشاءاللہ نہایت شکیل اور جمیل سرو قامت سہی بالا جوان رعنا ہو گیا تھا بلکہ جسقدر عمر نہ تھی اوس سے قد و بالا و بالا معلوم ہوتا تھا اور علم کا تو کیا پوچھنا تھا فارغ التحصیل ہو چکا تھا اب صرف چند روز کا وقفہ درمیان تھا ورنہ ملکہ معظمہ کو قبول و ایجاب مین کسی طرح کا پس و پیش باقی نہ رہا تھا۔

لارڈ ملبارن اور ملکہ معظمہ کے عموہی نامدار کی یہہ دلی تمنا تھی ہر وقت خدا کی درگاہ مین یہی دعا تھی کہ ملکہ کا عقد کسی لائق و فائق نوشاہ سے ہو جائے۔

شاہزادہ البرٹ کی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ سے بدل آرزمند تھے اور صاف کہتے تھے کہ فی الواقع ملکہ معظمہ کے لائق یہی شاہزادہ عالی ارادہ ہے اس مرتبہ شاہزادہ البرٹ نے انتہا درجہ کی محبت اور موالفت بڑہائی کوئی بات خلاف رضاجوئی ملکہ معظمہ کے لب پر نہ آئی ہر جلسہ اور مقام مین ملکہ معظمہ کے ساتھ رہا جدائی کا نام زبان پر نہ لاتا جس سے یہہ بات ملکہ کے دل پر نقش کالحجر ہوگئی کہ شاہزادہ کی محبت صرف ظاہری نہین ہے بلکہ دلی ہے بناوٹ کا نام نہین ظاہرداری کا کام نہین الفت اصلی ہے لیکن کوئی موقع اونکو ایسا نہ ملتا تھا کہ شاہزادہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتین لیکن ایک جگہہ کی بود و باش ایک مقام کی نشست و برخاست سے کبتک ایسا موقع ہاتھہ نہ آتا آخرش ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ملکہ معظمہ کی زبان پر کمال دانائی یہہ بات آئی کہ اپنی خواہش نکاح ظاہر فرمائی —

ایک شب کو ایوان شاہی مین بتقریب دعوت جسمین شاہزادے اور شاہزادیان اور امراء روسا کے زن و مرد بلالحاظ و پاس ایک دوسرے کے ساتھہ ملکر رقص کرتے ہین جمع تھے ملکہ معظمہ نے اس موقع کو غنیمت سے سمجھا اور بعد رقص کے اوس گلفام نے اپنے دست مبارک کا بنایا ہوا ایک گلدستہ شاہزادہ کے پیش کش کیا وہ گلچین ریاض محبت اس رمز کو سمجھہ کر باغ باغ ہو گیا مگر چونکہ اوسکی صدری بہت تنگ چست تھی اور لوتام بھی برابر آپسمین خوب

چھپاں تھے اسواسطے شاہزادہ اس عطیۂ عظمیٰ اور نعمت غیر مترقبہ کو اس مقام پر جہاں اوسکی
توقیر ہونی سمجھے سے معذور تھا پس اوسنے فوراً جیب سے قلمتراش نکالکے لیدی پلو سینہ کے
پاس سے چاک کیا اور اپنے دل کے پہلو میں اوس فرحت انگیز محبت خیز شگون کو بحال
جگہ دی بعد اوسکے پیری کونسل کو اس ہونہار قرابت سے مطلع کرنا ایسا مشکل نہ تھا جیسا کہ
بیانیں کو اپنا اظہار خواہش نکاح دشوار تھا۔

بعد لینے اس تحفہ جان بخش کے شاہزادہ بکمال انکسار مدایح و شکر گذار اون خاطر و مدارا اور
تواضع و تکریم و لطف عمیم کا ہوا جو بجانب جمیع ارکان خاندان شاہی کے باتفاق تمام
اسقدر مرتبہ انگلستان میں ظہور میں آئے اور یہاں کے قیام سے بنہایت انجام سے جو فرحت
و انبساط حاصل ہوئی اوسکا شکریہ ملکہ معظمہ سے ادا کرنے میں گرم سخن تھا کہ جناب ملکہ معظمہ
نے بیباکانہ اور بلا تکلف موقع پاکر یہہ ارشاد کیا کہ اگر فی الواقع جناب کی طبیعت اس ملک سے
اس قدر مسرور رہتی ہے اور کلفت دور ہوتی ہے تو کیا عجب ہے کہ آپ یہانکے
قیام فرما ہوئے اور اسکو اپنا خانہ بے تکلف تصور کرنے میں عذر نفرمائینگے اوسوقت
شاہزادہ کا تبسم اور چہرہ کا شرم و حیا سے عرق آلودہ ہوجانا اور گل رخسار پر سرخی کا
آجانا آنکھوں ہی آنکھوں میں جواب دینا ملکہ معظمہ کی خاطر محبت ناظر کو نہایت
خوب بہت مرغوب معلوم ہوا یہہ گھڑی ابرٹ کی تمام زندگی میں نہایت مسرت و انبساط
کی تھی اوسوقت اوسکے دل کی خوشی کا وہ عالم تھا جو ایک کامیاب عاشق کو دکھائی
ہوتا ہے ملکہ معظمہ نے یہہ سب حال فرخندہ فال عن و عن اپنے چچا سے یعنی کہ اور
شاہ عالیجاہ لیوپولڈ والی بلجیم کو تحریر فرمایا اور بکمال جوش و نشاط و فرط انبساط
سے اپنے شوق اور پاک وصات جوانی کی اومنگ محبت کی تحریک کا صرف مشتمل کیا
چنانچہ اوس خط کی نقل اس مقام پر مناسب معلوم ہوئی لہذا ضبط تحریر میں آئی

خط

میرے سب سے پیارے چچا۔ سر تسلیم خم کرکے عرض کرتی ہوں کہ اس خط کے ملاحظہ سے
مجھکو یقین ہے کہ آپکو بھی خوشی تازہ اور مسرت بے اندازہ حاصل ہوگی کیونکہ آپ کو ہمیشہ

میری بہتری وبہبودی مدنظر رہی میرے حال پر مدام عنایت فیض اثر رہی ہمیشہ میرا حال فرحت اشتمال سُنئے کا آپ کو شوق تھا اس امر کا نہایت ذوق تھا دریغ والا مین نی اپنا ارادہ مصمم کیا بلکہ آج صبحکو مین نی شاہزادہ البرٹ سے بھی صاف کہدیا باستماع اس مژدۂ روح افزا کے جس گرمجوشی اور سرگرمی سے اظہار محبت اوسکی جانب سی ظہور مین آیا کیا عرض کرون ہر امر مین اوسکو مین نی ثابت قدم پایا مجھکو امید قوی ہے کہ اب میری فکر دور ہوجائیگی ہر ایک مراد بر آئیگی کامیابی نصیب ہوگی رنج وملال دور ہوگا فرحت قریب ہوگی مین نی اوسکو خوب جان لیا ہی اچھی طرح سے پہچان لیا ہے اپنے حتی المقدور اوسکی خدمتگذاری مین قصور نکرونگی اوسکی رضاجوئی مین دست بستہ حاضر رہونگی بہہ چند ہفتے جو اوسکی صحبت مین بسر ہوئے ہین مجکو معلوم نہین کہ یہہ دن کب گذرے ہین اسوقت جو حال فرخندہ فال آپکی خدمت مین گذارش کرتی ہون مجکو معلوم نہین کہ مین کیا لکھا اور اب کیا لکھتی ہون اور آیندہ کیا لکھون الغرض مجکو ایسی مسرت ہے کہ آپسے کیا عرض کرون لیکن ایک امر کی التجا ہے میرا یہہ دلی مدعا ہے کہ اس راز سربستہ کا حال سوا ہی آپکے اور چچا آرنسٹ کے کسی اور پر تا افتتاح پارلیمنٹ کھلنے نپائے نہ جسے اسکا تذکرہ مطلق زبان پر نہ آئے کیونکہ لوگ مجکو تغافل شعار کہینگے اور اس بات کا ملزم قرار دینگے کہ ممبران پارلیمنٹ کو خوراً کیون نہ فراہم کیا اپنا ارادہ کسلیے نہ بتادیا فقط آپکی کنیز جان نثار سچی وکٹوریہ ریجینہ —

جب قول وقرار ہا ہمی اور ایجاب وقبول طرفین کا معاملہ بابت کتخدائی کے دونون شاہی چاہنے والون مین طے ہوگیا تو ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ کے روبرو اور کل قوم انگلشیہ کے روبرو اپنے راز سربستہ کے افشا کرنے مین تامل نفرمایا صاف صاف مطلب زبان پر آیا — ۱۴ نومبر کو شاہزادہ البرٹ انگلستان سے مفارقت فرماے وطن اس غرض سے ہوے کہ اپنے احبا اور رفقا اور بزرگون سے رخصت ہوکر پھر تشریف لاوین انگلستان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک گلستان بنادین اور ادہر ۲۳ ماہ مذکور کو جناب ملکہ معظمہ نے پریوی کونسل کے روبرو سر اجلاس زبان فیض ترجمان سے یہہ ارشاد فرمایا کہ مین نی آج آپ صاحبونکو اسواسطے تکلیف دی ہے کہ اپنے اوس مقصد دلی مراد قلبی سی مطلع کرون جس سے میری رعایا کی

بہبودی اور میری آیندہ کی زندگی بعیش و عشرت بسر ہونے مین سے فی الحال یہہ عزم بالجزم کیا ہے کہ اپنا عقد نکاح شاہزادۂ البرٹ کوبرگ گاتھا کے ساتھہ کرون اور اس قرابت ستر کی اور رشتہ مندی بزرگ کے باب مین جو مین اختیار کیا چاہتی ہون خوب خوض و غور کر لیا ہے اور اوسکے نشیب و فراز کو اچھی طرح سے سمجھہ لیا ہے اور مجکو یہہ بھی تجویز مین وجوہ یقین ہو گیا ہے کہ یہہ مین تفضلات سبحانی و برکت عنایات رحمانی اس نسبت باہم کی قرابت سے امور خانہ داری مین مجکو کمال آسانی ہوگی اور نیز بہبودیت حکمرانی ہوگی میری مملکت کو مفاد ہوگا چھوٹا بڑا شاد ہوگا—

بعد ازان ڈیوک ہبرج مرحوم نے ملکہ معظمہ کے اس عزم بالجزم کا اعلان حسب ضابطہ ہوس آف پیرس کے روبرو کیا اور بڑی شد و مد سے اس نوجوان شاہزادہ کی خوبیون اور اون کے آبا و اجداد کے اعزاز و اکرام کا بیان دو بدو کیا بعد ازین لارڈ جان رسل صاحب نے بھی ہوس آف کامنس کے سامنے حسب ضابطہ اونکی قصد کتخدائی سے سبکو آگاہی بخشی لارڈ ملبانی صاحب نے جو میر مجلس وقت تھے بنظر اخراجات شاہزادہ عالی صفات کے پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ وثیقہ تجویز فرمایا کہ پارلیمنٹ سے سال بسال واسطے مصارف شاہزادہ خوش خصال کے دیا جاوے مگر اسمین بعد قیل و قال بسیار کے آخر کار دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا لیکن اس قلت پر بھی کثرت راے نہوئی غالبہ آرا اسپر ہوا کہ کم سے کم تین لاکھہ روپیہ سالانہ ضرور عطا کیا جاے اس سے صاف ہویدا ہے کہ جبکہ ارکان سلطنت اور اعیان دولت کو اسقدر اصراف گوارا نہ تھا تو یہہ بھی اون کو منظور نہ تھا کہ اپنی ملکہ معظمہ کے ہونیوالے شوہر کے مدارج اور مراتب مین کمی گوارا کرین غرضکہ یہان تو انگلستان مین یہہ اہتمام اور انتظام ہو رہا تھا مگر اب شمہ حال فرخندہ فال شاہزادۂ خوشخصال کا سماعت فرمایئے کہ اوس نوجوان شاہزادۂ جہان نے اپنے اہل خاندان دا کابر دودمان کو جنسے وہ عنقریب ہمیشہ کیواسطے جدا ہونیوالا تھا یہہ خبر فرحت اثر شادی اونھون نے مبارکباد سلامت کی دہوم مچائی جسوقت وزیر خوش تدبیر نے اشتہار فرخندہ آثار کتخدائی شاہزادہ عالی تبار کا ملکہ نامدار سے باواز بلند سنایا جناب ڈیوک صاحب نے شاہزادہ کو محبت پدری سے

سے لگایا اور اسکے بعد جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے اوسکی پیشانی اور سر پر بوسہ دیا اور خوب
پیار کیا اسوقت شاہزادہ عالی کے بشرہ سے بشاشت پیدا تھی ہر کہ و مہ کے چہرہ سے بشارت
ہویدا تھی ہر شخص یہی دعا دیتا تھا کہ ولی الدین نوشاہ کے ارمان بر آئیں مطالب دلی حاصل ہوں یعنی
مقام برن ہال کی جلسۂ عام میں جسوقت سیکڑوں حاضرین نے جام شراب ارغوانی اور کاسۂ
ساغر زعفرانی لبریز کرکے ملکۂ معظمہ کی صحت و سلامتی کیواسطے نہایت گرمجوشی سے نوش جان فرمائے
شدت خندہ سے ایسا سرور میں آگئے کہ ادب و آداب دربار شاہی بالکل فراموش ہوگیا ایسا
نشہ کا جوش ہوا جسوقت باجے والوں نے گاڈ سیو دی کوین یعنی (خدا بچائے ملکۂ معظمہ کو سلامت
باکرامت رکھے) بجایا مبارکباد کا ایک شور مچایا ہر ایک کے چشمۂ چشم سے خوشی کے اشک جاری
ہوگئے اس روز ہر فرقہ اور درجہ کے لوگوں کو اجازت عام تھی اس جلسہ کی کیفیت دیکھنے کو
بلا مزاحمت آئیں اس محفل سپہر شمائل کا جلوا دیکھائین حتی کہ کل اہل حرفہ اور کاشتکار بقدر
حیثیت عمدہ عمدہ پوشاکیں پہن کر ہر سو شادان و فرحان ہر سمت خندان و سیر کنان پھرتے
تھے اور ہزاروں دعائیں سلامتی شاہزادہ اور ملکہ کی دیتے تھے —

۵ دسمبر کو شاہزادہ عالی تبار گردون وقار مع اپنے والد بزرگوار کے اپنے آبائی مولد و مسکن سے
روانہ ہوکر برائے قیام چند روزہ رونق افروز گاتھا ہوا اور جسوقت قلعہ ارن برگ سے جو
وہ سکے بزرگوارون کا مولد تھا الوداع کو یان روانہ ہوا اوس وقت تھوڑی دیر تک
آثار ملال شاہزادۂ خوش خصال کے چہرہ پر نمایاں ہوئے ایک عالم کہ سکتا تھا کچھ سمجھ
سمجھ نہ سکتا تھا اوسکی روانگی کے چند روز پیشتر ایک بڑی دھوم دھام کی دعوت سب
امیروں نے کی اس روز کا ساز و سامان قابل دید تھا بلکہ دید تھا نہ شنید تھا جسوقت شاہزادہ عالیجناب
قمر رکاب رونق افروز جلسہ ہوا بارہ نازنینان ماہ رو سنبل مو نے جو اطلس سفید کا
لباس در بر اور تازہ تر گلاب کے ہار زیب گلو رکھتی تھیں شاہزادہ کا استقبال کیا
اور تمام باشندگان شہر از امیر تا فقیر شاہزادہ کو رخصت کرنیکے لیے حاضر ہوئے تھے
ہر شخص کی زبان پر لفظ الوداع جاری تھا رقت سے عجیب عالم طاری تھا ہر بات سے
شاہزادۂ عالی تبار کی محبت اور الفت کا جوش مترشح تھا اور ہر ایک کا دل فرط

ملال مہاجرت اور رنج مفارقت سے بھر آتا تھا جب ایام بہجت فرجام شادی میمنت آبادی کے
قریب آ گئے تمام سامان بصد شوکت و شان ہونے لگے ۴ جنوری سنہ ۱۸۴۰ع عیسوی کو بہ تمام
تشہیر شاہی کا نتھا جناب شاہزادہ عالی تبار کو خطاب آرڈر آف دی گارٹر کا عطا ہوا —
یہاں انگلستان میں واضعان قوانین اور مقننان نو آئین نے ایک قانون جدید یہ جاری
کیا کہ بعد کتخدائی کے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مجاز اسکا ہوگا کہ امور سلطنت انگلشیہ میں
دست انداز ہو مگر اوس میں اس شرط کا تحریر کرنا فروگذاشت ہو گیا تھا کہ خلاف احکام
کسی قانون مخصوص الامر یا مختص المقام کے ملکہ معظمہ بھی مجاز تعیین مدارج مناسب نہ ہونگی
چنانچہ بعد نکاح کے ملکہ معظمہ نے استحقاق ذاتی عطیہ قانون کے بموجب عمل کیا اور جناب
شاہزادہ کے وہ امتیاز و مراتب قائم فرمائے جو بعد مدارج بادشاہ کے ہوتے ہیں اور ایک
فرمان واجب الاذعان بدین مضمون جاری فرمایا کہ جو تعظیم و تکریم ہماری بہ نفس نفیس ہوا کرتی
ہے اسکے بعد جناب شاہزادہ عالی تبار کی ہوا کرے بلحاظ بنظر امتیاز خاص سنہ ۱۸۵۷ع عیسوی
میں اون کو خطاب پرنس کانسرٹ کا عطا کیا گیا تاکہ شان نزدیک و دور میں اونکی
عزت و توقیر مشہور ہو جائے —

۶ فروری سنہ ۱۸۴۰ع عیسوی کو شاہزادہ البرٹ داخل ڈوور ہوئے اور یہاں سے گیارہوان لائٹ
ڈراگونز رجمنٹ کا بطور انتساب ہوا اور بعد ازان اسی رجمنٹ کا نام شاہزادہ البرٹ کا رجمنٹ
مشہور ہوا لیکن اہالی پارلیمنٹ کے ایک نیا طریقہ اختیار کرنے سے ملکہ انگلستان کو گمان ہوا
کہ ایک نہ ایک روز دونوں کے مضر ہوگا چنانچہ کچھ آثار دیکھکر شاہزادہ بھی اندیشہ ناک ہوا اگرچہ
توہمات کے بادل انکے قومی ربط ضبط کے اظہار سے فوراً کافور ہو گئے اور آخرکار
شاہزادہ عالی تبار کو انکی کریمی اخلاق اور خاطر و مدارات سے جو اون کے استقبال وغیرہ
میں ظاہر ہوئی یقین ہو گیا کہ اہل انگلستان کو اوس سے کچھ بغض و عناد نہیں ہے —

دسوین فروری سنہ ۱۸۴۰ع عیسوی کو آرک بشپ کنٹربری بحاضری اعزہ و اکابر خاندان شاہی
بمقام سینٹ جیمس حسب رسم عقد نکاح ملکہ عالی جاہ کا شاہزادہ فلک بارگاہ کے ساتھ
بجا لائے اور حسب رسم و رواج ملک کے رسومات شادی میمنت آبادی بصد شادمانی و کامرانی

اداہوئین مقام پارک اور قلعون سے جو توپین سلامی کی سر ہوئین اوس سے
لوگون کو معلوم ہوا کہ آج انعقاد امر ہمایون خجستہ مضمون بخیر وخوبی انجام کو پہونچا ہر کسکو
ہمہ کو مسرت تازہ خوشی بے اندازہ حاصل ہوئی اوس روز مسرت افروز سینٹ جیمس
کے میدان مین خلقت کا ہجوم تھا لاکھون آدمی اس تقریب کے دیکھنے کو
جمع تھے اور تمام عجیب مین خوردہ جبین امیرزادیان نوشاہ کی پوشاک طرز گفتار
طریق رفتار کو دیکھہ کر آہو گریان اور تنہ پینیان جو اس فرقہ اناث کا دستور ہے
کرکے آپس مین قہقہا مارتی تھین شاہزادے کو چٹکیان لیتین اوڑاتی تھین ملکہ معظمہ
کی ہمراہین لباس باسہ پر تکلف پہنے عجیب شوکت وشان سے بڑی آن بان
سے ہمراہ تھین ڈرایڈن صاحب شاعر کا قول اوسوقت یاد آتا تھا اس مقام پر
راست راست چسپان ہوتا تھا جسکا خلاصہ یہہ ہے ایک غنچہ جبینان پری
تمثال زہرہ تمثال کا ہمراہ تھا ہر ایک اون مین زہرہ جبین نہایت حسین کمسن
الہڑ چنچل کے رن نشۂ جوانی سے چور بادۂ کامرانی سے مخمور اطلس سفید کا
ملبوس اپنے ملک سے بغایت مانوس بدن پر آراستہ زیور جواہر نگار مرصع کار سے
پیراستہ اوس نیر فلک خوبی کے گرد بصد ناز ونیاز مثل طاؤسان طناز جلوہ مین روان تھین
اوسوقت عجیب کیفیت نظر آتی تھی جسکا لطف دیکھنے والون کی طبیعت ہی پاتی تھی اوس
ہجوم مین ملکہ معظمہ کا بدر فی النجوم تھی ہر طرف خوشی اور مسرت کی دھوم تھی
فی الحقیقت جو عظمت وشان اس تقریب کی لوگون نے بچشم دیکھی ہے وہ ایشیائی
بادشاہونکی تزک وشان سے جلوس شاہی کے ساز وسامان سے کہین افضل تھی
۱۸۳۸ عیسوی مین جسوقت سے کہ تمام شاہان نامدار ووالیان کامگار ہر شہر ودیار کے
سینٹ جیمس کے میدان مین جمع ہوئے تھے اور آپس کے دیدار فرحت آثار سے مسرت
تازہ اور خورمی بے اندازہ حاصل کی تھی پھر بعد ازان کوئی ایسا جلسہ نہوا کہ پھر ویسا سامان
اور اہتمام اسقدر ہجوم وہام خلقت کا اژدہام نظر آتا دلکو سرور آنکھون کو نور حاصل ہوجاتا
یہہ تو مورخون نے سچ لکھا ہے کہ جتنی شادیان بادشاہون کی انگلستان مین ہوئین کوئی

ایسی ہوئی ہوگی جسمین دولہا دلہن نے اپنے اتفاق باہمی کا اسقدر رعنا دکھایا
ہو اپنی محبت کا مزا پایا ہو مگر یہہ تقریب فرحت نصیب سب سے جداگانہ یادگار زمانہ ہوئی
ان نوجوان نوشاہ و عروس نے ہزارون دعاؤن حمد و خیر باد کی صداؤن کے
درمیان رابطہ محبت و اسطہ الفت کو استوار کیا ایک نے دوسرے پر اپنا دل و جان
نثار کیا اور جو قول و قرار اتحاد باہمی کا وقت نکاح رعایا کے روبرو باہم دگر ہوا تھا
اوسکو شاہزادہ البرٹ نے تا دم مرگ نباہا جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا نہ تو اوسمین ابتدا محبت
مین قصور ہوا نہ اوسکی محبت مین فتور ہوا وہ شاہزادہ نوشاہ سے شوہر ہوا اور شوہر
سے بعد چندے خدا نے یہہ دن دکھایا کہ صاحب اولاد کہلایا بلکہ اوسکی اولاد
کی اولاد ہوئی جسمین کی طبیعت اور بھی شاد ہوئی اور رعایا سے انگلستان نے
جس ادب آداب رعب داب کے ساتھ روز اول پیش آئی تھی اوسکو ہمیشہ
برقرار رکھا کسی امر مین فرق نہ آنے دیا—

اسمین کچھ شک نہین ہے کہ بعد شادی بہشت آبادی کے ہر طرح خوشی و خرمی
سے دونون اوقات بسر کرتے تھے نہایت مسرت و انبساط سے شام کو سحر کرتے تھے
دونون زوج و زوجہ کا اتفاق ایسا کا اختیار طبیعت کا ڈھنگ مزاج کا رنگ یکسان
رہتا تھا گویا ہر دو مین فرق نہ تھا ایک کا راز دل دوسرے سے پوشیدہ نہ رہتا تھا کبھی ایسا
اتفاق نہوا کہ اونکی رائے مین اختلاف ہو ایک کی طبیعت دوسرے کے خلاف ہو جو شوہر کو
پسند وہ زوجہ کو مرغوب اور جو بات زوجہ کو منظور وہ شوہر کو مطلوب تھی ایسا اتفاق باہمی
دیکھا نہ سنا ایک دوسرے کا دلدادہ شیدا جون جون انکی شادی کو مدت گذرتی اونکی محبت
اور بڑھتی ہر سال موانست کو پختگی ہوتی طریقہ بسر اوقات مین اور شائستگی ہوتی دن بدن
محبت کا جوش ہوتا ساعت بساعت الفت کا خروش ہوتا غرضکہ ہر برس ازدیاد لطف
و احسان ہوتا رابطہ اتحاد بے پایان ہوتا امورات خانگی مین باہم اتفاق ایک دیگر کا
دمساز تھا امور سلطنت کی گفتگون مین ہمراز تھا ہر امر کا صلاح و مشورہ سے
انصرام ہوتا ایک کو دوسرے کی خوشی سے کام ہوتا غرض اسی طرح سے وہ شیر و شکر سے

یکسان دو قالب ایک جان ہوکر بسر کرتے تھے شب و روز ایک دوسرے کا
دم بھرتے تھے اونھون نے لطف روحانی اوٹھایا اور ایسی آسائش جسمانی پائی گو
تمام مشکلات زندگانی دور ہوئین مراد دلی بر آئی —

مرئی سنہ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی نسب والاحسب یعنے برادر معظم آنخ کرم البرٹ کا
اس عیش و عشرت مین ان دونون کو چھوڑکر انگلستان سے اپنے وطن مالوف کو روانہ
ہوا اور شاہزادہ البرٹ کو اب معلوم ہوا کہ انگلستان میرا مکان ہوا پس شرط ہمت
مقتضی اسکی ہے کہ جو جوہر گران بہا لیاقت سے ان طبیعت مین نہان ہے اسکو عیان
کیجیے جو عمدہ باتین دل مین ہین اونکا بیان کیجیے اس ملک کی بہبودی کا خیال جہان بسبب
خاطر مسکن گزین ہوا تھا اشد ضرور ہے اور عالی ہمتی سے یہ بات بہت دور ہے کہ ہم رعایا کی
رعایا کو بھول جاوین صرف عیش و عشرت مین اپنا دل لگاوین چنانچہ اسکا اوسنے بہت خوب
اہتمام کیا آخر کار باحسن وجوہ اسکا انصرام کیا —

جو جو مصائب شاہزادہ عالی تبار کو اپنا مولد و مسکن اور عزیز و اقربا ترک کرکے چھوڑکر پیش آئے
اگر شمہ اوس کا بیان کیا جاوے تو حیطہ تحریر مین نہ سماوے مگر دوران کا شمار ہوتا لوگونکی
نگاہ مین جو حالت شادی بیعت آبادی کی گو کہ وہ رابطہ اتحاد اور یہ بے پایانہ تصور کرتے
ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ شاہزادہ نے اس معاملہ مین جو کیا کیا ایک استحقاق تھا ادا
کیا اگر اس کم مایہ جرمنی کے شاہزادے نے اپنی عزت و آبرو اور آزادی کا خیال دلکر
انگلستان کی شوہر ہو سے نفس سے کیا تو بہت اچھا کیا اس معاملہ مین کچھ خسارہ نہوا بلکہ فتح
حاصل ہوا اپنی گھر کی جو عزت و حرمت تھی وہ اپنے ہی گھر مین رہی اور ایک شاہزادی
مالک تخت و تاج منافع مین ہاتھ آئی —

جو لوگ کہ شاہزادہ البرٹ کی محبت اور رحم دلی غربا کی ہمدردی و دلسوزی سچے خیالات عمدہ
عادات کو جانتے ہین اوسکی عالی ہمتی اور حب الوطنی کو پہچانتے ہین اونکو اس بات کا یقین
ہوگا کہ شاہزادہ عالی ارادہ اپنے وطن آبا و اجداد کے مسکن سے کسقدر الفت رکھتا تھا
اور جہان وہ پیدا ہوا تھا ایام طفلی مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا وہان کی کسدرجہ کی محبت رکھتا تھا مگر

وہ آن شاہزادہ ذی شان وہان کا خیال مد نظر رکھتا تھا اوسکی بہبودی اور بہتری کا
دھیان آٹھ پہر رکھتا تھا کسی دم وہان کی فکر سے اوسکو فارغ نہ پایا ہر لحظہ وہین کے
خیالات مین اوسنے اپنا زیادہ تر وقت گنوایا ۔

سودی صاحب کا قول ہے کہ اس بات سے انکار نہین ہوسکتا کہ جب ہمکو اتفاقات پودے
کی طرح ہماری اصلی سرزمین سے نکالکر دوسرے مقام پہ لگاتے ہین یا مثل سبز شاخ کی اصلی
درخت سے قلم کرکے اور جگہ نصب کرتے ہین تو دلکو کیسا اسکو اجنبیت کو وحشت کرتا ہے اور
تمام عمر اس کوہ غم کو اوٹھانا پڑتا ہے ابتدا مین تو اتنا صدمہ نہین ہوتا ہے مگر بعد چند سے
عجب درد والم سے زخم گہرے ہوجاتے ہین کیا بیان کیجے کیسا ستاتے ہین مشکل سے اندمال
ہوتا ہے گو کہ مرہم تسکین کا استعمال ہوتا ہے مگر اوسکا عجیب حال ہوتا ہے نشان باقی
رہجاتا ہے مثل خط تقدیر کے اوسکو دور مٹاتا ہے جب جب کہ وطن چھوٹ جاتا ہے اوسکا
غم سے دل ٹوٹ جاتا ہے جو اشتیاق اور دوستی محبت سکان پہ معلوم ہوتا ہے وہ اپنے ایسے
رشتہ دار قلم ہوجاتا ہے نہ اس امر کی آرزو نہ اس بات کی جستجو رہتی ہے کہ کوئی آکے اس سے
محبت اور پیار کرے اپنی بات اوسپر ختم کرے نہ اپنا پن ہی کسی اور تنہائی پر رونا آتا ہے
نہ کسکا غیر سے جی گھبراتا ہے کیونکہ یہ امر اوسی وقت مکمل رہتا ہے جب آدمی اپنے
وطن سے جدا ہوتا ہے غیروں کی محبت مین پیار کھوتا ہے جب یہ ہوتا ہے کہ آخر کار وہ
سکے نتیجہ مین آتا ہے آخر کار چار ناچار دل کو صبر ہوجاتا ہے ۔

انگلستان مین چند روز قیام کے بعد شاہزادہ عالی تبار ترتیب قواعد و ترکیب ضوابط
انتظام سلطنت برطانیہ مین ہمہ تن مصروف ہوا چونکہ وہان کے قوانین سے
ناواقفیت اور وہان کے آئین سے اجنبیت تھی اس سے ضرور ہوا کہ اونکا مطالعہ
کیا جاوے چنانچہ اس امر کے دریافت حال کے لئے مسٹر سیلوین صاحب کی جو قانون دانی مین
یگانہ یکتاے زمانہ تھے شاگردی اختیار کی اور بدل و جان مصروف ہوکر اون اصول کو حاصل
کیا اور تمام رموز قوانین اور امور سلطنت کو معلوم کر لیا ۔

ہر چند کہ بعد عقد نکاح کے تمام سامان عیش و عشرت کے مہیا تھے مگر شاہزادہ کو وہی بےلطفی

اور ہر امر مین تجویز نہایت پسندیدہ اوسکی نہین تو تابع قویون سے ہے کہ غضب کا ذہن تھا
لیکن جب اونکے اظہار کا موقع آتا بغیر خوض و غور کے اوسکا افشا بدلا اثر پاتا یہانتک
کسی بات کو خوب سمجھ لیتا اپنی جودت طبع جوش نام دقت کا سوال اور اسپر پیش ہونے کے
جواب نہ دیتا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا اسے مگر کوئی اسکا جواب جاتا تھا کہ بسبب قرابت ملکہ معظمہ کے
جو لفظ وہ زبان پر لاویگا لوگون کو فورًا یہ خیال آئیگا کہ ضرور ملکہ معظمہ نے فرمایا ہے
تب یہ شاہزادہ اپنی زبان پر لایا ہے پس اوسکی نسبت ہر ایک اپنی اپنی رائے لگائیگا طرح طرح کا
حاشیہ چڑہائیگا نتیجہ یہ ہوتا کہ اصل مطلب فوت ہو جاتا اسلئے جو مشورہ دیتا اوسمین اسبات کو
پہلے خوب سوچ سمجھ لیتا کہ اوسکی اصلاح ہو جس مین اہل انگلستان کی فلاح ہو لوگونکو اسکا گمان
نہو اسبات کا بیان نہو کہ یہ تو کسی باشندہ ملک غیر کی بتائی ہے کسی بیگانہ کی طبع آزمائی ہے
ضرور کسی اور ملک سے ہو آئی ہے اسلیے کیونکہ قابل تسلیم و پذیرائی ہے حالانکہ جو ذمہ داری
اور جوابدہی متعلقہ امور سلطنت کی سلاطین کو ہونا چاہیے وہ سب اوسکے جانب [illegible]
تھین مگر کوئی کام اس سے ذات سے وہ صفات سے متعلق نہ تھا باہمہ دربار یہ کی کیفیت
تھی ایک ایسے وسعت بیان کی صورت تھی اور پڑا دیتا تھا کہ جب کسی تجویز یا تدبیر کا
اظہار ہوا لگتا اسبات کا ضرور خیال رہتا کہ مبادا لوگ اوسکو برعکس سمجھین عوام یہ وہم
نہ لاوین کہ اب تو شاہزادہ مختار الملک ہو جاتا ہے تمام امور سلطنت اپنے قبضہ اقتدار مین لائے
مین اختیارات حد درجہ بڑہاسے ہین قبل عقد نکاح کے بھی ایسے خیالات پیرامون خاطر
والا صفات رہا کرتے تھے اور جب سے کہ انگلستان مین قیام ہوا تب سے تو اور بھی
فوج افکار کا چارون طرف سے ازدہام ہوا تھا جو کام کرتا نہایت خردمندی سے اوسکا انصرام کرتا
لوگون کی نکتہ چینی خورده بینی کا بہت لحاظ رکھتا کہ ایسا نہو کہ زبان طعن تشنیع دراز ہو فضول گوئی
اور شرارت خواہی باز ہو مگر عوام کی بدلگامیون اور ہرزہ درائیون سے محفوظ رہنا سخت
دشوار تھا اب ہم ایک تحریر شاہزادہ باتوقیر کی جس سے اوسکے حالات طریقہ
بسر اوقات اثناء قیام انگلستان کے واضح ہوتے ہین ذیل مین درج کرتے ہین —
جس وقت سے شاہزادہ البرٹ نے قصر شاہی انگلستان مین بحیثیت شوہر ملکہ معظمہ کے

قدم رکھا تھا اسباب کا ہر وقت ولیعہد خیال کیا کرتا تھا کہ جو رسم و رواج ناموزون اور طرز
روش شاہی یہان کے دستور کے موافق جاری ہے اوسکو بری رکھنا بہ ضرور ہے اور حتی الوسع
اوسکی ترقی و اصلاح قرین مصلحت ہے لیکن یہہ ارادہ وایسا نہ تھا کہ بوقت دست اندازی
امور مذکورۂ بالا کے لوگون کی زبان طعن و تشنیع دراز ہوتی اور شاہزادہ کے اوضاع و اطوار پر
اعتراضات ہوتے اور وہ خود بھی اسباب کو خوب جانتا تھا کہ اکثر لوگ اوسکی جانب
طرح طرح کے شکوک کرینگے اوسکے ہر قول و فعل پر الزام و تہمت لگاوینگے سنجیدہ لوگ ہیں اون
قیاس مین اوسکو لاتے ہین کہ جو قبیلہ ہمین آویگا اوسکے حق مین اولین کہ اتباع اور دنیا پر
لوگون کی حمایت نہ ظاہر ہوگی خدا ہی خیر کرے کیونکہ بسبب ہوگی نشست و برخاست کی نگرانی
کمال ہوگی اور بات مین ہنا ہی ضابطہ ہوگی طرح طرح کے نقص نکالے جاینگے مخالفین
ایا ہنگی سوکر کہا ویگے زبان خلق نقارہ خدا تحت تراشون کی یہ اونکی مفت مین آبرو جاویگی
جو فعل برا ہو یا بھلا ابھی ظہور مین آئیگا وہ لوگون کی بدبختی سے شکست الزام ہو جاویگا اسلیے
شاہزادہ نے خود اپنی ذات خاص کیواسطے قواعد اور ضوابط سخت مقرر کئے اور اپنی حرکات
وسکنات روزمرہ کے عادات کو محدود کیا اور اکثر افعال کو کمال استقلال سے دل پہ
جبر کرکے بدین خیال مسدود کیا کہ شاید اس اجتناب اور احتراز سے خاندان شاہی کو مفاد
ہوگا اور سلطنت کے منافع کثیر اور انتفاع بسیار سے لوگون کا دل شاد ہوگا مگر ترک عادات
بدبلا ہیچ پیچ ہے اس سے کیا ہے کیا ہوا ہے لیکن یہہ فطرت اسی عالی منش والا صفات
شاہزادے کا تھا جسنے تمام حظوظ نفسانی لذائذ روحانی جو بسبب دستکار
معانقہ و گلگشت سے حاصل ہوتا ہے یک قلم ترک کیا جہان شاہزادہ کبھو تنہا یا کبھی پہ
سواری کے گشت لیجاتا اور [illegible] کبھی ہمراہ رکاب حضور انتساب کے رہتا عام مجالس
یا محافل مین وہ کبھی شریک نہوتا مگر علما اور فضلاء کے پاس بلا وسواس جاتا اور علوم
اور فنون کے عجائبات اور عجائب خانون اور شفاخانون اور مجالس مجانین اور خیرات خانون
مین ضرور قدم رنجہ کرتا اور سوا اسکے داد و دہش اور غور پرداخت غربا و مساکین کے
و دیگر کام نیک جہان کہین اوسکی موجودگی باعث صلاح و فلاح رعایا

معلوم ہوتی وہان اوسکے گھوڑے سے دروازہ بیچ موجود رہتے مگر صرف تاج و رنگ کی جلسون مین
وہ کبھی نظر نہ آیا ایسی واہیات باتون مین اوس نے کبھی اپنا وقت عزیز نہ کھویا غرض کہ
جس شخص کا یہہ حال ہو وہ کیونکر طعن و تشنیع سے محفوظ رہے تمام اضلاع لندن مین
جہان کارخانجات تعمیر جاری رہتے اور شوبلی آب و ہوا سے صحت و تندرستی حاصل ہوتی
وہان وہ ضرور جاتا اور کاریگرون اور پیشہ ورون کا کام دیکھکر بڑا خوش ہوتا خدا کے فضل و
کرم سے تناسب و توانائی اور تندرستی و چالاکی اور ہر طرح کی فراغت حاصل تھی خدا کی عنایت
بھرپور شامل تھی ابتدا سے عمر سے کتب بینی اور صنعت شاقہ کا شوق تھا فیاضی و خوش
خلقی اور استقلال مزاجی اور ہر امر کی تحقیقات کا ذوق تھا یہی اوسکا شغل و اشتغال تھا
شب و روز اسی کا خیال تھا یہہ تو پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ معاملات سلطنت جنمین عقل
و کیاست و فہم و فراست علمی لیاقت اہل انگلستان کی آشکارا ہے اور جنپر اونکی ثروت
اور دولت کا مدار ہے اون سے شاہزادہ معذور رکھا گیا تھا مگر انس دلی اور
محبت قلبی ملکہ معظمہ کی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ کوئی ایسی بات نکل آسکے کہ جس سے
شاہزادہ آرام طلب نہو جاوے نہ صرف عیش و عشرت سے اوسکو کام رہے
نہ رات دن معروف آرام رہے چونکہ امور سلطنت کا رد انگلستان مین مصروف رہنیکی امید
منقطع ہوئی اور سب کوششین اس بارہ مین بیکار ہو گئین تو خود اوس نے اپنے شغل
کے واسطے ایک بات تجویز کی سبب بذات خاص وہ اسکو نا کرسکنے کی جگہ نہ تھی اور جس سے
اوس کا نام نامی اور اسم گرامی پشت در پشت اور ہزارہا سال تک باعزاز و اکرام بعد
احترام منقوش صفحہ ہستی پر یادگار رہے گا اور جو نہایت مشہور ہے اور مقدمہ اکیشن پارلیمنٹ کی
تعلیم و تربیت سے کہین افضل تر تھی۔
وہ ہمیشہ اپنی توجہ دلی اور میلان باطنی غربا و مساکین کے حال زار کیطرف ظاہر کرتا جنکے
فرقے انگلستان مین ایسے متفرق آباد ہین اور لوگون نے اون بدنصیبونکو اپنی صحبت
اور ذات سے بالکل خارج کر دیا ہے اونکی اعانت اور امداد نہایت دشوار تھی اوسنے دیکھا کہ انگلستان کی
غربا ظلم و بیچارگی کے مبتلا بیچاری محنت کے مارے پسے جاتے ہین اور ترقی کرنے کا بانی نہین پاتے ہین

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا مقام ہے ہر شخص گرفتار آلام ہے کوئی صورت نجات کی
دام تذویر امرا سے نظر نہین آتی ہے اس رنج والم مین اونکی جان جاتی ہے نہ یار سے
نہ مددگار سے نہ کوئی فریادرس بیکسان ہے اور نہ کوئی اونکے حال کا پرسان ہے

علاوہ برین اوسکو یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل دول مال ومنال کی فراہمی اور اپنے سرمایہ کے
بڑھانے مین بدل مصروف ہین ہر تدبیر سے کسی نہ کسی طرح ویسے ہی متمول ہوے جاتے ہین بیچارے
غربا مصیبت کے مبتلا ایک ٹکڑا کھانے کو بمشکل پاتے ہین غریبون کے گلو پر چھری چلتی
ہے سب بلا انھین پر ٹلتی ہے محنت سے جان کھوتے ہین اپنی نصیبون کو روتے ہین
پیسا پاس نہین کہ کوئی پیشہ اختیار کرین یا کسی طرح کا روزگار کرین مایحتاج کو محتاج ہین
امیر ستاتے ہین بیچارے مصیبت کی مارے بے موت مرے جاتے ہین اپنے حقوق سے محروم ہین عجب
اونکے مقسوم ہین امیر اپنے پھندن مین پھنساتے ہین ہر طرح دام تذویر مین لاتے ہین
بیچارون کا نہ کوئی صلاح کار و مشیر ہے نہ اونکے ہاتھ سے رہائی کی کوئی تدبیر ہے
اہل دول نے یہ رسم ورواج قرار دیا ہے کہ مخلوق کو دبا کر پامال کیا ہے بعض اضلاع
انگلستان مین بدکارون و فاسقون اور فاجرون رشوت ستانون کا زور ہے اشرار کے
افعال قبیحہ اور بداعمالیون کا ہر طرف شور ہے ہر شخص کو اپنے ہی رفاہ و فلاح پر نظر ہے
دوسرا اچھا ہے مرے یا جیے اون کو کیا خبر ہے یہ دیکھکر شاہزادہ عالی تبار کو
نہایت ترحم آیا اون کے حال زار پر بہت تاسف فرمایا بنظر ترقی روزگار و حالت
پیشہ وری کے اپنے حتے المقدور بڑی کوششین فرمائین عمدہ عمدہ تدبیرین بتائین
جس سے اوسکا نام آج تک ہر زبان ہے چھوٹا اور بڑا اوسکا ثنا خوان ہے اوسنے
اپنی ذاتی اخراجات سے مزارعون اور کاشتکارون کے واسطے جھونپڑے بنوائے
فکر بسیار اور تلاش کے طریقے بتائے بڑی بڑی خرابیون کو دور کیا سختیون پر مجبور کیا
ان کامونکو بہ نفس نفیس بڑی توجہ سے انجام دیا اور جن غربا کے اطفال خوردسال کے
بدن پر کپڑا نہ تھا اونکے تن پوشی مین بڑا اہتمام کیا فقیر اور مساکین کی بستیون پر خود
جاتا تھا جونکو قوت لا یموت بقدر حیثیت عطا فرماتا بیمارون اور بیکسون کے مکانات پر تنہا

تشریف لیجاتا اونکے حالات دریافت فرماتا کہ کس بات کی تکلیف اور کس امر کی احتیاج
ہے اور کون اسمین سے محتاج علاج ہے غرض کہ ہر طور سے اونکی اسباب ترقی
وبہبودی کے باب مین سعی بلیغ فرماتا سواے اونکی بہتری کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاتا
مگر ناظرین پر مخفی نرہے کہ اس ہمدردی اور ہردم دوستی کے کامون مین کبھی اوسکا یہ مقصود
نہوا کہ ان باتون سے میری نیکنامی اور شہرت ہوجاے یہہ تذکرہ تاریخون مین تحریر پاے
جو لوگ اوسکے حالات سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین کہ وہ دنیوی ناموری کا نہ کبھی
طلبگار ہوا اور نہ اپنی محنت اور جانفشانی کے لیے انعام یا صلہ کا خواستگار ہوا۔
سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مین بعد وفات ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے شاہزادہ البرٹ کیمبرج کے یونیورسٹی کا
چانسلر مقرر ہوا ہرچند کہ مائی جیج والے فریق نے بڑے زور لگاے کہ بہت ہاتھہ پانون
پھیلاے کہ ارل پاس صاحب جو بڑے سرفراز اور نہایت ممتاز تھے اور ہر ایک اون کی
تعظیم وتکریم کرتا بڑے ادب ولحاظ سے پیش آتا اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز ہون مگر بجز
انکساری ہر ایک سے ملنساری شاہزادہ البرٹ کی سب پر غالب آئی اوس عہدہ پر انھون
ہی نے سرفرازی پائی اور دوسرے یہہ بات بھی تھی کہ شاہزادہ علوم وفنون اور
ذہن وذکا نازک خیالی عالی دماغی اور جوہر ذاتی مین کسی سے کم نہ تھا آخرکار بعد
حجت بسیار اور مناقشہ وتکرار کے شاہزادہ نامدار نے اوس عہدہ ممتاز پر ناموری
ہاکر وہ کام باحسن انتظام انجام دیا اور نہایت دانشوری اور نہایت حزم وہوشیاری
سے اوسکا انصرام کیا گو کہ امور تہذیب مراتب تادیب مین دخل نہ دیتا مگر جو امور
استحکام دوام اور مفاد عام یونیورسٹی سے متعلق ہوتے اوسمین ضرور دست اندازی
ہوتا یہہ شاہزادہ ہی کی کوششون کا نتیجہ تھا کہ اس قدیم مدرسہ مین عمدہ عمدہ
اصلاحات کے اجرا کے لیے ایک کمیشن تحقیقات کا مقرر ہوا تھا علما اور فضلا کا
ایسا قدردان اور قدرشناس تھا کہ کوئی اوسکے وقت مین اپنی لیاقت کے صلہ
سے محروم نہین رہا اور یہہ صرف اوسیکی سرپرستی کا باعث تھا کہ علما اور فضلا اور
اکثر پیشہ ور اسکے دور مین انگلستان بیشہ آئین مین آج تک سربرآوردہ ہوتے ہین

اگر وہ ارباب کمال کی قدردانی نکرتا تو شاید وہ لوگ بھی مثل دیگر علماء سابقین کے گمنام رہتے اور کوئی اونکا ذکر بھی نکرتا نہایت لیاقت اور استعداد علمی کی وجہ سے شاہزادہ البرٹ تادم واپسین اس عہدہ جلیلہ یونیورسٹی کا باعث فخر و اعزاز ہمیشہ اس عہدہ پر سرفراز رہا۔

سنہ ۱۸۵۹ عیسوی مین وہ واسطے عہدۂ ممبر مجلس برٹش اسوسی ایشن کے جو اشاعت علوم کے لیے قایم ہوئی تھی منتخب کیا گیا اور اس معزز عہدہ سے اوسکو بیقدر ریست بھی حاصل ہوئی ایک مرتبہ بحیثیت ممبر مجلس کے جو اسپیچ اوسنے بمقام ابرڈین مجمع عام کے روبرو کی اوس سے سامعین اور جمیع حاضرین کو اوسکی لیاقت ذاتی اور خوش بیانی واضح ہوگئی اور سب نے متفق اللفظ یہہ بیان کیا کہ فی الحقیقت شاہزادہ عالی اراده اس منصب علمی کے لایق ہے بلکہ یہہ جہاں اوس سے فایق ہے۔

سنہ ۱۸۵۰ عیسوی مین ڈیوک ولنگٹن صاحب نے افواج بری و بحری کے انتظام کی تجاویز پیش کین اور اوسیکے ضمن مین یہہ بھی بحث ہوئی کہ شاہزادہ البرٹ سپہ سالار افواج انگلستان مقرر کیے جاوین مگر چونکہ شاہزادہ کو اس عہدہ کے قبول کرنے سے جناب ملکہ معظمہ سے علحدہ رہنا پڑتا اسلیے جوش محبت اور تقاضاے الفت مانع ہوا اور شاہزادہ نے انکار صاف کیا اور انھین ایام مین ایک یادداشت متضمن تجاویز پرنس کانسرٹ قلمبند فرمائی جس سے اونکی دلی محبت جناب ملکہ معظمہ کے ساتھ ظہور مین آئی۔

منجملہ دیگر مہمات سترگ و کارہاے بزرگ کے جو شاہزادہ عالی جناب کی ذات ستودہ صفات سے ظہور مین آئے نہایت بڑا اور مفید عام کام انعقاد جلسہ عظیم ۱۸۵۱ عیسوی یعنی نمائش گاہ کا ہی جو نہایت عظمت و شان سے اقوام شائستہ کے نظرون سے گذرا اوسی کی فکر عالی اور طبع رسا کا نتیجہ تھا جس نے نہایت سرگرمی اور خوبی سے انجام اور بڑی خوش اسلوبی سے انصرام پایا اگر شاہزادہ بکمال استقلال اور تامل و دانائی کے توجہ نفرماتا تو یہہ کار عظیم بآئین شائستہ و تدابیر بایستہ ہرگز انصرام نپاتا۔

سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے شروع مین شاہزادہ نے یہہ تحریک فرمائی کہ کل اور آلات کاشتکاری

اوراشیاے صنعت کاری کیواسطے ایک نمائش گاہ بنائی اور ہر جلسہ شد و مد سے گورنمنٹ
مین باستدعا اعانت تحریر کی مگر ارکان گورنمنٹ پہلو تہی کر گئے اور کچھہ متوجہ نہوئے تب شاہزادہ
نے مایوس ہوکر دوسرے سال بحیثیت میر مجلس جلسہ علوم کے اس گفتگو کی مکرر سلسلہ جنبانی
فرمائی اور اوسی ضمن مین یہہ تقریر بھی زبان پر آئی کہ بجاے نمائش اشیا صنائع و بدائع کے قوم
انگلشیہ اور تمام دنیا کی قومون کی دستکاری و صنعت کی ایک نمائش قرار پائی اور سال مین
ایکبار یہہ جلسہ ہوا کرے چنانچہ بماہ جون ۱۸۴۹ء ایک جلسہ بمقام قصر بکنگھم مین اس مطلب خاص
کے واسطے ایک جلسہ عظیم بنا بر صلاح و مشورہ منعقد ہوا اور اوسمین شاہزادہ نے یہہ تجویز
فرمایا کہ وہ نمائش چار حصون مین منقسم ہو اول نمائش حاصلات زراعت پیداوار اشیاے خام
جو انسان کی محنت سے پیدا ہوتی ہین دوم آلات زراعت وکل اسباب ایجاد و صنائع و بدائع
اور دستکاری وغیرہ سوم نمائش کارخانجات جنسے معلوم ہوجائے کہ انسان کی محنت اور سعی سے
کہانتک اشیاے قدرتی اوسکے اختیار مین آگئی ہین چہارم نمائش ہنر کی چیزونکی جو تصویر
اور تعمیرات سے متعلق ہین اور جنسے لوگون کی دستکاری اور ہنرمندی کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے
اسقدر اوقات گرانمایہ اور توجہ بے بہا جو شاہزادہ عالی ارادہ نے اس کار اہم کی طرف
مبذول فرمائی غرض اوس سے یہہ تھی کہ مختلف اور عجائب و غرائب پیداوار اور صنائع جو خدا نے
اپنی قدرت گوناگون سے صرف دنیا کی زیب و زینت کے لیے نہین بلکہ واسطے رفع حوایج
عالمیان کے پیدا کی ہین اونکی نمائش کیجائے تاکہ اونکو دیکھنے سے قادر مطلق کی قدرت
اور اوسکی طرح طرح کی صنعت سے رطب اللسان ہوکر اوسکا شکر نعمت بجا لائین اور
اوسکی صناعی اور قدرت کاملہ کو ملاحظہ فرمائین اور یہہ بھی اونکو معلوم ہوجائے کہ انسان ضعیف البنیان
کیسے کیسے ہنرونمین طاق ہے اور کیسے فنون مین مشاق ہے اور کیا کیا نوادرات طرح طرح کے
عجائبات اہل فلسفہ کی تعلیم اور کارخانہ دارون کی ہنرمندی اور ایجاد ندرت نگار سے ظاہر ہوتے ہین
اور اقوام دیگر کے صنائع و بدائع اور باریکیون کو دیکھکر متحیر ہوجائین اور ہنروری کے
ہر شعبہ مین ترقی کرین لیکن واضح رہے کہ اس تماشے کے اجتماع سے شاہزادہ عالی ارادہ کی
یہہ غرض ہرگز نتھی کہ اس ذریعہ سے صرف اشیاے موجودات کی موجودگی کا اون کے دلون پر

نمائش ہو جاوے بلکہ غرض اصلی یہہ تھی کہ اون محنت و ہنر کی ترقی کا ذوق ہو کمالات دیسے
دور ہو مشقت کا شوق ہو علاوہ ازین شاہزادیکو یہہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اہل انگلستان
صنائع اور دستکاری سیکھنے بدل شائق ہین اس وجہ سے کل قوم نے ایکدل و یکزبان ہو کر
شاہزادیکا ساتھہ دیا اونکی تدبیرات اور تجویزات کو پسند کیا اور بکشادہ پیشانی پیش آئے تمام
ساز و سامان مہیا کر دیا مگر بعض موانعات جو سد راہ اس نمائش کے ہو رہے تھے وہ عوام کی طرف سے نہ تھے
بلکہ وہ حاسدونکے بہانے تھے معاندون کے شاخسانے تھے مگر جب شاہزادہ نے اس امر مین بحث
فرمائی اونکی خوبی بتائی تب شکوک دلسے دور ہو گئے وہ سب امور منظور ہو گئے —
نمائش کے واسطے یکم مئی ۱۸۵۱ عیسوی قرار پائی یہی تاریخ سب کو پسند آئی مہینون تک
لوگون کو اوسکا انتظار رہا کیسا دل بے قرار رہا جس دن وہ تاریخ آئی کیا بیان کیجیے کہ لوگون نے
کیسی دہوم مچائی شاہزادہ عالی تبار شادان و فرحان جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ ساتھہ
اون کے ہاتھہ مین ہاتھہ مثل مہر نیمروز کے درخشندہ اور ماہ چہاردہ کے تابندہ قصر نو تعمیر واقع
ہائیڈ پارک مین رونق افروز ہوا اور تمام عالم اوس مہر و ماہ کے جلوہ سے مسرت اندوز ہوا جس
جوش و نشاط اور کثرت انبساط اور جس شوق مافوق اور رغبت و ذوق سے ان دونون
حور و جمال ستودہ خصال کا اوس مقام پر قران السعدین ہوا اور جس توجہ دلی اور
اشتیاق قلبی سے اونھون نے ہر شئے کا ملاحظہ فرمایا وہ حاضرین کی خاطر فیض مظاہر سے
سہو نہوں گے جو جو نفائس اور عجائب اور غرائب اور طرح طرح کے اشیاء کمیاب اور بیش بہا
نادر روزگار و تحائف دیار و امصار نہایت مفید اور بنہایت لطیف وہان نہایت آراستگی
اور پیراستگی سے بصد اہتمام حسن و خوبی مالاکلام رکھی ہوئی تھین وہ تمام جم غفیر و انبوہ کثیر و
تماشائیان برنا و پیر اور ہر امیر و فقیر کی حیرت کو بڑھاتی تھین ہر ایک رغبت دلاتی تھین جو
اونکو دیکھتا بے اختیار زبان پر لاتا بیت سرتاپا ئے تو ہمہ مطبوع طبع است * گویا
بر اسے خاطر ہا آفریدہ اند * مخفی نرہے کہ اس قصر بلور مشہور نغز و نیک و در مصفا تر از
ساحل جو سراپا نور کا نقشہ جو اس مطلب خاص کیواسطے تیار کیا گیا تھا اور قبل تعمیر کے اوسکو
جوزف پیکسٹن نے تجویز کیا تھا اور بعد ازان فاکس اور ہنڈرسن نامی کاریگرون نے

تعمیر کیا اس مکان کو تعمیر دلپذیر اور قصر بہشت نظیر کی خوبیان شعرا کے خیالات کی
بلند پردازی اور قصہ نویسون کی ندرت آمیز انشا پردازی سے افزون ہین
اس قصر مینو سواد ہمایون بنیاد کا صنائع و بدائع حیطہ تحریر سے بیرون ہے منجملہ
اور صنعت کاریون کے ایک یہ تھی کہ اوسکے ستون ظاہر مین تو ستون تھے مگر
درحقیقت وہ نل تھے جنکے ذریعہ سے پانی اوپر جاتا تھا دیکھنے والون کو تعجب آتا تھا
روشنی بخوبی اندر جاتی تھی ہوا ہر سمت سے فرفر چلی آتی تھی اس مکان خجستہ بنیاد کا
رقبہ نو بیگہ تھا گرمی اور سردی بارش وتری ہر ایک امر سے محفوظ تھا لوگون کا
دل اوسکے دیکھنے سے نہایت محظوظ تھا —

بعد اختتام نمائش گاہ کی چہار طرف سے غلغلہ شادمانی اور غلغلہ کامرانی اور صدائے واہ واہ اور آوازۂ
سبحان اللہ تا آسمان بلند ہوکر آویزۂ گوش حق نیوش عالم و عالمیان ہوا ہر فرد بشر
شاہزادہ خوش سیر کا ثنا خوان ہوا خواہ ضعیف یا جوان تھا ہر شخص کی زبان پر اس
نمائش اور تماشے کی خوبیون کا بیان تھا ہر متنفس کی لب پر اوس جلسہ کی تعریف جاری
تھی حقیقت تو یہ ہے کہ وہان غضب کی تیاری تھی مگر یہ سب نتیجہ فکر عالی اور تجویز معقول
ہر دل مقبول اس نمائش عظیم کے بابت شاہزادہ عالی ارادہ کا تھا اور اوسکے واسطے شاہزادہ نے
ایک تمغہ بھی حاصل کیا جس سے اونکی لیاقت و دانائی و بلند پروازی کا اظہار ہوا —

مگر لوگون کا ایک فرقہ وہان ایسا بھی تھا جو ہمیشہ شاہزادہ عالی تبار پر طرح طرح کے
الزامات و طعن تا اور اون کی تجویزات اور تدبیرات پر خورده گیری کیا کرتا مگر جو لوگ
ذرا بھی فکر رسا اور ذہن ذکا رکھتے ہون گے وہ اس بات پر خوض و غور فرمائینگے
اس رمز کی باریکی کو خوب سمجھ جائینگے کہ یہ نمائش صرف بغرض بہبودی سکنائے
انگلستان قرار پائی تھی یا شاہزادے نے کوئی بات اسمین اپنے لیے ٹھہرائی تھی کیونکہ اس
جلسۂ عظیم ۵۱ عیسوی مین باشندونکو ایجادکارہا سے عجیب و ترقی کارخانجات عجیب مین
بڑی ترغیب ہوئی اور دستکارون اور پیشہ ورونکو بڑے فائدے حاصل ہوئے
جس سے قوم انگلشیہ تمام دنیا کی اقوام سے فنون مین طاق ہوا اور دستکاری اور صناعی مین شہرۂ آفاق ہے

ماہ دسمبر ۱۸۶۱ عیسوی مین شاہزادہ عالی تبار پر دریدہ دہنی سے یہہ الزام لگایا گیا کہ
لارڈ پامرسٹن صاحب کے عہدہ فارن آفیس سے موقوفی کا باعث جناب محتشم الیہ
ہوا تھا چنانچہ یہہ آتش کینہ ارباب مملکت اور ارکان سلطنت کے کانون سینہ مین
۱۸۵۴ عیسوی تک مشتعل رہی اور آخر کو اوسکے شعلے یہانتک بھڑکے کہ بڑی تیزی سے
لوگ خلاف ادب باتین سنانے لگے اور اخبار نویس بھی بلنگز گیٹ کے شہدون کیطرح
بے تکی اوڑانے لگے اور ایک الزام جناب شاہزادہ پر یہہ بھی لگایا گیا کہ اونھون نے
معاملات سلطنت کاروبار مملکت مین جسکا منصب اوسکو نہ تھا دخل دیا علاوہ اسکے
ایک تیسرا بہتان شاہزادہ کی خود ذات ملکی صفات کی نسبت یہہ عاید کیا گیا کہ وہ نقیض
مفرت انگلستان دوسری سلطنتون سے مراسلت رکھتے ہین مگر ۱۸۵۴ عیسوی کے
جلسہ پارلیمنٹ مین جان رسل صاحب وغیرہ امرا نے بڑی قابلیت سے شاہزادہ کو طوفان
بہتان سے بچایا اور بڑی گرمجوشی اور دلاوری سے یہہ ثابت فرمایا کہ جناب شاہزادہ ممدوح
اون خدمات اور فرائض کا جنکو وہ بذریعہ صلاح و مشورہ دینے کے جناب ملکہ معظمہ کو
اپنا استحقاق ذاتی سمجھتا تھا ادا کرنا فرض تھا اور اسیطور پر دندان شکن جوابون سے
زبان درازون کے مونھہ پر مہر سکوت لگائی عوام کی نظرون مین پھر شاہزادہ کی عزت و
توقیر بڑہائی اور اتفاق بوجہ نفاق آرائی کوتہ بینون کے کچھہ عرصہ تک جاتا رہا تھا
اوسکو از سر نو حاصل کیا مگر البتہ یہہ باتین ملال انگیز حسرت خیز تھین جو محنت اور مشقت
شاہزادہ نے اہل انگلستان کی ترقی اور بہبودی کے لیے فرمائی اور رفاہ خلایق مین
استقلال کے ساتھہ بلا کسی نمائش کے شب و روز جانکاہی اوسکا ثمرہ پایا مگر لوگونکی
غلط فہمی اور کینہ وری سے ہر باتمین اونکے دلون مین بغض و حسد بڑہایا لیکن باوجود
ان سب باتون کے شاہزادہ عالی تبار نے کلمہ درازون کا خوف اور اون کے طعن و تشنیع کا
ذرا بھی خیال نکیا اور نہایت ثابت قدمی اور عالی ہمتی سے جو جو تدابیر بے نظیر واسطے
بہبودی انگلستان کے اوسنے پہلے سے تجویز کرلین تھین اونھین کے مطابق کاربند رہا
کیونکہ اوسنے سمجھہ لیا تھا کہ اعدا و معاندین کی سختیان اور بدزبانیان اور احسان فراموشیکی

حرکات ناشائستہ اور فضول بیجا ریشہ دوانیان خواہ مخواہ اوس شخص کے حصہ مین
ہون گے جو ایسے عظیم مقام پر زینت بخش ہوگا اور اس امید قوی پر کہ دروغ کو
فروغ نہین ہوتا ہے اپنی رائے پر قائم رہا اور اس امر کا یقین واثق رکھتا تھا کہ جب
قبیلی لوگونکا غضب اور تعصب فرو ہو جائیگا اوسوقت ان محنتون کی سب قدر کرینگے
اور پھر کہینگے سعی بلیغ اور سرفروشی بیکار نجائیگی ایکنہ ایک دن اپنا لطف دکھائیگی —
جناب ملکہ معظمہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول شاہزادہ عالی تبار کسی بحث
متعلقہ امور سلطنت اور رموز ممالکت مین شریک نرہا کرتا اور ارکان خلافت سے ہوتا تھا
بلکہ بامطالب خاص ہرگز اون مقامات اور مواقع پر تشریف بھی نہ لیجاتا تھا چنانچہ یہ طریقہ
جناب شاہزادہ عالی اراوہ نے نہایت سنجیدگی اور پیش بینی سے اختیار کیا تھا کیونکہ
اہل انگلستان معاملات سلطنت مین اوسکی دست اندازی محض بیجا جانتے تھے اور غصب
استحقاق ملکی سے تعبیر کرتے تھے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ انگلستان مین یہی بھی
لوگ بخوشی تمام بدل وجان خواستگار رہتے تھے کہ شاہزادہ اپنے امور خانہ داری اور کاروبار ذاتی
سے بھی جسمین شوہر کی شراکت لوازمات سے ہے کنارہ کش رہتا تو البتہ تھا مگر
محبت اور الفت اور اتحاد و اعتبار جو جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کے درمیان
تھا سے ربط اور نہایت ضبط کے ساتھ تھا وہ اسطور پر تھا کہ دونون کی ضروریات
اور خواہشین ایک سی تھین او جناب ملکہ معظمہ امورات خانہ داری مین بھی بسبب
سچی محبت اور پاک طینت کے شاہزادہ عالی تبار کی ایسی مطیع تھین جیسا شرفا کی خاندانونمین
دستور ہے اور ہمیشہ اوسکے اعزاز و اکرام سے کام رہتا جسمین اوسکی خوشی ہوتا اون کو
از راہ مہربانی اور حق شاہزادہ بھی مستحق اطاعت و اعزاز تھا اور ملکہ معظمہ کو بھی شاہزادہ کے
مطیع ہونیسے فی الحقیقت ناز تھا —
جناب شاہزادہ کی روش اور طریق خانہ داری اور ملکہ معظمہ کی اطاعت و فرمانبرداری
روز نکاح سے یکسان چلی آتی تھی اگر جناب شاہزادہ کا سوانح عمری تفصیل وار
ضبط تحریر مین آجائے تو جناب ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کی ایک تاریخ ہو جاوے

ہمذا فقط اسیقدر بیان کردینا کافی ہے کہ جب سے سنہ ۱۸۴۰ عیسوی میں جناب شاہزادہ البرٹ
انگلستان میں رونق افزا ہوئے تھے تب سے دونوں نامدار اپنے دمساز محرم راز سے
جدا ہوئے تھے اور جو اگر کبھی ہوتے شاہزادہ کو بے دیکھے جناب ملکہ معظمہ کو چین نہ
آتا اور اس سے زیادہ ملکہ معظمہ کا حال ہوتا ایک لحظہ کی مفارقت دونوں کو بیتاب کرتی
ایک لمحہ کی مہاجرت دونوں کا جینا عذاب کرتی جب کبھی جناب ملکہ معظمہ کا اسبرن میں
مقام ہوتا یا ونڈسر قلعہ یا بمورل میں قیام رہتا یا کبھی ڈبلن یا پلیموتھ و شہر و قصبات
کی سیر و گلگشت کو تشریف لیجاتیں تو ہر جگہہ اور ہر ساعت شاہزادہ والاجاہ
ہمراہ ہوتا اور جب وہ سیر و سیاحت دریائے شور کو تشریف لیجاتیں تو وہ آشنائے
دریائے محبت بھی ہمراہ جاتا جب کبھی ملک فرانس کو تشریف فرما ہوتیں تو شاہزادہ
عالی تبار بھی مثل سایہ کے ہمراہ ہوتا —
سنہ ۱۸۴۳ عیسوی میں جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ عالی تبار عزیمت فرانس کا [illegible] ہوئے
اور سنہ ۱۸۴۳ عیسوی میں شاہ لوئیس فلپ اور شاہ بلجیم کے یہاں دونو ساتھ ہی مہمان رہے
اور وقت معاودت وطن مالوف کے دیار و امصار کی سیر فرماتے ہوئے بلجیم میں
رونق افروز ہوئے جہاں جناب شاہزادہ کو خطاب عالم الدولہ حاصل ہوا البتہ
سنہ ۱۸۴۴ عیسوی میں جبکہ شاہزادہ برائے چندے جرمنی کو تشریف فرما ہوا تھا
اسوقت تن تنہا تھا اور جب ایسا اتفاق برلن کو تشریف لے گیا تھا اسوقت بھی
اکیلا تھا اور یہاں چند روز تک اپنی دختر روشن اختر پرنسس رائل کے پاس مقیم
رہا تھا ماہ اگست سنہ ۱۸۴۵ عیسوی میں شاہزادہ مع ملکہ معظمہ دریائے شور کے
سفر کو روانہ ہوا اور دریائے رائن کو کلونی اوفیسن پہونچکر وہاں سے عنان عزیمت کو
کوبرگ کی طرف منعطف فرمایا اور قصر روزینو میں آیا جو ایک مقام فرخندہ فرجام جائے
مولد شاہزادہ خوش انجام تھا یہاں جناب شاہزادہ نے تمام تصریحات دلی کے
اپنے مولد و مسکن کے ہر ایک مقام کو دکھایا اور اپنے عہد طفلی کے مقامات کو جہاں
وہ کھیلا کرتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو بطیب خاطر دکھلایا اور یہاں سے کہ ... دو دریا و قصور

شاہی و ایوان عالی و معابد نادر روزگار کی سیر کرائی جنکو اب شاہزادہ عالی تبار
نے چھوڑ کے صرف سیر بحر سے ونڈسر اور دریائے ٹیمس واقع لندن کو ترجیح دی تھی
شاہزادہ کے وطن مالوف مین جہان جہان ملکہ معظمہ تشریف لیجاتین اوس گل پھول
چمن چمن کی دیکھکر شہر شہر نہال ہوجاتا خوشی سے عجیب حال ہوجاتا سب کی
آنکھون مین اشک محبت بھر آتے دل سے اوس گل و بلبل پر فدا ہوجاتے
مختصر یہ کہ تین ہفتہ کے سفر کے بعد کہ جسمین اون کو افکار اور ترددات معاملات سلطنت
اور مہمات ممالک سے فراغ تھا کسی طرح کا تردد نہ تھا شاد اول باغ باغ تھے ولیعہد نے
انگلستان کو مراجعت فرمائی بخیر و خوبی لندن مین پہونچ سواری آئی اور جو جو عجائبات
نادرہ تھے شاہزادہ جات ملاحظہ فرما سکے تھے اون سے طبیعت مسرور تھی ہر طرح کی فکر
دل سے دور تھی اثنا راہ مین شاہ پرشیا نے بڑی دہوم دہام اور شان و شوکت و اہتمام سے
دعوت فرمائی اور ہر ایک مقام کی سیر دکھائی اوسوقت شاہزادہ کے وہم و گمان
مین بھی یہ بات نہ تھی کہ ایک دن وہ ہوگا کہ اونکا نور بصر ولیعہد ہونہار انگلستان کی پرنسس
سے منسوب ہوگا یہ امر ہر ایک کو مرغوب ہوگا۔

اب یہان سے قلم سینہ فگار اس سوانح نگار کا اون علی التواتر حوادث روزگار گردش
لیل و نہار کو تحریر کرتا ہے جن سے ناظرین اوراق کو معلوم ہوگا کہ ایک طرفۃ العین مین
برق الم نے خرمن عیش و نشاط کو جلا دیا انگلستان کی ملکہ کے کنار سے اوس مونس و
ہمدم کو چھڑا دیا یعنی ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ عیسوی مین جب بالمورل سے خاندان شاہی
یہان آیا جناب شاہزادہ کے چہرے پر ہر ایک نے آثار ضعف و ملال پایا لیکن تاہم
وہ عالی ارادہ اپنے اشغال روزانہ اور کاروبار معمول مین مصروف رہا اور وہان سے
پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو کیمبرج تشریف لیگیا اور وہان بتقریب صید و شکار ایکروز
تفریحاً جانیکا اتفاق ہوا مگر عین شکار کے وقت میدان مین کثرت سے بارش ہوئی
کہ شاہزادہ بالکل تر ہوگیا اور اوسپر طرفہ ماجرا یہ ہوا کہ وہی گیلی پوشاک پہنے ہوئے
اوس موسلادھار پانی مین مع ملکہ معظمہ کے ایٹن کالج کہ دار التعلیم شاہزادگان کی قواعد دیکھنے کو

عزیمت فرمائی بعد اوسکے اس شدت سے شاہزادہ کو درد کمر پیدا ہوا کہ اٹھنے بیٹھنے کی
تاب و طاقت نہ رہی بند بند درد سے ٹوٹنے لگا اور اعضا شکنی مین کوئی صورت کمی کی نظر
نہ آئی اور نہایت سخت تپ کا غلبہ ہوا اطبا نے فوراً بند مکان مین جہان ہوا کا گذر نہ تھا
شاہزادہ کو رکھا اور بعد تشخیص کیا کہ سوء ہضمی کا بخار ہے اسمین اندیشہ کرنا بیکار ہے
کیونکہ جناب شاہزادہ عالی الرادہ کے سے تن و توش کے آدمی کو جنکے علاج کو ایسے
ڈاکٹران حاذق اور اطبا سلطانی موجود ہون اور ادویہ سب بے نظیر بہم پہنچے اونکا شیر ...
تیار ہون استعمال اور بہ تجربہ اور بعلاج کامل سے تندرست ہوجانا بفضل ایزدی صحت پانا
مقام تعجب نہ تھا اور ہر شخص کو امید قوی تھی کہ بہت جلد صحت ہوجاسکی طبیعت ...
آئے گی مگر خداوند تعالے کی مرضی نہ تھی لحظہ بلحظہ بیماری بڑھتی گئی اور دم بدم مرض کی ترقی
ہوتی گئی بقول اونکے مصرع مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ۔ اپنے پرائے سب تو
مایوس ہوے اور کسی کو اوسکے زیست کی امید نہ رہی بلکہ یہ معلوم ہوا کہ وہ رات
گذرنی دشوار ہے موت کا آزار ہے وفات کے قبل کچھ کچھ آثار صحت کے نمودار ہوے مگر
یہ علامات ایسی تھین جو اکثر اس قسم کے مرض مین مرگ سے پہلے نظر آئی ہین
مثل سراب کے اپنی صورت دکھاتی ہین سہ پہر کو پھر مرض نے عود کیا نفسین رکا معلوم
ہوا کہ پھیپھڑے مین بلغم جم گیا اور رفتہ رفتہ سانس کی آمد و شد بھی کم ہوئی آخرکار وقت آخر
پہونچا اور ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ع کو بلا کسی تکلیف نزع روح کے اس دار ناپائدار سے ملک بقا کو
رحلت فرمائی چند ہی ساعت کے بعد دور دراز ملکون مین بذریعہ تاربرقی کے یہ خبر وحشت اثر
مشتہر ہوگئی اوس جنت مکانی کی وفات کی سبکو خبر ہوگئی اور سنٹ پال کے گرجا کے بڑے
بڑے گھنٹون کی آواز سے دارالخلافت انگلستان کے تمام باشندون کو بھی جناب ملکہ معظمہ کو
اس لاعلاج حادثہ کے دلشکن اور قلق انگیز وحشت خیز خبر گوش زد ہوئی ۔
جس وقت جناب شاہزادہ عالی الرادہ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا اور کوس
رحلت بجایا اگر اوس دم اون کے سب اہل و عیال اور اطفال خردسال اون کے
سامنے موجود ہوتے تو اون کے دل کو کیسی مسرت ہوتی فراموش تو دم تو فرحت ہوتی

گو کہ یہ سب عزیز و اقارب کیا کر سکتے تھے اور اوسکو کب روک سکتے تھے یا اس
جہان گذران سے بچا سکتے ہیں چھوٹی اولاد جو تیمار و دم والپسین حاضر تھین اونھون نے
کیا کر لیا یا خود ملکہ معظمہ کیا کر سکتی تھین اور یہ دیکھ کر سکتے تھے اوس روز ناکام اور
نامراد شام کو جب آفتاب لب بحر پہنچا تب آفتاب شاہزادہ غروب ہوا اور ایک نیلی فام مورد آلام بچہ
ہو داری ہوا اور سیاہ پادریوں نے ماتمی پوشاک پہنکر شاہزادہ کے نعش کا طواف کیا
دل بھر آیا تھا بے اختیار قطرات امطار سے اشکباری کی چشم چشم سے آنسوؤں کی
ندی جاری کی پھر تو دم کے دم مین بادل گھر آیا رعد نے بھی فریاد الم سے بہت شور
مچایا بجلی تڑپ تڑپ کے رہ گئی کئی بار زمین سے سر ٹکرایا بیتابی کے مارے کہین قرار
نہ تھا اوسوقت شاہزادہ مرحوم کی اولاد کو اجازت ہوئی کہ اپنے والد بزرگوار کی زیارت
آخری سے بہرہ یاب ہون آخری دیدار ایکبار دیکھ لین کہ پھر کاہیکو یہ صورت
نظر آئیگی یہ چشم پھر کب ملاقات میسر آئیگی افسوس صد افسوس اوسوقت کی گریہ زاری
لڑکے بالونکی اشکباری سے کسقدر الم ہوتا تھا کسقدر غم ہوتا تھا کلیجہ منہ کو آتا تھا
جوش گریہ سے گلا بند ہوا جاتا تھا جناب پرنسس رائل صاحبزادی کلان بمقام برلن بسبب
کسل راہ بعد مراجعت سفر حامل ہو گئی تھین اور جناب شاہزادہ الفریڈ بیٹے ڈیوک آف
اڈنبرا بوجہ ملازمت کسی جگہ بکار سرکار مامور تھے صرف جناب پرنس آف ویلز
اور جناب پرنسس ایلس اوس مرحوم کے بستر مرگ کے پاس موجود تھین دم واپسین
شاہزادہ البرٹ کا نہایت دردناک تھا گو کہ اونکے چہرہ سے آثار طرب و بشاشت ہویدا تھے
اس کیفیت بیماری مین ایک طبیب نے شاہزادہ البرٹ سے کہا کہ چند ہی روز مین حضور
اس مرض سے شفا کلی پاینگے اور عنقریب غسل صحت فرماینگے شاہزادہ مسکرایا اور ہنسکر
یہ فرمایا کہ حکیم صاحب آپکا کرم خیال ہے یہ بیماری مہلک ہے اس سے جانبر ہونا محال ہے
لیکن مجھکو کچھ حسرت و یاس نہین مرنے سے وسواس نہین ایک روز سبکو مرنا ہے یہ جہان
فانی ہے گذرنا ہے دنیا جاے فنا ہے صرف ذات کبریا کو بقا ہے مین جانتا ہون کہ میرا سب سامان
تیار ہے جینے کی امید نہین مرنے کا سب آثار ہے چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایسا ہی ہوا

اور وہ شاہزادہ مرحوم کا آمادہ روانگی تھا کہ انتقال ہو گیا دیکھیے کیا اتفاق ہوا —
بعد وفات کے شاہزادہ کی لاش کو فوجی لباس پہنایا اور اسی پوشاک سپہ سالاری مین
کفنانے کے ارشاد فرمایا غرضکہ حسب ہدایت شاہزادہ مرحوم کے سازوسامان تجہیز و تکفین
بہت سادہ تھا گو کہ ہزارہا شاہزادے اور شاہزادیان رئیسا اور امرا زادیان اور
تمام ارکان دولت و اعیان سلطنت جنازہ کے ہمراہ آئے اور آنکھوں سے اشکوں کے
دریا بہائے مگر قبل اسکے کہ جنازہ شاہی گرجا گھر پہونچے گھر کے تمام ماتم داران چشم اشکبار
جنازہ کے آس پاس اسیطرح ایک عالم سکوت مین کھڑے ہوئے اوس وقت
جناب پرنسس آف ویلز کا اضطراب غم سے پیچ و تاب بیان سے باہر ہے جسکا ایسا پایا پا
بہا ہو گیا اوسکا سچ واللہ ظاہر ہے مگر تاہم وہ بھی خاموش کھڑے تھے دم نہ مارا اونہوں کا
ضبط کیا جناب ڈیوک آف البنی کو بیگم جناب مرحوم کے بیاہ ہی زار زار روتے تھے اپنے
بھائی کی بیوقت وفات سے جان کھوتے تھے گو دن پرنس بیٹرس جناب ملکہ معظمہ
کی دادا و خوشی شہزادی بھی حاضر تھے اور اون کے چہرے سے آثار حزن و ملال ظاہر تھے مگر بیچارے
غم کے مارے شاہزادہ آرتھر کا پھوٹ پھوٹ کے رونا گریہ و زاری سے جان کھوتا پڑا ہے
پیچھے سنگ قبر کا دل سے ہم کرتا تھا غرضکہ اسی طرح سے با درد آہ غم جانگداز جنازہ گرجا گھر مین پہونچا
گرجا کے متبرک مکان کو تیغے لگا جسوقت شاہزادہ لاش کے قریب قبر کے رکھا گیا ایک ماتم تازہ
پیدا ہوا اور نماز جنازہ کی شروع ہوئی اوسوقت تو جناب پرنس آف ویلز اور پرنس آرتھر
اور کرون پرنس پرشیا اور ڈیوک آف سیکس کوبرگ گاتھا سے مطلق ضبط نہو سکا
بے اختیار سب نے زار زار رونا شروع کیا اون کو دیکھ کر جملہ حاضرین کے
آنکھوں سے اشک جاری ہوئے اکثروں کو غشی طاری ہوئی بعد فراغ نماز کے
حسب درخواست جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کے ایک نوحہ زبان جرمنی مین پڑھا گیا جسکا
اول مطلع یہ تھا ؎ تیرے بن زیست ہو گا نہ ہرگز مزا رہین ؎ میری لحد ہمیشہ رہیگی فشار
مین ؎ اور ایک شعر پر درد و الم اور تھا جسکا مضمون شعر ذیل کے مطابق تھا ؎ کہان کی
نیند آگئی اے مسافران رہ عدم کو پیچھے اپنا سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم اونکو جگا جگا کر ۔

حالانکہ چند آہ و فغان اور جوش گریہ و زاری سے دم گھٹا جاتا تھا آواز کو باہر گلے کا
راستہ نہ ملتا تھا تاہم سنبھل سنبھال کے پیش نماز کے پیچھے دوگانہ نماز کا ادا کیا بعد
اسکے جسقدر لوگ گرجا کے اندر تھے ایک نے بھی نالہ و شیون نہ چھپایا بے اختیار
سب کو رونا آیا اسی اثنا مین جناب البرٹ کے ملازمون نے آہستہ آہستہ سیاہ
مخمل کاشانی کی پوشش جنازہ پر سے اوتاری صرف قرمزی کفن رہنے دیا اور جنازہ
سیبت اندرونیمین در و دیوار اور سقف و فرش گرجا کے سیاہ پوش تھا ایسا
غم و الم کا جوش تھا سوا اسکے اوس کفن کی سرخی کے اور کہین سرخی کا نام نہ تھا
بجز اوسکے اور کسی کو کام نہ تھا ہر فرد بشر اعلیٰ و ادنیٰ کے لباس ماتمی اور سیہ تھا
در و دیوار پر اوداسی چھائی تھی جسکو دیکھیے خاک بسر تھا اسی اثنا مین جناب شاہزادہ
مرحوم کی تصنیفات منظوم مین سے ایک مناجات پڑھا گیا سب کا دل بھر آیا بعد ازان پھر تو
وہ کہرام مچا کہ شور و شیون ہو گیا تمام حاضرین خاموش سکتے کے عالم مین جہان کھڑے
تھے وہین کھڑے رہ گئے گریبان گرجا کے باہر آواز سم پاے پیادون اور گھوڑون کا
بجنا اور توپون کا چلانا البتہ سنائی دیتا تھا جب تابوت نہایت آہستہ آہستہ قبر کے
اندر اوتارا گیا اوسوقت کے ماتم کی بیان سے چشم دوات نمناک ہے اور قلم کا
سینہ قلم چاک ہے ایک شور محشر بپا تھا کیا بیان کیجیے کہ کیسا غل مچا تھا جب وہ
پوشیدہ نظرون سے نہان ہو کر تہ نشین ہوا اور ایسا جوان حسین نازنین زیر زمین
ہوا اوسوقت صرف رنگ قرمزی کا عکس قبر کی سیاہ دیوارون کی پوشش پر پڑتا
تھا اور تاج طلائی سونہری روپہلی تابوت کے قبون کی جھلک تار تار پاسے
چمکتے ہوئے نظر آتے تھے جسوقت قبر کے اندر مٹی ڈالی گئی اوسوقت ایک اور مناجات
مین تصنیف شاہزادہ مرحوم پڑھا گیا ان رسوم کے ختم ہونیکے بعد سر چارلس ینگ نے
آگے بڑھ کر اور قبر کے سرہانے استادہ ہو کر شاہزادہ مرحوم کا پورا نام ذوی الاحتشام مع
خطاب کے سنایا اور باجے والون نے ماتمی باجا بجایا تب سوگواران جناب مرحوم مغفور نے
اپنی اپنی جگہہ سے متحرک ہو کر ایک ایک نظر زیر قبر اوس جوان مرگ کی لاش کو اور

دیکھتے ہین وانکو تسکین دین سب سے پہلے جناب پرنس آف ویلز نے قدم نیچے بڑھایا اور ایک لمحہ اپنی
بغلون مین ہاتھ دیکر عالم سکوت مین قبر کے اندر دیکھتے رہے مگر دیکھا گیا بے اختیار شکل ابر نو بہار
اشکبار ہوگئے اور اپنے رومال سے چہرہ ڈھانک کر جلد کے باہر نکل آئے اسکے بعد شاہزادہ
آرتھر نے بھی دیکھا مگر اسوقت کچھ ایسا استقلال ہو گیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ نے
سنگ صبر دل پر رکھ لیا ان کے بعد باقیماندگان ماتم داران خویش و بیگانے
شیخ و بیگانے نوبت بہ نوبت قبر کے پاس گئے اور اشک کا دریا بہاتے اور گریہ و زاری کرتے
باہر نکل آئے الغرض بعد اختتام رسومات تجہیز و تکفین کے عزاداران شاہزادہ و شہزادیان
جزع و فزع کرتے اپنے اپنے مکان کو مراجعت فرمائی اور بعد چلے آنے اہل و اطفال
شاہی کے ملازمان اور خدمتگاران جناب مرحوم جو پیچھے رہ گئے تھے روشنیاں لیکر
مقبرہ کے تہخانے مین اترے اور نیچے جاکر انھون نے دیکھا کہ مکان نہایت ذیشان
بڑا وسیع اور گنبد ہے اور سقف محراب دار ہے دونون طرف سنگ مرمر کے چار
طاق ہین خوبی مین شہرہ آفاق ہین اور وسط مین تین عریض طویل سنگ مرمر کی چٹان
ہین نہایت پرزیب و ذی شان ہین صرف بادشاہون کے قبرون کے لیے رکھے
ہین اور اس تیرہ و تار تہخانہ مین جانے سے اور روشنی کی چمک سے دو قرمزی رنگ
کے تابوت اور رکھے دکھائی دیے جنکا مینا کاری اور طلائی کا کام سورج کی کرنون کو
شرماتا ہے عجب لطف دکھاتا ہے کیسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تیار ہوئے ہین
ایک تو جناب شاہ جارج سوم اور دوسرا جناب ملکہ شارلاٹی کا تابوت زرنگار ہے
خوبی مین یکتا ہے روزگار ہے اور ان دونون کے سرہانے کی طرف نہایت چمک
دمک سے شعلہ سان درخشان قرمزی رنگ کی تین اور قبرین ہین جنمین شاہ جارج
سوم اور ملکہ شارلاٹی کے تین جوان مرگ اولاد خواب عدم مین پانون پھیلائے سوتی ہین
اور پائین کی طرف کسی قدر فرق سے بالکل علیحدہ شاہ جارج چہارم کا تابوت
رکھا ہے گنبد کے وسط مین جناب شاہ ولیم چہارم اور ملکہ اڈیلیڈ کے پہلو بہ پہلو
تابوت بانقش زرنگار ہین روشنی مین سب سے خوشنما اپنی شکل کی نظیر ہین دو قبرون اور

ستونوں کی چمک اور پھولوں کی مہک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے اوس روز
تھی جس روز وہ تابوت وہاں رکھے گئے تھے گو کہ ایک سال گزر گیا مگر وے
ویسی ہی نظر آتے تھے گنبد کے جانب چپ جناب ڈیوک گلوسسٹر اور ڈیوک آف کنٹ کی
قبریں ہیں اور اس شاہانہ گنبد کے قریب دروازہ آمد و رفت جناب شاہزادہ البرٹ کا
تابوت رکھا گیا تھا جسکے اوپر محبت کی نشانیاں غم و اندوہ کی یادگاریاں جناب
ملکہ معظمہ اور اون کے بال بچوں کیطرف سے جناب پرنس آف ویلز نے لاکر رکھی تھیں اور
قبر کے بند کرنے سے پہلے جناب شاہزادی ایلس کے ہاتھوں کا گوندھا ہوا ہار اور سہرا جناب
مرحوم کی لاش پر رکھا تھا اور جناب ملکہ معظمہ کی تصویر شاہزادہ مرحوم کے ہاتھ میں
دیدی گئی تھی بعد ازاں چند روز کے بعد جو پھولوں کے ہار اور گلدستے جناب ملکہ معظمہ
اور بڑی شہزادیوں نے ونڈسر سے بنا کر بھیجے تھے قبر کے اوپر وہ ہار جواہر نگار
بطور یادگار بیوہ باوقار و یتیم شاہزادیہاے والا تبار رکھے ہوے تھے آخرکار
اس یادگار کے رکھنے کے بعد اوس گنبد کے تہ خانے کا دروازہ بند ہوا اور اسی
ساز و سامان اور شوکت و شان سے شاہزادہ البرٹ مرحوم نے عین شباب میں
داعی اجل کو لبیک فرمایا اور نہایت رنج و الم کمال حسرت و غم سے گوشہ لحد میں آرام کیا
شاہزادہ مرحوم کا تابوت چوب مہاگنی کا بنا ہوا تھا اور چاندی کے پتر جڑے تھے
اور اوپر جناب پرنس کا نام مع تاریخ ولادت اور رحلت کندہ تھا اس تابوت کے
اندر جو دوسرا تابوت نہایت مضبوط دربار انگلستان کی جانب سے بنا تھا اوسمیں
بھی نقرئی پتر لگے تھے اور اوسپر بھی وہی عبارت کندہ تھی جو اوپر والے تابوت پر
تھی مگر اس تابوت پر نہایت باریکی اور صنعت کاری کا کام بنا ہوا تھا قبر کے سرہانے
بہت بڑا نقرئی تاج جسکو شاہزادہ عالی مزاج بحیثیت پرنس کانسرٹ پہننے کو تیار تھے
رکھا تھا یہ تاج دربار اسٹریا کے تاجوں سے بہت مشابہ تھا تابوت کے وسط میں
ایک لوح اسپین پر نمکین پر کچھ کھدا ہوا ہے اور پائنتی کے جانب تمغہ گارٹر رکھا ہوا تھا
اور قبر کے اوپر دفن کے وقت دوسرا تاج بھی رکھا گیا تھا اور یہ وہ تاج تھا کہ جسکو

جناب شاہزادہ مرحوم بحیثیت ڈیوک آف سیکسن کوبرگ ورگاتھا کے زیب سرفرماتے تھے —
جناب ملکہ معظمہ نے ایک رفیع الشان مقبرہ بمقام فراگمور تعمیر کرایا ہے یہہ جگہہ نہایت
دلکش اور پرفضا ہے طرح طرح کے پتر اوس مقبرہ مین لگے ہین طول ستر فٹ اور
ارتفاع بھی اسیقدر ہے اسکی بنیاد کا پتر ملکہ معظمہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا ہے
اور اوسپر عبارت ذیل کندہ ہے —

اس مکان کی بنیاد کا پتر ملکہ وکٹوریا نے اپنے شوہر عالی گہر کی یادگار کے لیے اپنے
ہاتھہ سے ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی کو نصب کیا ہے برکت والے ہین وہ لوگ جو خدا کی
یاد مین سوتے ہین اور اوسکے نام پر جان کہوتے ہین —

سنٹ جارج کے شاہی گرجا گھر واقع ونڈسر سے جہان شاہزادہ البرٹ کی لاش کو
امانتاً سپرد کیا تھا پھر اس مقبرہ مین لاکے دفن کیا اہل انگلستان اسبات کو
کبھی فراموش نکرینگے کہ اوس ماتم جانگزا اور حادثہ روح فرسا کیوقت بھی جناب ملکہ وکٹوریا نے
دبدبہ شاہی کو نباہا اور کس عظمت و شان سے باوجود ہونے عورت و ملکہ کے کس
استقلال سے صبر و تحمل کیا مگر جب رنج و الم کسیقدر کم ہوا اور کچھہ مطمئن دل ہوا
جناب ملکہ معظمہ نے اپنے فرزندون کو بلایا شفقت مادری سے گلے لگایا زمانے کا
نشیب و فراز سمجھایا اور محبت سے یہہ فرمایا کہ اگرچہ اس حادثہ عظیم اور ماجرائے سقیم سے میرا
جگر پاش پاش ہے کیا کہون دل مین کیسا خراش ہے مگر بجز صبر کے چارہ نہین سوائے
استقلال کے گذارا نہین کیونکہ ہزارہا بندگان خدا کا میری ذات سے متعلق انتظام ہے
اونکو آرام و آسائش مین رکھنا میرا کام ہے لہذا اب تم سب سے اعانت کی خواستگار ہون
میرے صلاحکار کو خدا نے اوٹھا لیا اس سے لاچار ہون اور یہہ امر اسواسطے ہے کہ
جو خدمات فرائض تمہاری پرداخت اور کل قوم کی حفظ و امان کے لئے میرے ذمہ ہین
اونکے انجام مین ثابت قدم رہون ہمت نہ ہارون اس بات سے سب لوگ عموماً واقف
ہین کہ اس عزم عظیم اور قصد مستقیم کے بموجب تیرہ برس سے بفضل ایزدی اور
تائید سماوی سے جناب ملکہ معظمہ نے کیسا انتظام کیا دنیا مین کتنا بڑا نام کیا جسکے باعث سے

سلطنت مین دولت نے ترقی پائی ہر صورت سے ملک مین بہتری نظر آئی —
افسوس صد افسوس ایسا گل شگفتہ جناب شاہزادہ خوش صفات کا عین شباب مین
صرصر ممات سے پژمردہ ہوا اس چمن دہر کی اچھی طرح ہوا ابھی نہ کھائی ہاے کیا
جلدی قضا آئی سے آتش فتنہ بجانہ آن باغبان کہ سوخت درمین فصل گل چمن آشیان
اور جملہ امور رفاہ عام کا جو شاہزادہ عالی مقام نے انگلستان مین رونق افروز ہونے
کے وقت سے انتظام کیا تھا وہ اونکی ذات بابرکات کے ساتھ تمام ہوا کیسا اچھا
انجام ہوا جو شخص اس زمانہ مین ہوشیار ہے ہر ایک امر مین تجربہ کار ہے اس رسالہ کے
پڑھنے مین دل لگائیگا اوسکو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ جناب شاہزادہ مرحوم نے
رعایا کے لیے کیا کیا امور متعلقہ تہذیب اور ترقی عام کو کیسا جلوہ دیا اور باوجود
اس امارت کے نمائش سے ہمیشہ احتراز رہا معاملات خانہ داری اور معاملات
صلح کاری مین کیسا پاکباز رہا حالانکہ جس مقام پر شاہزادہ کا مقام تھا وہان
ترغیب و تحریص سے بچنا بڑا کام تھا وہان کی آب و ہوا کا اثر غیر ہوا ہے وہ اوسکی
تاثیر سے خوب آگاہ ہین سوا اسکے اس رسالہ کے ناظرین جبکہ اسمین کوئی
امر اور نپائینگے اسکو لائق مطالعہ کے تصور نفرمائینگے اور شاید اس سے یہہ مقصود سمجھینگے
کہ اس مین صرف ایک اوسط درجہ کے آدمی کے صفات طریقہ بسر اوقات کا مذکور ہے
نہین معلوم اسکے لکھنے سے کیا منظور ہے مگر مین اوسکے ظاہر کرنے مین کب انکار
کرتا ہون جو میرا مافی الضمیر ہے اوسکا اظہار کرتا ہون کہ جناب شاہزادہ البرٹ کے
تذکرہ زندگی سانحہ عمری کے مطالعہ سے علاوہ چند نصایح کے دل بستگی اور لطف
بھی حاصل ہوتا ہے کیونکہ کبھی جناب موصوف کی یہہ تمنا نہوئی کہ اپنے اختیار اور
اقتدار کو بڑہائین لوگون کو اپنی لیاقت دکھائین یا سلطنت کا دعوے کرین بلکہ بالعکس
اسکے اونکو ایسی کامون کی تمنا تھی کہ جس سے رفاہ عام ہو خلائق کا کام ہو ہر شخص راحت
پائے اونکے ذمہ سے شرط خدمت ادا ہوجائے اپنے عالم شباب کی عمدہ ترین اوقات
بہترین ساعات اپنی جسمانی طاقتین روحانی قوتین صرف انگلستان کی بھلائی مین صرف کین

گو کہ اون کو ہر طرح کا عیش و آرام تھا اس وردسری سے کیا کام تھا مگر صرف بپاس و لحاظ ادا سے شرط خدمت یہہ تکلیفین اوٹھائین طرح طرح کی مصیبتین سہین مسٹر ڈسی آرنیلی صاحب نے دربار پارلیمنٹ کے حضور مین واقعہ ناگزیر کا بیان کیا جہان اور اور صفات کا اعلان کیا وہان علی الخصوص ایفاء شرط خدمت کے بارہ مین بھی بڑے جوش و خروش سے تقریر کی —

ناظرین کو واضح رہے ہمارا ہمین کو لائح رہے ہے کہ شرائط خدمت کا ایفا وہ صفت ہے جس سے سپاہی میدان جنگ مین اور دانشمند معاملات مملکت مین سرنام ہوسے اور تحسین انام ہوسے یہہ بھی اداے شرط خدمت ہی کی وجہ تھی جو جناب مرحوم نے مین شدت مرض مین جبکہ طاقت نشست و برخاست کی طاق تھی اور روح باغ جنت کی مشتاق تھی ایک یادداشت کا مسودہ جناب ملکہ معظمہ کے واسطے دربارہ مقدمات متعلقہ ٹرینٹ کے تحریر کیا غرضکہ کہان تک اس عمدہ صفت کے بارہ مین لکھتا جاؤن اور زیادہ کیا کلام کو طول دون میرے نزدیک صرف اسقدر لکھنا کافی و بس ہے کہ یہہ صفت ہر شخص کے تتبع کے لائق ہے اور ہر درجہ کے آدمی کو واجب ہے کہ ادا ے شرط خدمت اپنے اوپر ہر حالت مین فرض عین سمجھے —

جناب شاہزادہ مرحوم و مغفور کو ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ بلکہ ہر فرقہ کے لوگون کے ساتھہ جو درحقیقت مستحق پرورش اور عنایت تھی ایک خاص ترحم تھا چنانچہ نوکر اور پادری اور سپاہی و جہازی سب اون کی باتون سے خوش رہتے اور اون کی نصائح مشفقانہ سے مستفید ہوتے تھے جتنے غریب و مسکین تھے وہ اوسکو اپنا مربی جانتے تھے اور اوسپر ناز کرتے تھے اور مثل مہربان باپ کے سمجھتے تھے سبب اس کا یہہ تھا کہ شاہزادہ مرحوم ہر لحظہ و آن اون کی اعانت و امداد کے لئے مستعد و تیار رہتے تھے ہر وقت اونکے واسطے آمادہ کار رہتے تھے ہر شخص اون سے محبت رکھتا تھا اور اونھین کا دم بھرتا تھا اون کا نام نامی فرط محبت سے ہر غریب و امیر اور ہر ناو پیر کے ورد زبان تھا ہر ادنی و اعلے اون کا شناخوان تھا غریب سے غریب کو بھی اگر کوئی امر اہم درپیش آتا

وہ بخوف وخطر شاہزادہ والا گہر کی خدمت مین چلا جاتا جہان وہ عالی جناب ہوتا شخص
وہان باریاب ہوتا جو شاہزادے ہین یا درجۂ اعلے رکھتے ہین وہ عوام سے ہمکلام ہونا
اپنی حقارت اور بے توقیری سمجھتے ہین اون کے معاملات بذریعہ مختارون یا کارندون کے
طے پاتے ہین جو لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ ہم شاہزادے اور امیرزادے ہین
اور دنیا مین مثل دیوتاؤن کے ہم پیدا ہوے ہین لہذا ان دہاتیون اور دہقانیون کی
نگاہ سے ہمیشہ بچتے رہنا ضرور ہے کیونکہ اعلے درجہ کے لوگون کا یہی دستور ہے
لیکن شاہزادہ عالیمقام ہر خاص و عام سے بجاے نفرت وکراہت کے گفتگو کرنے سے
خوش ہوتا بلکہ اس امر کے دریافت کرنیکا اوسکو شوق ہوتا کہ اون مین سے کسی کو کیا
احتیاج ہے کون کس امر کا محتاج ہے انجاح مرام خلائق اوسکا کام تھا یہی مشغلہ صبح
وشام تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ پارک شائر کا ایک کسان ایک ہل ایجاد کرکے لایا اور
بلا وساطت وقت باریاب ہوکر شاہزادہ عالی ازادہ کو دکھایا چنانچہ بعد ملاحظہ کے یہہ ارشاد فرمایا کہ
اس ایجاد جدید کا نام ہمنے البرٹ کا ہل رکھا اور اوسکو بہت سا انعام واکرام دیا اور
منجملہ اوسکے ایک نہایت عمدہ انجیل مقدس عطا فرمائی اوس کسان نے اپنے ہمچشمون مین
بڑی آبرو پائی خوش ہوتا شاہزادہ کو دعائین دیتا قصر شاہی کے باہر آیا اور فوراً
اوس کتاب کی جلد پر اپنے بادشاہ کا نام نامی کندہ کرایا۔

ظاہر آرائی اور خود نمائی سے شاہزادہ البرٹ نے ہمیشہ نفرت فرمائی اور ظاہری
دھوم دھام اور شوکت وشان جو لازمہ امارت اور تمنا سے ریاست خیال
کیجاتی ہے اوسکو کبھی پسند نہ آئی باوجودیکہ خدا ایتعالے نے ایسے درجہ عالی اور رتبہ
شاہی سے سرفراز فرمایا تھا کہ بعد بادشاہ کے انکا رتبہ تھا اسوجہ سے ضرور تھا کہ
اوسی شان وشوکت سے رہتے مگر ہمیشہ جوش دلی اور رغبت قلبی سے ایسی تقریبات
ظاہری رسمیات مین شریک ہونے سے نفرت تھی اور ظاہری صفائی سے دلی کدورت تھی
خاندان شاہان انگلستان مین یہہ اول شخص تھے جنہون نے اس بات کو ثابت کردیا کہ
صرف بناوٹ اور ظاہری نمائش سے اوسی طور پر آسانی تمام اور بلا تحقیر وتذلیل

بادشاہ بھی کنارہ کش ہو سکتے ہین جس طرح سے عام اشخاص کو اپنے گھر مین
ضرورتاً بوجہ ناداری اجتناب کرنا پڑتا ہے جب ہم نظر مقابلہ کرینگے اون عادات اور
اطوار کا خیال کرتے ہین جنکا برتاو قبل تشریف فرما ہونے انگلستان کے قصر شاہی مین
کیا جاتا تھا اور اس چال و چلن اور طریقہ کو دیکھتے ہین جو عہد از ان شاہزادہ
عالی تبار سے ظہور مین آیا تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اگلے لوگون کی اوقات
گرانمایہ کس قدر بیہودہ لہو و لعب کی نمائش مین ضایع ہوتے تھے اور اب کسیقدر
خوبی سے اوسمین تبدیل و تغیر ہو گیا ہے جسکو دیکھکر دلکو سرور ہوتا ہے رنج و الم دور ہوتا ہے
سبب اختیار کیے یہہ مصرعہ زبان پر آتا ہے ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ جن دنون
مقام بالمورل مین مقام ہوتا تھا شاہزادہ البرٹ کو اپنی سادہ وضعی کے اظہار کا
موقع ملتا تھا اور جبتک وہان مقیم رہتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو ہمراہ لیکر گرد و پیش کے
قصبات مین جاتا اور سادی پوشاک زیب بدن کر کے قرب و جوار کے قریات کی
سیر فرماتا اور اکثر شاہزادہ عالی تبار اور جناب ملکہ معظمہ مثل مہر و ماہ ایک بگھی مین سوار
ہو کر جایا کرتے اور کبھی کبھی ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ دیہاتی سرا و نمین فروکش
ہوتے جو اشیاے خورد و نوش وہان مہیا پاتے اوسیکو بطیب خاطر تناول فرماتے
اور بچھونے وغیرہ مین بھی کسی طرحکا تکلف نکرتے جیسا پاتے ویسا بچھا لیتے کیونکہ خبر بھی
نہوتی کہ یہہ کوئی مسافر ہے یا کوئی امیر کبیر ہین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب شاہزادہ
مرحوم اور ملکہ معظمہ ایک بگھی مین سوار ہاڈ ہوس کو بنا بر ملاقات ارل آف ابرڈین کے
تشریف لیے جاتے تھے چونکہ پیشتر سے انکے رونق افروز ہونیکی خبر یان مشتہر
ہو گئی تھی لہذا ایک زمیندار نے گانونکے قریب راہ صاف کر کے ایک پھاٹک لگایا
نہایت خوبصورت تیار کیا تھا اس غرض سے کہ جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ کی سواری
اوسطرف سے گذرے اور چند آدمی اسلیے وہان پر متعین کیے کہ جب جلوس شاہی
قریب آئے فوراً اوسکو اطلاع کیجائے لیکن وہ دونون صاحب اودہر سے گذر بھی
گئے اور لوگون نے بسبب سادگی لباس کے نہ پہچانا بلکہ وہ ایک نے روک ٹوک بھی کی کہ پھاٹک کے

باہر باہر جاتین اندر کی طرف کبھی نہ جاتین کہ اسی عرصہ مین چند لوگ پیچھے سے آ گئے اور
اوس شخص کو جو دروازہ پر متعین تھا اون کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ
وہی تھین جو ابھی ہین آگے تشریف لے گئین اوس شخص کو یقین نہ آیا مگر جب اسکا
اطمینان ہوا ہو تو سخت گھبرایا اور فوراً ایک سوار کو دوڑایا کہ اس غلطی کا حال
جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ سے عرض کیا جاسکے چنانچہ جب سوار نے آکر دستہ
اون دونون جناب کے حضور مین عرض کیا کہ تقریب تشریف آوری ملازمان دولت
یہہ سامان یہان کے مالک اور رئیس نے اسکے مہیا کیا تھا مگر حضور پرنور السرور کو
کسی نے شناخت نکیا اور سب کو سبب سے نیل مرام تھیجے رہ گئے اوسپر وہ دونون جناب
واپس آگئے اور مسکراتے ہوئے اوس ترپولیہ مین سے ہو کر گذرے یہہ بات
کیا قابل غور نہین ہے اور اس سے بڑھ کر سادگی مزاج اور بے پروائی کا خیال اور کیا ہوگا
گو اونکے دل شکنی کا لحاظ رہتا تھا اور کسی کا دل دکھانا یا مایوس کرنا
گوارا نہ تھا انصاف پسندی قدرشناسی اور دیانتداری جناب شاہزادہ
مرحوم کی اس حیات چند روزہ مین اصل اصول تھی اور برابر یکسان ظہور پذیر
ان صفات حمیدہ کا ظہور اوسکی ذات ملکی صفات سے ہوتا رہا جس کسیکو ذرا بھی
معاملہ اون سے پڑتا اوسکے مفاد کا لحاظ اور جو لوگ کسی قسم کی استمداد اور اعانت کے
خواستگار ہوتے اون کے فائدہ کا خیال جناب مرحوم کو رہا کرتا تھا جن لوگون کا
خوش قسمتی سے اوسکے ساتھ معاملہ پڑجاتا اون کے حال پر شاہزادہ بڑی
مہربانی فرماتا اس فیاضی اور رحمدلی کے معاوضہ مین بجان و دل اون کے لیے
وہ لوگ دعاے خیر کیا کرتے اونھین کا نام لیا کرتے اور بہت سی ایسی حکایتین موجود
ہین جن سے یہہ امر بخوبی ثابت ہے منجملہ اونکے ایک یہہ حکایت ہے کہ قصر رفیع بالمورل مین
گنجایش کم تھی اور بوجہ قلت جگہ کے اکثر تکلیف رہا کرتی تھی لہذا ایک قصر جدید کی
تعمیر کی تجویز ہوئی اور ایک شخص باشندہ شمال سے ٹھیکہ بھی ٹھہر گیا یہہ اوس زمانہ کا
حال ہے جبکہ جنگ کریمیا قریب الاختتام تھی اور آغاز جنگ سے مسالہ کا نرخ بہت گران ہوگیا تھا

اور ٹھیکہ دار کو ہر طرح کا نقصان نظر آتا تھا کوئی صورت فائدہ کی نہ دیکھتا تھا کہ
اس کام سے ہاتھ اوٹھا دے اسی وقت شاہزادہ مرحوم کو معلوم ہوا تو جناب ممدوح نے
ٹھیکہ فسخ کر کے امانی کام جاری کیا یعنی ٹھیکہ دار کو بطور مہتمم تعمیر نوکر رکھ لیا اور
ہر مزدور کو جسقدر وہ کام میں لگاتا پوری مزدوری دینے کا حکم دیتا اسکے علاوہ ایک اور
بھی ماجرا سنیے جس وقت کہ تعمیر کا کام جاری تھا اتفاق سے آگ لگ گئی اور تمام
کارخانجات نو تعمیر کے جلکر خاکستر ہو گئے جس سے اہل پیشہ اور حرفہ کا نقصان عظیم ہوا
پیشہ ور مزدوروں نے جو روپیہ بچا کے صندوقوں میں مقفل رکھا تھا وہ تمام و کمال جلگیا
اون بیچاروں کا جیتے جی دم نکل گیا باستماع اس خبر وحشت اثر کے شاہزادہ نے
حکم دیا کہ جس جس کا نقصان ہوا ہے ایک فہرست مرتب کیجاے اور اوسمیں
ہر ایک کے نقصان کا تخمینہ مندرج ہو حسب الارشاد فیض بنیاد تخمینہ مذکور تیار ہوا تو
جناب شاہزادہ مرحوم کو اونپر کمال رحم آیا سبکو زر نقصانی اپنے جیب خاص سے عنایت
فرمایا اس ہمدردی اور غربا پروری سے اون کے اہل و عیال اور اطفال خورد سال
نہایت شادان ہوے اور دل و جان سے شاہزادہ کے ثنا خوان ہوے ملک
انگلستان میں جو آج تک کاشتکاری کو اسقدر عروج اور ترقی ہے یہہ سب شاہزادہ
عالی ارادہ کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے جس نے اپنی حکمت عملی سے اس عمدہ شعبہ علوم کو
اتنا فروغ دیا اور آب پاشی کے لیے ایک عمیق نہر کھودے جانیکی تجویز کی اور دفاتر کے
زور سے اور ترکیبات علم کیمیا کے استعمال سے کشت و زرع کو بڑی ترقی دی اور اون زمین
رسہا سے ہزارہا بیگہ اراضی ملک برطانیہ میں جو اوسر و بنجر اور افتادہ اور جنگل
اور غیر آباد پڑی ہوئی تھی وہان اب صدہا سرسبز و شاداب باغات نصب ہیں سبزہ
لہلہا رہا ہے پھول کھل رہے ہیں غنچہ مسکرا رہا ہے پھلوں میں شاخ نبات کوٹ کوٹ کر
بھری ہے اشجار باردار بار اثمار سے سربسجدہ ہیں ہر ٹہنی ہری ہے کاش ہماری پست ہمت
اور کم فطرت کاشتکار بھی ہاتھ پاؤن ہلاتے اپنے دل و دماغ کو کام میں لاتے تو جہالت کی
تاریکی میں گمراہ نہو جاتے اور تعصبات کے بحر ناپیدا کنار میں کشتی شکستہ اور بادبان

سست ہو کر نہ گھبراتے اور یہ عقدہ دل دوز اور تشنیع جان سوز کہ ہمارے کسان
اون آلات کشاورزی کے استعمال کے مقابلہ ہین جنہین دو ہزار برس سے کسی
قسم کی ترمیم اور ترقی نہین ہوئی ہے جیسے اوس وقت تھے ویسے ہی اب ہین کاش
توفیق نیک ہمارے کسانون کو عطا ہو جاتی کہ اپنی افلاس اور محتاجی سے ناشایستہ
نہ کہلاتے کسی صورت سے ترقی پاتے اور علوم اور فنون سے بے بہرہ نہ رہتے اور چند
روز ہین یہ بھی شایستہ کہلاتے مین بیان نہین کر سکتا کہ کتنی خوبی اور خوش اسلوبی
ہماری زرخیز اور زرریز پیداوارون کی ہو جاتی اور کس قدر ہماری کھیتی ترقی
پاتی غلہ کی کثرت ہوتی دل کو کیسی مسرت ہوتی اور کتنی خوشی ہمارے غریب بیچارے
ہلواہے کو ہوتی جب وہ دن بھر کی محنت کے بعد شام کو اپنے خس پوش جھونپڑے
مین آتا اور تمام دن کی مشقت کے بعد آرام پاتا اگر ہمارے ملک کے شاہ و شہریار
اور رئیس خود مختار شاہزادہ جرمنی کی تقلید کرتے اور ترقی کشاورزی کی طرف
متوجہ ہوتے اور چند روز مین ہمارے تعلقدار اور مالکان اراضی علمی اور عملی
ترکیبات سے اس ملک کو بھی برطانیہ کے مقابل کر دکھاتے اور اس رمز کے
سمجھنے کے لائق ہو جاتے کہ حق جل و علی نے انکو کس قدر عقل عطا فرمائی ہے کہ
جسکے ذریعہ سے اونسنے گلون کو ایجاد کر کے کیسی ترقی پائی ہے —
جناب مرحوم کو مصوری کا بڑا ذوق تھا نقاشی کا کمال شوق تھا اور آخر کو اسمین کمال بھی
حاصل کیا تھا جس زمانہ مین کہ جناب موصوف مکتب مین تعلیم پاتے تھے اوسی وقت
اونھون نے ایک تصویر موسوم بہ سیوڈ یارڈ منسٹرل بوائے کھینچی تھی چنانچہ وہ
تصویر بسبب نفاست اور خوبی کے آجتک جناب ملکہ معظمہ کے مجموع کمالات غریبہ
واشیاء عجیبہ مین موجود ہے اور جبکہ جوان ہوے تھے تب بھی وہ اپنی اوقات فرصت
تصویر کشی اور نقاشی مین اکثر صرف کیا کرتے تھے حتی کہ ان اخیر دنون مین جب کہ کام کی بہت
کثرت تھی اور تفکرات اور ترددات امور متعلقہ رفاہ خلائق سے فرصت دم زدن
نہ رکھتے تھے اونھون نے ایک تصویر بے نظیر یوسا کی وفات کی کھینچی تھی —

جناب شاہزادہ مرحوم امورات مذہبی سے بھی واقف تھے برخلاف اکثر نوسحالان سلطنت کے جو خدا کی ہستی اور انسان کی نیستی سے آگاہ نہین ہین اور باشی مین دین و دنیا فراموش ہے ہستی کا جوش ہے مگر جناب مرحوم نے اپنی روح کو پہچان لیا تھا خدا کی ہستی کو پہلے سے مان لیا تھا اور مذہب عیسوی کے ایسے حامی و مددگار تھے جو کسی رسم و رواج دنیوی کے پابند نہ تھے مذہب اون کے نزدیک ایک ایسی چیز نہ تھا جسکو بعض مخصوص ایام یا خاص مواقع یا تقریباً لوگون کے دکھانے کے لیے اکثر لوگ اختیار کر لیا کرتے ہین بلکہ اون کا مذہب مثل جسم کے ایک عضو کے تھا یہہ خصلت خوش اعتقادی مذہب جسکی عموماً انگریز لوگ محتاج ہوتے ہین اوس مذہب دوست قوم کی وجہ سے جناب شاہزادے مین پائی جاتی تھی جس قوم کے وہ کہلاتے تھے اگرچہ ان دونون انگریزون نے کثرت سے اس مضمون کے بیانات پیدا کیے ہین جس سے واضح ہوتا ہے کہ اہل انگلستان مرتبہ الوہیت کے قریب پہونچ گئے ہین مگر میرے نزدیک ہنوز دلّی دور ہے اور مدت دراز چاہیے تب اوس مرتبہ کو پہونچینگے جس مرتبہ پر اہل جرمنی آج پہونچے ہوے ہین جس کیسینہ لکھتا ہے خوب لکھتا ہے کہ یہہ انگریز علم معاش خوب جانتے ہین مگر معاد سے بے بہرہ ہین اہل جرمنی وحدت کے ایسے قایل ہین جو انگریزون مین مطلق نہین ہے اس رایکے ایسے مضبوط ثبوت موجود ہین جنکو اکثر انگریز جو صاحب انصاف ہین قبول کرتے ہین اور اگر اون ثبوتون کی ضرورت ہو تو اون کی بے انتہا مثالین ہم دے سکتے ہین جو موقع پیش کیجا سکتی ہین۔

جملہ خصائل پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے بڑھکر نہایت دلچسپ و عظیم اور قابل تعریف سیرت جسکی وجہ سے وہ زمانہ مین ممتاز تھے لوگون مین سرفراز تھے اور اون کا نام نامی پشتہا پشت تک بغرض تقلید لیا جاویگا اور جسکی صفت مین تمام شائستہ لوگون کی زبان لال ہے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین یہہ تھی کہ اون کے مراتب خانہ داری کی نیکیون اور حسن سلوک عیال داری کا یکسان طور پر تمام عمر برتاؤ رہا سلف و خلف سے کسی تواریخ مین کسی شاہزادے کا ایسا مسرت بخش اور روح افزا حال

نظر سے نہین گذرا ہے جسنے ذمہ داریہاے بیکران و جہدات فراوان بابت انجاح
مرام خاص و عام وکاروبار ہمدردی خلائق کے اپنی اوقات فرصت و ہجوم افکار و کثرت
کار کے لمحون مین اپنے اوپر لی ہو اور ان اوقات عزیز کو اپنی عیال داری اور معاملات
خانگی کی بہبودی اور بہتری مین اوس کامیابی کے ساتھہ صرف کیا ہو جیسا
جناب مرحوم نے کیا اگر اون کی محبت شوہری پر لحاظ کیا جاے جو جناب ملکہ معظمہ کے
ساتھہ اون کو تھی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر بیقراری و بیتابی اپنی محرم راز اور مونس
جان ہارنے کے لیے جناب شاہزادہ کو ہوئی تھی اور جو بیچینی اون کو ستاتی تھی وہ قصص
وحکایات کے شاہ وشہریارون کے اضطرار و اضطراب سے کہین زیادہ تھی جس
وقت سے شاہزادہ نے انگلستان مین بودوباش اختیار کی تھی وہ ہمیشہ مشکلات زمانہ
مین مبتلا رہے مگر تاہم کمال محبت مین اور الفت سے جناب ملکہ معظمہ کے شیدا رہے
اون کی چاہت مین کبھی خلل نہ آیا بلکہ روز بروز اوسکو زیادہ پایا دونون کو ایک دوسرے کا
پیار ایسا یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوتا رہا کہ جب سے شادی ہوئی تھی تب سے
تا دم مرگ کسی قسم کا گلہ یا شکوہ خواہ شکر رنجی یا اختلاف راے کبھی درمیان
مین نہ آیا خود جناب ملکہ معظمہ کی تحریر دلپذیر اس امر کی شاہد ہے کہ انتہا کی
احتیاط اور ہمیشہ کی فکر جناب شاہزادہ کو ملکہ معظمہ کی آسایش اور خوشی کے لیے
رہا کرتی تھی جنرل گرے صاحب لکھتے ہین کہ جب پہلے پہل جناب ملکہ معظمہ کے اولاد
ہوئی تو اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ سواے شاہزادہ کے کوئی موجود نہ ہوتا جو اونکو بستر سے
اوٹھا لیجاے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر جناب مرحوم موجود نہ ہوتے تو
حسب الطلب جناب ملکہ معظمہ کے فوراً جہان ہوتے وہان سے چلے آتے ایک مقام پر
خود جناب ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی مادر مہربان یا نہایت عقیل دایہ ایسی احتیاط
اور نگہداشت کم کریگی جو شاہزادہ مرحوم کرتے تھے ایک اور مقام پر جنرل گرے صاحب
رقم طراز ہین کہ مین شاہزادہ خوش اقبال کے استقلال اور ملائمت مزاج کا جس سے
وہ تمام خاندان کے سردار بنکر رہے شکرگذار ہون اور نیز ملکہ معظمہ کی صاف طبیعتی

اور لایق تعریف دیانت اور صفائی مزاج کی خصلت کا شکر کرتا ہون اور سب سے
زیادہ اونکی ملنساری اور عجز و انکساری اور وفاداری اور اون کے اعتماد کا جو شاہزادہ کو
ملکہ پر اور ملکہ کو شاہزادہ پر تھا نہایت شکرگذار ہون اگر کوئی ملکہ معظمہ کو تحریر کرتا
اور حسد سے کہتا کہ آپ سلطان وقت اور خدیو ملک ہین آپ کو خود سردار
خاندان بنکر رہنا چاہیے یہہ کہ شاہزادہ سے کے جو مثل دیگر رعایا کے ہین تابع اور
مطیع رہیے اونکو جناب ملکہ معظمہ جواب دیتین کہ مین گرجا کے اندر بروز عقد عہد
کر چکی ہون اور حلف اوٹھا چکی ہون کہ مین اون کی اطاعت اور فرمان برداری
کرونگی اور اون کو عزیز رکھون گی اور اون کے ساتھہ باعزاز و اکرام پیش آونگی
اور انکی تابعداری سے سر نہ اوٹھاونگی اب مین اوس معاہدہ پاک کے برخلاف
عمل نہ کرونگی ع فرمان بری است رسم و آئین ما را * در بانچہ ما گل نا فرمان نیست * درستی
معاملات خانگی اور حسن سلوک اور اتفاق باہمی مین بڑے بڑے حکما شاہیر سے شاہزادہ
مرحوم فوق لے گیا تھا چنانچہ اسکے بہت سے ثبوت ہین اور جو تشبیہات اب مین دیا چاہتا ہون
گو کہ وہ کچھہ خیر حد انگیز ہین مگر مین دلیرانہ لکھہ دیتا ہون وہ بڑا حکیم ساکن
اتھینس یعنی سقراط حکیم واقع یونان جس کے علم و اخلاق کے اصول ایجاد کیے ہوے بر عمل
کرنے سے عقلا روبہ مدارج اعلے کو پہونچ گئے ہین شاہزادہ مرحوم کے برابر لیاقت
یا قدر و ست درستی معاملات خانہ داری کی نرکھتا تھا اوسکے زوجہ کی کمزوری کجروی
تند مزاجی اور شوخی و شرارت جسکے سبب سے اوس حکیم کے تصورات علم فلسفہ
مین خلل پڑتا تھا سب پر روشن ہین مگر حکیم مذکور اپنی زوجہ کی حرکات ناشائستہ کو
صرف ہنسی اور ہوا مین ٹال دیتا تھا زنتی فی کی دلچسپ حکایت تو زبان زد
خلائق ہے کہ جب وہ اپنے شوہر سے بگڑ تی تھی کسی سبب سے جھگڑ تی تھی تو دیکھہ کر ہم
کھیدی لیے ہوے پانی کا اوٹھا کر اوس حلیم المزاج حکیم کے سر پر اونڈہا دیتی تھی اور وہ بیچارہ
ہنسکر اوس سے کہتا تھا کہ یہہ بات بہت درست ہے کہ رعد کے خروش کے بعد بارش
بھی ضرور ہوا کرتی ہے شاہنشاہ نپولین کی حکایت جس نے تمام فرنگستان کو اپنے

زور شمشیر سے فتح کر لیا تھا عالم مین مشہور ہے اور سب جانتے ہین کہ اونہنے کیسے کیسے
فتوحات کیے ہین اور ہر شخص کو اوسکی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتا تھا اور اوسکے حالات کا
اوسکے قیافہ سے دریافت کر لینے کا اوسکو بڑا ملکہ تھا مگر باوجود اس لیاقت اور شجاعت کے
اپنی مصیبت خانگی کو رفع نکر سکا آخر کو یہہ انجام ہوا کہ اپنی زوجہ ملکہ جوسفائن سے جو نہایت
صاحب جمال اور پری تمثال تھین علیحدہ ہو گیا —
علاوہ ان مثالون کے اور بہت سی تمثیلین ہین اگر قلت وقت نہوتی تو البتہ
لکھی جاتین مگر اب مین چاہتا ہون کہ ایک اور شعبہ شرط خدمت کا بیان کرون
جس سے ظاہر ہو جائے کہ شاہزادہ نے اپنی اولاد کے بارہ مین حقوق فرائض
پدری کو کیونکر ادا کیا جناب شاہزادہ مرحوم کو ہمیشہ اس امر کا خیال رہتا تھا کہ اونکی
اولاد کے مزرعہ دل مین نیکیونکا تخم بویا جاوے اور بذریعہ تعلیم کے آبپاشی سے
وہ خوب نشو نما پاسے چنانچہ تدابیر صائب سے ایسی عمدگی اور آسانی کے ساتھ
علوم مفیدہ گھر ہی پر سکھائے جاتے کہ نہایت مشکل کنہیات علوم کے چند ہی الفاظ کے
ذریعہ سے بصحت و سلاست اون کے ذہن مین آ جاتے محبت کی یہہ کیفیت تھی کہ ہر دم
اس بات کا اہتمام رہتا ہر وقت اس امر کا انتظام رہتا کہ اونکی اولاد خوش و نہاد
اون سے زیادہ عالی حوصلہ اور اولو العزم ہو اون کی اطفال مین سے ایک کا یہہ بیان ہے
کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی شفقت اور مہربانیان جو اولاد کی تعلیم و تربیت مین ظاہر ہوئین
وہ کسی اور رشتہ مند اور قرابت دار کے لیے ظہور پذیر نہین ہوئین تھین وہ نہایت
دانشمند اور اولاد کا چاہنے والا باپ تھا —
جناب شاہزادہ مرحوم نے اپنے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے ہر علم اور فن کے
ادیب جداگانہ مقرر کیے تھے مگر سب اوستادون سے زیادہ خود اون کی تعلیم کیا
کرتے تھے اور اوسکو اونھون نے اپنی خدمت پدری کا ایک جزو سمجھ لیا جو کتاب اون
لڑکون کو پڑھائی جاتی وہ خود اوسکو پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور علاوہ درس تدریس کے
اسکا بھی قدغن تھا کہ جسمانی صحبت کے بھی وہ لوگ عادی ہو جائین جیسے کہ لارک لکھتے ہین

کہ تعلیم کے بارہ مین تو جناب شاہزادہ مرحوم اور جناب ملکہ معظمہ و امثنا اتبا انکہانے
ایک دستور العمل ایسا مقرر فرمادیا ہے کہ اوسکی تعمیل ہر صاحب عیال کو ضرور ہے
چنانچہ یہہ دستور العمل حسب الحکم جناب ملکہ معظمہ واسطے مفاد اولاد اونکی رعایا و برایا
انگلستان کو بخوبی شائع کر دیا گیا ہے چنانچہ اوسیکے سبب سے جملہ رآمد ہے اولاد ہمیشہ
تندرست اور توانا رہتی ہے کبھی کسی علالت کی شکایت نہین ہوتی ہے یہہ قواعد
ایسے مفید اور واجب التعمیل ہین کہ اونپر ہر فرقہ کا آدمی چاہے غریب ہو یا امیر عمل
کر سکتا ہے اور ثمرہ نیک پا سکتا ہے جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ مرحوم نے تعلیم بہ
خوبی تمام اپنی شفقت مادری اور محبت پدری کو کام فرما کے اپنی خدمات کا انجام دیا
اور اوس کا ثمرہ بھی دونون نے اچھا حاصل کیا —
اب جناب ملکہ اور شاہزادہ مرحوم کی شادی کے بعد کے زمانہ کو ملکہ ہاے سابق انگلستان کی شادی کے
بعد کے زمانہ سے ہم مقابل کیا چاہتے ہین تاکہ ایک دوسرے کا فرق بادی النظر مین معلوم ہو جاوے
اول ملکہ معظمہ وکٹوریا اور جناب شاہزادہ کی سعی متحدہ اور کوشش متفقہ کو
دیکھنا چاہیے جو اونھون نے امور خلائق کی انجام دہی مین کین اور اون سعی اور
کوششون کو اور جو روپیہ تضیعہ اوقات مین بنا بر التفات کے نا شائستہ شیدائی اور بیہودگی مین
نفسانی ملکہ ہاے سابق انگلستان کے شوہرون نے صرف کیا لحاظ
کرنا چاہیے اور حالات نفرت انگیز ملکہ خونخوار میری اور اوسکے سفر اور گردن کش
شوہر پر غور کرنا چاہیے جس نے اپنی زوجہ سے متفق ہو کر کیسے ہاتھ اوٹھا کے
اہل انگلستان کے مفاد اپنے ذاتی عیش و نشاط کیواسطے پامال کر ڈالے اور انگلستان کو
اسپین کا ایک صوبہ بنا دیا ملکہ عین کی ضعیف اور سست بنیاد نیکیون کا حال اور
اوس حلیم الطبع شاہ جارج ساکن ڈنمارک کی کیفیت جو مرحوم کی ناک ہو کر لارڈ مارلبورا کی
رائے پر چلتا تھا سب لوگون کو معلوم ہے پس ان سب کے حالات کسی طرح پر
ہمارے سلطان وقت کے احوال پر ترجیح نہین رکھتے ہین اور ہرگز ہماری ملکہ معظمہ اور
جناب شاہزادہ مرحوم کی تدبیر اور کوششون کی امور اہم پر اونکو فوق نہین ہے

اس بات کے تو ہم مقر ہین کہ ملکہ میری ثانی کے عہد سلطنت مین کاروبار امنیت اور صلح کاریکی بہت تعریف ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مدار کار وبار سلطنت اونھون نے اپنے شوہر عالی گوہر کی راے پہ چھوڑ دیا تھا گو کہ وہ شخص باشندہ ملک غیر تھا مگر اوس نے اہل انگلستان کو ایسا اپنے قابو مین کر لیا تھا جیسا کوئی خاص انگلستان کو شاہزادہ کر لیتا مگر اوس پہ بھی اسکے مقابلہ مین ہمارے جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسٹ مرحوم کا زمانہ کسیطرح پست نہ دکھائی دیگا کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کی زندگی کے حالات کو دیکھو تو وہ ایک روزنامچہ ہے محبت اور اتفاق باہمی کا اور اخلاص و الفت کا ایک کارنامہ ہے جس سے کسی خاندان شاہی کے حالات کسی طرح سے مقابل نہین ہو سکتے اوسکے مطالعہ سے ہر فرد بشر کے دل مین ایک جوش ہمدردی اور جذبہ خدا ترسی ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جس کا اثر دل پہ ہوتا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے کمالات علمی او عملی اور اون کے فضائل اور اخلاق ذاتی اور عالی ہمتی کا صرف بیان اسواسطے کافی نہین ہے کہ حلم اور تحمل اور رحم دلی وتامل ان باتون سے ظاہر ہوجاتا ہے بلکہ خالق برحق نے اونکی خلقت مین خلق خلق کیا تھا جس سے وہ ہر دل عزیز تھے اور سب مین نہایت صاحب تمیز تھے پس جو شخص اون کے سانحہ عمری کو بنظر سرسری بھی دیکھے گا تو ممکن نہین ہے کہ جوش محبت سے اوسکا دل نہ بھر آسے بے اختیار چشم تر نہو جاسے ایسا تو کوئی شخص نہوگا جو اونکے سانحہ عمری کو پڑھے اور خصوصاً اون کی راسے زرین کا جو اونھون نے وقتاً فوقتاً ظاہر کین ہین مطالعہ اور ملاحظہ کرے اور جناب شاہزادہ کو مجموعہ صفات قلبی اور روشن ضمیری نہ کہے اور ساتھہ ہی اس خیال کے ایک دریاے محبت جناب مرحوم کی الفت کا دلپر نہ اومنڈ آسے بلکہ مجکو تو یقین کامل ہے کہ جو کوئی اونکی حیادار اور سادہ و مردانہ نہایت دلپذیر تقریر کو پڑھے گا بالضرور اوسکے دلمین جناب شاہزادہ عالی ارادہ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا اثر آجائیگا اور اوس عالیجناب جنت مکان کی الفت دلمین پیدا ہو جائیگی جناب ملکہ معظمہ نے ہر کتب خانہ مین

ایک ایک جلد کتاب جناب پرنس کی تقاریر متنوعہ کی بطور تحفہ کے عطا فرمائی ہے اور ہر کتاب میں قلم خاص سے عبارت ذیل ضبط تحریر میں آئی ہے یہہ کتاب بطور تحفہ یادگار اپنے نیک ذات شوہر ملکی صفات کی اونکی دل شکستہ بیوہ کی طرف سے بسبیل ارمغان بخدمت پیش کش ہے دستخط وکٹوریا بعینہ ۲۴ سنہ ۱۸۶۴ عیسوی —

یہہ کتاب نہایت خوشنا چرم سفید ولایتی سے مجلد ہے اور طلائی کام اوسپر کیا ہوا ہے اور جلد کے اوپر جناب شاہزادہ مرحوم کے اسلحہ کے نقش نہایت آب وتاب سے منقوش ہین اور اونکے تحت مین شاہزادہ البرٹ کا نام نامی و اسم گرامی بہ آب زر لکھا ہوا ہے اوس کتاب کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مذکور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ملکہ معظمہ کے چھاپی گئی ہے چند روز ہوے ہین کہ اسکے علاوہ دو اور کتابین موسوم بہ حالات طفلی جناب شاہزادہ البرٹ اور اوراق چند ہمارے روزنامچہ سالہٖ عمری واقع اسے لاٹ سے جناب ملکہ معظمہ نے یہہ کتابین استدعا سے کتب خانون مین پیش کی ہین کہ منجملہ اور کتابون کے کتب خانون مین رکھی جاوین ان دونون کتابونمین حالات خانگی جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ کے درج ہین اور جس کسی کو وہ کتابین دستیاب ہوئی ہین وہ اونکی نہایت قدر کرتا ہے اونکی جلدین بھی مطلا اور مذہب نہایت خوشنما ہین اور تمام کتب خانہ والون کو بدل مرغوب ہین —

ناظرین اور سامعین سے التماس یہہ ہے کہ مجکو اس بات کا ادعا نہین ہے کہ مین جناب شاہزادہ کانسرٹ کے حالات کو بے عیب کہون اور امر واقعی کو ظاہر نہ کرون مین انسان مین یہہ ایک نقص سمجھتا ہون کہ وہ کسی امیر کبیر کی خوشامد سے ایسی تعریف کرے کہ اوسکو فرشتہ یا پیغمبر بنا دیوے مین نے جن خوبیون اور نیکیون کا جناب پرنس کے بیان کیا ہے اومین ذرا بھی مبالغہ کو دخل نہین دیا ہے امر واقعی سے زائد ذرا بھی نہین لکھا ہے کیونکہ یہہ امر تو ظاہر ہے کہ انسان کو اس جہان مین کمال نہین ہوتا ہے اور بے عیب ذات صرف خدا کی ہے ہر چند ہم لوگ دل سے چاہتے ہین کہ کمال پیدا کرین مگر وہ کمال سراب صحرا کے مثال ہے کہ ہمیشہ مثل پانی کے دور سے دکھائی دیتا ہے

مگر عیب اوسکے قریب آتے ہین وہ اور دور ہوجاتا ہے اوسکی لذت نہین پاتے ہین
سدا یون ہی محروم رہ جاتے ہین یہہ کہنا ہرچند کہ فضول اور بیوجہ ہوگا کہ جتنے دن
جناب پرنس رونق افروز بزم ہستی رہے ہے ترغیب تحریص دنیوی کی طرف مائل
نہ ہوے اور اسطرحکا اون کے نسبت دعوی کرنا گویا اون کو بدنام کرنا ہے
اور بدتر از ہجو ہے کیون کہ بقول اس مصرعہ کے ؎ کہ ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود
ایسا کوئی انسان نہین ہے کہ عیب سے خالی ہو مگر ہان ہمارا یہہ شیوہ اور طریقہ نہین
ہے کہ ہم بھی مثل خوردہ گیرون اور عیب جویون کے خواہ مخواہ اوس آدمی کو جو
اس دنیا مین اچھے اچھے کام کرگیا ہے اور کسی طرح سے اپنا نام کرگیا ہے
متہم کرین اور ناحق کا الزام دین جیسے اون دون ہمتون اور کوتہ بینون کی
ہم طرح جسکا آج کل بڑا زور شور ہے اختیار نہین ہوسکتی اور نہ ہمری طبیعت کو
ان باتون کیطرف میلان ہے اور نہ کسی طرح کا رجحان ہے اگر ہم اون نیکیون
اور خوبیون سے جو جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین نہ تھین اونھین موصوف اور
منسوب کرین تو علاوہ اسکے کہ یہہ فعل خلاف وضع اور انصاف ہے جناب شاہزادہ
مرحوم کی روح پاک بھی جو ہمیشہ خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھی کب رضامند
ہوگی اور ہمارے جناب ملکہ معظمہ نے براہ الطاف خسروانہ جناب مرحوم کے سوانح
عمری کے شایع کرنے مین جو ہم پر اعتبار کیا ہے اوسکی کچھہ قدر و قیمت باقی نہ رہیگی
بلکہ اوس اعتبار کے عوض مین ہماری جانب سے خیرہ سری اور تنک چشمی کا خیال
ہوگا اور ہماری باتونپر طرح طرح کا احتمال ہوگا ہمکو تو ان سچے حالات عمدہ صفاتکا
جو ہمنے بیان کیا ہے بڑا لحاظ ہے اور یہہ حالات ایسے راست و کم و کاست ہین
جن کی راستی ہمنے ڈھونڈتے ڈھونڈتے بیان کی ہے اور ذرا بھی مبالغہ کو راہ نہین
دی ہے جناب شاہزادہ مرحوم کو یاد کرنے کے وقت ہم انصاف سے نہ گذرینگے
اور اوسکی سہو و خطا اور نسیان کو تسلیم کرینگے اور اس سے زیادہ ہم نہ کہین سکے کہ وہ
بھی تو انسان تھے جنکی شان مین یہہ آیا ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ؎

اسکے سوا ہے اور نہ کہا جاسکیگا کہ یہ بات فوراً تسلیم کرنیکے لائق نہین ہے کہ وہ نفس کشیکی
امتحانات سخت مین جنمین بڑے بڑے عالی دماغ غوطے کھاگئے ہین کامیاب ہوا مگر
ہماری بحث تو اسمین ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی عالی صفات مین ایسی خوبیان
اور نیکیان تھین جنھون نے اونکی سہو وخطا اور خام خیالی کو چھپا لیا ہے اور اوسی سے
جانسان نیکی توقیر زیادہ ہوگئی ہے جناب شاہزادہ البرٹ کی ذات مجموعہ صفات مین
وہ عمدہ خوبیان جبلی اور اصلی تھین کہ اگر وہ خاندان شاہی مین پیدا نہ ہوے ہوتے
اور اون کی شادی ایسے طاقت ور والی ملک اور قوم شایستہ کے ساتھ نہوئی ہوتی تب
بھی اون کا نام پشت در پشت تک ویسے ہی اعزاز سے لیا جاتا اور اونکی تعظیم و تکریم اوسی طرح
ہوتی جیسے اب ہوتی ہے ـــــ

اب چونکہ یہ کامل اور ناتمام حالات زندگی اور خلق عام شاہزادہ البرٹ مرحوم کا
قریب الاختتام ہے اور اون کی خصلت و سیرت اور عادات و طریق بسر اوقات
ناظرین اور سامعین کے بخوبی ذہن نشین ہوگئے ہونگے کہ کس طور سے ناموافق
مواقع پر اون کی صفات ذلی و عادات جبلی نے انگلستان کے دربار یگانہ مین اپنے
جوہر دکھائے اور اوس عمر مین جبکہ نوجوان شاہزادگان انگلستان سواے
ناچ ورنگ اور لہو ولعب کے اور کوئی مشغلہ بہتر نہین سمجھتے تھے جناب شاہزادہ نے
اپنے دلی و دماغی قوتون کو انگلستان کی بہبودی اور رفاہ و فلاح کے لئے کمال
جانفشانی اور عرق ریزی سے صرف کیا اگرچہ اپنے ہم جنسون کی بہبودی مین محنت ہاے
شاقہ کرنے سے وہ اکثر بیمار رہا کرتا تھا اور آخر کار عین شباب مین رشتہ حیات
اونکا منقطع ہوگیا اور گل جوانی باد صرصر ممات سے پژمردہ ہوگیا مگر تاہم اونکے
کارہاے نمایان و مفید و نتایج افکار سعید اور سعی حقیقی و دریا دلی اور عالی ہمتی اور
دانشوری نے بڑی بڑی فوائد قومی کی بنیاد ڈالی ہے اونکی ترقی کی راہ نکالی ہے جنسے
اوسکا نام عزت کے ساتھ تا روز قیام قائم رہیگا اس بات مین سر مو فرق نہین ہوگا کہ اگر
زندگی اونکی وفا کرتی اور چند سال اور بقید حیات رہتے تو مدبر کامل اور یوروپ کے

مقدسة الجیش ہوجاتے اونکی صلاح سراسر فلاح تھی اونھون نے ایسا انتظام فرمایا کہ اونکے عہد مین جنگ وجدال قومی کا وقوع نہونے پایا —

جناب شاہزادہ عالی تبار کی عظمت اور شوکت تک حسد کی رسائی نہین ہوسکتی ہرچند کہ جناب مرحوم نے مثل سکندر اعظم یا قیصر روم خواہ شاہنشاہ نپولین کے ممالک تسخیر نہین کیے اور گو کہ جناب جنت مکان نے میدان جدال وقتال مین اپنے فتوحات کا افتخار نہین کیا تاہم بنی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیے جو نامور ی کے کام اونھون نے کیو وہ کیا تھوڑے ہین اسلیے جو باتین اونھون نے حاصل او رپیدا کین اونکا مقابلہ کسی سپہ سالار کے خون آلودہ فتوحات سے نہین کیا جاسکتا اس مین شک نہین ہے کہ شاہزادہ مرحوم کے کاروبار جنگی مہمات سے زیادہ تر قابل تعریف اور فی الحقیقت لائق توصیف ہین کیونکہ اون کا موں سے ترقی اور بہتری اجزاے پریشان کی مقصود تھی اور سپہ سالارونکے کام سے تباہی اور غارتگری اون بندگان خدا کے جو امن وآسایش کے مہد عافیت مین آرام کرتے تھے مرکوز خاطر تھی ایک کے افعال ناملائم کا نتیجہ تسخیرات اور فتوحات ممالک وجفاکاری اور ستم شعاری کا نتیجہ ہے اور دوسرے کے کار خیر کا نتیجہ دلہاے غربا و مساکین اور جورو تعدی سے اونکو محفوظ اور مامون رکھنا خلاصہ ہے۔ جناب مرحوم کی فتوحات معائب سے مبرا اور ہر حالت مین یادگار امن وامان ہین جسکے تمام لوگ ثنا خوان ہین — وہ فتوحات جنسے وہ اپنے نفس اور عوام کے جہل وتعصبات پر غالب آگئے اور اون کے واسطے تدابیر شائستہ عمل مین لائے اور وہ فتوحات جنسے انسان ضعیف البنیان کی حماقت اور برائیونکو اونھون نے دور کیا اور اس قوم کو دنیا مین مشہور کیا بیشک اون کے مقابلہ مین سلطنت روم وشام کے تخت وتاج اور نمود وآرائش ایک بازیچہ طفلان لہو ولعب اور نادان تصور کرتا چاہیے —

مگر قبل اسکے کہ ان اجزاے گران بہا اور اوراق چند کو ختم کرکے اون کا شیرازہ رشتہ بیان سے باندھکر شکنجہ سینہ محبت گنجینہ مین کھینچ لون مین چاہتا ہون کہ جو در صفا مین

جناب پرنس مرحوم کی خصلت اور سیرت کے بابت ڈاکٹر نارمن مکلوڈ نے سلک تحریر بلاغت نظیر مین منسلک فرمائے ہین اون کو بھی راست راست بے کم و کاست آویزۂ گوش حق نیوش سامعین اور ناظرین کرون —

بڑے بڑے معرکون پر جب کسی امور متعلقہ مملکت یا کاروبار سلطنت خواہ مفید خلائق مین اون سے کوئی امر استصوابا پوچھا جاتا یا مشورہ لیا جاتا خواہ کسی فیصلہ کی درخواست کیجاتی تو سواے اون خدمات متعلقہ خانہ داری کے جنکی انتہا نتھی اور ایک لحظہ اونکو فرصت نہ ملتی تھی جناب مرحوم ہمیشہ مستعد و تیار رہتے سب سے عمدہ صلاح بتاتے اور آخر کو یہی کامیاب ہوجاتے کسی کو اون کے اخلاق اور طرز وروش پر آپس مین سرگوشی کرتے نہین دیکھا معاملات سلطنت اور کاروبار مملکت مین کوئی تدبیر اون کی خلاف نہ پڑی جو کام کیا اوسکا بخیر انجام ہوا اور نہ کبھی اونکی کوئی صلاح خلاف ہوئی جو بات ہوتی وہ بہت صاف ہوتی جو امر کیا اوس مین مفاد سلطنت کا خیال رکھا اور کوئی بات کبھی ایسی نکلی جس سے اون کی تعظیم و تکریم مین فرق آتا کوئی اون کا دشمن ہوجاتا (ہم یہان اون لوگون کو مستثنے کرتے ہین جو جادۂ راستی اور انصاف کے باہر قدم دہرتے ہین اور ہمدردی کا دم بھرتے ہین) ہر قول و فعل مین جو لایق تعریف اور محبت قومی کے تھا وہ اوس مین پورے نکلے لوگون کی حاجت اور امور خیر و برکت کو فوراً جان لیتے جسمین لوگون کی ذرا سی بھی بھلائی ہوتی اوسکو معاً پہچان لیتے چنانچہ یہی سبب تھا کہ ہر اہل فرقہ اور صاحب حرفہ اون کو اپنا سالک سالک اور ہادی و رہنما سمجھتا تھا ہر تاجر و کاشتکار عالم و فاضل غریب و امیر سپاہی و نوکری پیشہ اون کو اپنا پیشوا سمجھتا تھا جو چند اشخاص گذر گئے ہین اور دنیا مین اپنا نام کر گئے ہین اون کے مقابلہ مین جناب مرحوم کے نسبت یہہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ ایک سرو ہزار سود اخواہ ایک انار و صد بیمار کی کیفیت تھی بلکہ حقیقت یہہ ہیکہ یہہ عجیب خلقت کے آدمی تھے اور خاص کر کے ایسے زمانہ مین پیدا ہوے تھے جو طاقت کا زمانہ کہا جاتا تھا یہان طاقت سے مراد وہ طاقت نہین ہے جو اونکے بزرگون نے

اپنے سلاح و بکتر کے ذریعہ سے ظاہر کی تھی یعنے طاقت جسمانی اور دلاوریکے
کام کیے افواج بری اور بحری کے سرداری مین نام کیے یہان تو طاقت دلی
اور دماغی اور علمی و عملی اور بلند فکری اور عالی ہمتی درکار تھا جو لوگون کی حاجتونکو
جانے اون کی مشکلون کو پہچانے ایسی تدبیریں بتائے جن سے اون کی تکلیف
دور ہو جائے غلاصہ یہہ ہے کہ وہ طاقت جو اعلیٰ ترین مراتب و امراض کے
پورا کرنیکے لیے ضرور ہے مطلوب تھی —

ان اوصاف پسندیدہ اور صفات حمیدہ مین خوشامد نے مطلق راہ نہین پائی ہے
اور نہ اس مین کچھہ سخن تراشی اور طبع آزمائی ہے بلکہ راست راست بیان ہے
صداقت کا امتحان ہے اور مین تو پہلے اوپر لکھہ آیا ہون کہ جناب شاہزادہ مرحوم کا
طریقہ بسر اوقات ایسا نہ تھا جس سے نمایش اور ظاہری نمود پائی جاے مگر ہان اس
بات کا تو مقر ہون کہ وہ حد درجہ کی خود رائے اور ضدی تھے شاہزادہ مرحوم نے تا حیات
محنت مین بسر کی اور بہت تکلیف اونھون نے اپنی عزیز بی بی اور اونکی رعایا کی خدمتگذاری مین
برداشت کی اونھون نے طالب علمون کیسی محنت اور جفاکشی بطیب خاطر امور اہم کے
انصرام کے لیے اختیار کی تھی علاوہ اسکے ایک گروہ کو اعلیٰ درجہ پر پہنچایا غربا کی خبر گیری
شائستگی کی ایجاد مین ترقی دینا اور برطانیہ کی بہبودیون کا ازدیاد اون کی کم فرصتی کی
اوقات کا کام تھا اور انھین کامون کے سر انجام مین اونھون نے عمدہ ترین حصہ
اپنے عمر عزیز کا صرف کیا یہہ سخت محنتین اور جان فشانیان جو برطانیہ کے باشندون کی
بہبودی اور ترقی کے لیے نہایت بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے ظہور مین آئین اگر کسی
غیر شائستہ زمانہ مین ظاہر ہوتین تو بالضرور شاہزادہ مرحوم کا پیغمبر و ولین شمار کیا جاتا
اور اون کے مزار مبارک پر لاکھو زائر باعتقاد قلبی و عقیدت دلی حاضر ہوکر سر
بسجود رہتے اور اوسکے طواف و زیارت سے فیض یاب ہوکر اون کی پرستش کرنے لگتے مگر
اس زمانہ مین کہ شائستگی نے ترقی پائی ہے جہل کی شامت آئی ہے تعصب کی
خفت ہے نیکی کی قدر منزلت ہے اسباب کا دم بھر نا لن ترانی کی لینا سمجھا ہے جو کچھہ

اس بارہ مین سے لکھنے روا ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم نیکی اور نوبیون مین بیمثال تھے
ہر فن مین صاحب کمال تھے جو لوگ نیکی کے شناسا ہین اور خوبی کے آشنا ہین
وہ اسکو خوب جانتے ہین کہ شرط خدمت کا کچھہ نتیجہ ہے اور اوس کے ایفا کرنیکا کیا
درجہ ہے اور بمشقت تمام اور بمحنت مالاکلام اوسی کام کو عمل مین لاتے ہین جس سے
دنیا مین نیک نام ہو جاتے ہین اور اپنے وطن خاص خواہ اوس جگہ مین جہان اونھون نے
توطن اختیار کرلیا ہے اپنے شرط خدمت کو ادا کرتے ہین اور رات دن اوسکی
ترقی اور بہبودی کی فکر مین رہا کرتے ہین شاہزادہ عالی تبار کو خداوند کریم جنت
نصیب کرے ایسے نیک ذات ستودہ صفات اور مرحوم دوست کو اپنے جوار رحمت کے
قریب کرے زیادہ کہانتک ناظرین کی سمع خراشی کرون بہتر ہے کہ زبان قلم پر سکوت دون

جناب شاہزادہ البرٹ اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کی اولاد

جناب پرنس البرٹ نے نو اولاد چھوڑی جن مین سے بفضل ایزدی کوئی ضائع نہین ہوا اور کوئی نالائق نہین نکلا وہ بچے ہین ✦ ✦ ✦

۱- جناب وکٹوریا پرنسس رائل جو ۲۱- نومبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین اور جن کا عقد نکاح ۱۸۵۸ء عیسوی مین جناب فریڈرک شاہزادہ ولیعہد پروشیا کے ساتھ ہوا

۲- جناب البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز جو ۹- نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوے اور جن کی شادی پرنسس الگزنڈرا شہزادی ڈنمارک کے ساتھ ہوئی اون کی دو اولاد ہین

۳- جناب ایلس ماڈ میری جو ۲۵- اپریل ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین اور جنکا عقد جولائی ۱۸۶۲ء عیسوی مین حالی جناب پرنس لوئے شاہزادہ ہیسی دارمسٹاڈ کے ساتھ ہوا

۴- جناب الفرڈ ارنسٹ البرٹ جو ۶- اگست ۱۸۴۴ء عیسوی کو تولد ہوے اور ۱۸۷۰ء عیسوی مین رونق بخش ہندوستان ہوے تھے انگلستان کے خاندان شاہی کے یہ پہلے رکن ہین جنہون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ملک کو زیب و زینت بخشی انکی شادی ۲۳- جنوری ۱۸۷۴ء کو بمقام دارالخلافہ روس گرانڈ ڈچز میری الگزنڈرونا شہنشاہ روس کی بیٹی سے ہوئی

۵- جناب ہلینا آگسٹا جو ۲۵- مئی ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین تھین ✦

۶- جناب لوئیسا جو ۱۸- مارچ ۱۸۴۸ء عیسوی پیدا ہوئی تھین

۷- جناب آرتھر ولیم جو یکم مئی ۱۸۵۰ء عیسوی کو پیدا ہوئی تھے

۸- جناب لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ جو ۷- اپریل ۱۸۵۳ء عیسوی کو پیدا ہوے تھے

۹- جناب بیاٹرس میری وکٹوریا جو ۱۴- اپریل ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئی تھین
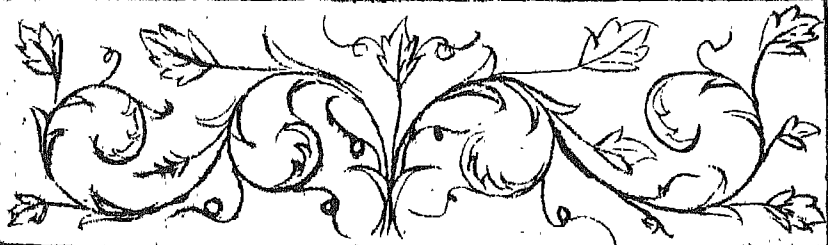
فہرست تصنیفات و تالیفات پنڈت لشمبھر ناتھ سپرو

۱۔ ترجمہ صفوۃ المصادر بزبان اردو از فارسی مطبوعہ مطبع اردو اخبار دہلی محمد باقر
۲۔ انشاء فارسی
۳۔ انشاء اردو
۴۔ ترجمہ کتاب نظم قدر زرداری منج فنطم فارسی مین (ناتمام)
۵۔ کپینڈیم آبکاری و ہشتامپ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
۶۔ انتخاب و فہرست سرکلرات صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر اودھ من ابتدا سنہ ۱۸۶۲ عیسوی لغایت سنہ ۱۸۷۹ عیسوی مطبوعہ ایضاً
۷۔ معلم المسلات فی تشریح الجرح و الاصوات درباره شہادت ڈاکٹران بمقدمہ فوجداری مطبوعہ ایضاً
۸۔ مفید البنات لڑکیون کے تعلیم کے لیے
۹۔ شراب حیات
۱۰۔ رنگ محل سکندر اعظم کا ہندوستان مین آنا مع دیگر کوائف کے
۱۱۔ تزک جرمنی

۱۸۸۴

۶۰۸۸

تمت